ولقد جاءهم من الانباء ما فيه مزدجر

الحمد للہ کہ یہ رسالہ جسمین تقلیدیون کی خوب حقیقت کھولدی گئی ہی اور محقق و مقلد کو الگ الگ ممتاز کر دیا ہی وامتازوا الیوم ایها المجرمون از تصنیف محی سنت قامع بدعت جامع علوم عقلی و نقلی مولوی محمود عالم صاحب مظفر پوری سلمہ ربہ

978

مسمی بہ

الرق المنشور فی رد فتح الشکور

بفرمایش جناب معلی القاب مولوی بشارت کریم صاحب امین عدالت منظفر پور سلمہ اللہ تعالی سنہ ۱۳۰۶ھ

مطبع انصاری دهلی واقع پنجابی کٹرہ میں چھپا

ایسے ایسے کلمات بیہودہ اور زشت لکھے ہین کہ قطع نظر علما کے کوئی شریف آدمی اوسکو زبان پر لا نہین سکتا اسی آدمیت اور سچائی کو دیکھنا چاہیے کہ دونو حرف انگریزی مذکور سے (عبد العزیز) نام کی طرف کسی طرح اشارہ نہین ہو سکتا حافظ جی نے اس نام کے مسمے کو مشار الیہ یقینی قرار دیدیا اور باوجود اسکے کہ خود امیر علی نام کا احتمال لکھا ہے پہر عبد العزیز نام کو جسکا رمز لیے دونو حرف انگریزی کسی طرح نہین ہو سکتا یقینی کہنا کیسی سچائی اور آدمیت کی دلیل ہے چونکہ وہ تحریر انگریزی یا اوسکا ترجمہ مینے نہین دیکھا ہے باوجود کوشش کے مجھکو اوسکا پتہ نہین لگا بنابران ہم حافظ جی کے نقل عبارات کی تصدیق نہین کر سکتے بلکہ ایک گونہ تکذیب کر سکتے ہین کیونکہ نقل عبارات کتب و دلائل مین جو حافظ جی قومی چال چلے ہین اور حرفتین کی ہین اوس سے ظاہر ہے کہ حضرت ذات شریف نے صاحب تحریر کے اقوال مین بہی قومی کارروائی کی ہوگی بالجملہ حافظ جی کے رسالہ مین دو قسم کے مضامین ہین ایک وہ جنکے اوپر علمی عنوان اور عبارات کتب کی قلعی ہے۔ دوسرے وہ جو محض گالیان ہین امر اول کی طرف مین متوجہ ہوتا ہون اور اوسکی قلعی کہولتا ہون۔ اور امر ثانی سے قطع نظر کرتا ہون اور حافظ جی کو اوسمین معذور سمجہتا ہون کیونکہ یہ اونکا قومی عنوان اور اونکی مادری زبان ہے۔ علاوہ شریفون سے اوسکا جواب ہو ہی نہین سکتا۔

پس واضح ہو پہلی تقریر حافظ جی کے **قول** اوس مین یہ ہے کہ زمانہ نبوی صلعم مین مسلمانونکا صرف آنحضرت صلعم سے مسائل دریافت کرنا باطل ہے کیونکہ زمانہ نبوی مین خلفاے اربع بہی فتوے دیا کرتے تہے الخ۔ یہ تقریر
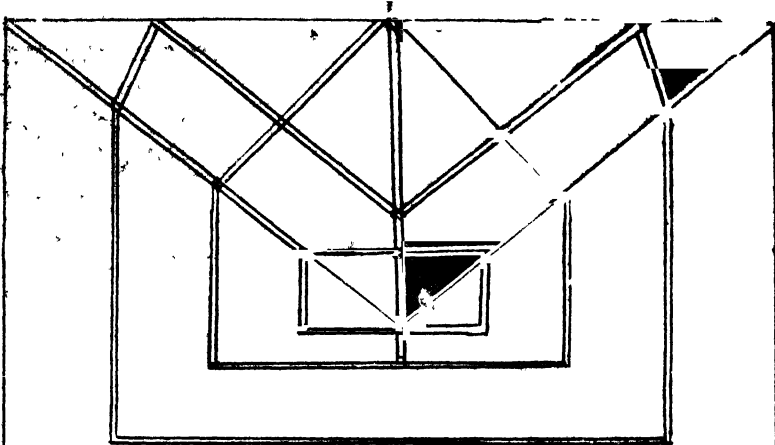
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد پوشیدہ نرہے کہ ایک رسالہ مسمے بفتح الشکور مصنفہ میان چراغ علی عرف حافظ عبدالشکور ساکن ٹانڈہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ کو بعض احباب کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہنچا دیکھنے سے اوسکے ظاہر ہوا کہ مصنف نے اس رسالہ مین شرافت دیانت صدق آدمیت کسی سے کچھہ کام نہین لیا امر اول مین تو مجبوری تہی کہ بیچارے کہان سے لاتے مگر اور باتون سے بہی بہرہ مند نہو سکے ایک تحریر جو کسی انگریزی اخبار مین چہپی تہی اور راقم کے نام کی جگہہ حسب قاعدہ انگریزی دو حرف (اسے) (سے) لکہا ہوا تہا اوس ایک تحریر کی نسبت چند شرفا کی طرف کر کے حافظ جی نے

کی تقلید شخصی واجب ہے - حقیقت مین تقلید یہ رسول کے عظمت کے بالکل منکر
ہین قول رسول پر عمل کرنیکو باطل اور عامل بالحدیث کو لامذہب تو کہتے ہی
تھے اب زمانۂ رسالت مین بھی تخصیص آنحضرت کے باطل کہنے لگے اب عقیدہ
کفریہ ان لوگون کا کھل گیا اللہ اکبر رسول خدا صلعم جنکے شان مین خدائے پاک
جل شانہ یون فرماتا ہے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم
الآیہ اور حدیث مین وارد ہوا لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی یعنی
اگر موسے زندہ ہوتے تو نہ بن آتے اون سے کچھہ سوا میرے تابعداری کے -
جس بارگاہ مین نبیون کی یہ کیفیت ہے اوس بارگاہ کی نسبت تقلیدیون کا یہ
اعتقاد ہے پناہ بخدا پناہ بخدا -

اب مین ہر ہر دعوے پر حافظ جی کے جو اونہون نے قول اول مین کئے ہین کلام
کرتا ہون -

پہلا دعوے حافظ جی کا (مسلمانون کا مسئلہ پوچھنا فقط آنحضرت سے باطل
ہے) مین کہتا ہون کہ پوچھنے کی دو صورتین ہین - ایک بواسطہ اور ایک بلا واسطہ
اور ایسی ہی جواب کا حال ہے - خود کہنا یا کسیکے معرفت کہلا بھیجنا پس مومن
سمجھدار پر پوشیدہ نہ ہے کہ صحابہ رض کو اولاً پوچھنے کی حاجت ہی کم ہوتی تھی
کیونکہ آنحضرت صلعم تبلیغ احکام شرعیہ کے لیئے مبعوث ہوئے تھے اور اسمین
مبالغہ رکھتے تھے آیۃ کریمہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ اے رسول جو کچھہ تمہاری طرف تمہارے رب
کی طرف سے اوتارا گیا ہے سبکو پہونچا دو اور اگر تمنے سب نہین پہونچایا تو تمنے اپنے

حافظ جی کے مت۳ و مت۴ مین ہے اور اس تقریر مین چند دعوے کئے ہین

نمبر۱ مسلمانون کا صرف آنحضرت صلعم سے مسائل پوچھنا باطل ہے۔

نمبر۲ صحابہ رض نے آنحضرت صلعم سے صرف ۱۴ مسئلے پوچھے۔

نمبر۳ خلفاے اربعہ رض بھی فتوے دیتے تھے۔

نمبر۴ صحابہ رض صحابہ رض سے مسائل پوچھتے تھے۔

نمبر۵ صحابہ رض راے سے اجتہاد کر کے فتوے دیتے تھے۔

نمبر۶ آنحضرت صلعم نے اجتہاد کو پسند کیا

قبل اسکے کہ مین ہر ہر دعوے کے نسبت کلام کرون اوّل مین یہ کہتا ہون کہ حسب قول حافظ جی کے سوال اور استفتا مین جب آنحضرت صلعم کے تخصیص نہ تھی بلکہ لوگ آنحضرت سے اور نیز دوسرے صحابہ سے مسائل پوچھتے تھے اور اونکی اجتہاد پر چلتے تھے تو امام ابو حنیفہ کا منصب کیا آنحضرت صلعم سے نعوذ باللہ بڑھگیا کہ اون سے مسئلہ پوچھنے والا دوسرے سے نہ پوچھے اور اوسپر تقلید شخصی یعنے جمیع مسائل مین امام ابو حنیفہ ہی کے پیروی واجب ہوگئی۔ پس حافظ جی نے گویا اقرار کیا کہ تخصیص کسی مجتہد کی باطل ہے کیونکہ رسول کی تخصیص بقول اونکے باطل ہے تو امام کی اوس بارگاہ کے مقابلہ مین کیا حقیقت ہے جو اونکی تخصیص واجب ہوگی اور حافظ جی کے کلام سے یہ بھی نکلا کہ تقلید شخصی واجب کہنے والے اپنے امام کو رسول سے افضل جانتے ہین نعوذ باللہ من ہذا الکفر الصریح کوئی مسلمان کہسکتا ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل مخلوقات مفخر موجودات کی تقلید شخصی باطل ہے اور ابو حنیفہ

خمس صلوات و زکوٰۃ فی اموالنا قال صدق یعنی آپکی بھیجے ہوئے شخص نے کہا ہے کہ ہم لوگون پر پانچ نمازین اور ہم لوگون کے مال مین زکوٰۃ واجب ہے آپ نے فرمایا کہ سچ کہا ہے اوسنے - اور یہ حدیث طویل ہے سائل نے چند امرون کی نسبت یونہی آنحضرت صلعم سے سوال کیا ہے اور آنحضرت نے اسیطرح جواب دیا ہے بخاری کتاب العلم مین دیکھو - ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم لوگون کو احکام شرعیہ اور اونکے سوالات کے جواب فرماتے اور اوسکی اشاعت اور تبلیغ کا حاضرین کو حکم فرماتے اور اگر پہنچانیوالے کی خبر پر کسیکو شبہ ہوتا تو وہ خود آکر آنحضرت سے اوسکے تصدیق کرجاتا جس سے تقریراً یہ ثابت ہوا کہ جسکو کسیکی خبر پر شبہ ہو وہ حسب امکان اوسکے تحقیق کرلے اور اس حکم سے کہ (میرے طرف سے پہنچاؤ جیساکہ بلغو اعنی) کا مفہوم ہے یہ بھی نکلا کہ اپنی طرف سے بلا حوالہ طرف آنحضرت صلعم کے احکام شرعیہ کہنا نہین چاہیے کیونکہ الامر بالشی نہی عن ضدہ پس فقہا کا حلال و حرام بلا استناد و حوالہ کلام خدا و رسول کہدینا باطل ٹھہرا - اب حافظ جی سے مین پوچھتا ہون کہ آپنے صرف آنحضرت کا مفتی ہونا زمانہ رسالت مین جو باطل کہا ہے آپکی اس سے کیا غرض ہے اگر یہ مقصود ہے کہ صحابہ اپنے طرف سے فتوے دیا کرتے تھے تو صحابہ رضہ پر محض بہتان ہے کیونکہ صریح حکم بلغو اعنی کے خلاف ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ صحابہ تبلیغ و حکایت قول رسول کیا کرتے تھے تو آپ کی مذہب کے خلاف ہے کیونکہ آپ کی فقہا اسکو فتوے دینا نہین کہتے رد المحتار مین ہے من یحفظ اقوال المجتھد فلیس بمفت والواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتھد کالامام علی وجہ الحکایۃ

رب کی رسالت کی تبلیغ نہین کی - اسپر شاہد عدل ہے اور غائبین کو تبلیغ کی صورت
یہ تہی کہ حاضرین کو حکم ہوتا تہا کہ جو سنین غائبین کو پہنچا دین جیسا کہ حدیث لیبلغ
الشاھد الغائب رواہ البخاری یعنی چاہیئے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے اسپر
دلیل بین ہے اور اونکو طریقہ تبلیغ بہی سمجہا دیا جاتا تہا کہ ہماری طرف سے کہنا یعنے
بایں طور کہنا کہ رسول صلعم نے یون فرمایا ہے نہ یہ کہ اپنی طرف سے کہدینا جیسا کہ
حدیث بلغوا عنی ولو اٰیۃ یعنی پہنچاؤ ہماری طرف سے اگرچہ ایک بات ہو - اسپر
صاف دلالت کرتی ہے اور نیز بخاری مین روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس
وفد عبد القیس آئے اور تعلیم احکام شرعیہ کی استدعا کی اور آنحضرت نے اون کو
اوامر و نواہی بتائی اور اوسکے بعد حکم کیا کہ احفظوہ واخبروا من ورائکم یعنے
یاد رکہو اسکو اور اپنے پیچہے والون کو اس سے خبردار کرو - و نیز صحیح بخاری مین ہے
کہ آنحضرت صلعم نے مالک بن حویرث کو فرمایا کہ ارجعوا الی اھلیکم فعلموھم یعنی
جاؤ اپنے لوگون کی طرف اور اونکو سکہاؤ - ان حدیثون سے صاف ظاہر ہے
کہ صحابہ فرمودہ نبوی صلعم حسب الحکم پہنچایا کرتے تہے اور ضمام بن ثعلبہ کی حدیث
مین ہے انا رسول من ورائی یعنی مین بہیجا ہوا ہون اون لوگونکا جو ہمارے
پیچہے ہین - پس معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین سوال آپ سے بواسطہ
و بلاواسطہ دونون طور پر ہوتا تہا اور ایسے ہی جواب اور تبلیغ بہی - اور بعض
حدیثون سے یہ بہی ثابت ہے کہ اگر حکم پہنچانیوالون کے بیان پر شبہہ ہوتا تہا تو
لوگ خود آکر آنحضرت صلعم سے تصدیق کر جاتے تہے جیسا کہ بخاری کی روایت
مین ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے آکر کہا کہ زعم رسولک ان علینا

حافظ جی کے دعوے سوم وچہارم کی بہی غلطی ظاہر ہوگئے - اب دعوے دوم
کے حقیقت سنئے حافظ جی کہتے ہین کہ (صحابہ نے کل ۱۳ مسئلے آنحضرت صلعم
سے پوچہے تہے) اس جہوٹ پر حافظ جی کے مجکو یہ قول یاد آتا ہے (چہ دلاورست دزدے
کہ بکف چراغ دارد) باوجود اسکے کہ قرآن ہر شخص کو نصیب ہے اور ترجمہ بہی اوسکا
اردو فارسی مین متداول ہے حافظ جی کو اس جہوٹ بولنے مین ذرا خیال نہین ہوا
کہ قرآن کو لوگ دیکہینگے تو مجکو کیا کہینگے - مین کہتا ہون کہ قرآن مین مسئلے مستفسرہ
صحابہ جو مذکور ہین مین اون مقامات کو چہوڑ کر جہان صرف جواب مذکور ہے فقط
اون مواقع کو جہان صحابہ کا پوچہنا اللہ پاک نے ذکر کیا ہے ۱۳ سے زیادہ چُن
دیتا ہون پس لوگ قرآن سے ملاکر حافظ جی کے سچائی کا اندازہ کرین ۱ یسئلونک
عن الاھلۃ ۲ یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ ۳ یسئلونک عن المحیض
۴ یسئلونک عن الیتمی ۵ یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین
۶ یستفتونک فی النساء ۷ یستفتونک قل اللہ یفتیکم ۸ یسئلونک ماذا احل لھم
۹ یسئلونک عن الخمر والمیسر ۱۰ لاتسئلوا عن اشیاء ۱۱ یسئلونک عن الانفال
۱۳ اذا سئلک عبادی عنی ۱۴ یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو ۱۵ قد سمع اللہ
قول التی تجادلک فی زوجھا یہ پندرہ مقامات مینے قرآن سے وہ نکالدئے جنمین
اللہ پاک نے صحابہ رض کا سوال کرنا آنحضرت صلعم سے صریح بیان فرمایا اور انکے
علاوہ ایسی آیتین جو صحابہ رض کے پوچہنے پر نازل ہوئین قرآن مین بکثرت ہین جیسے طواف
بین الصفا والمروہ کی مشروعیت وتجارت فی الحج وغیرہ اور احادیث مین صحابہ رض
کا آنحضرت صلعم سے مسائل پوچہنا تو اس کثرت سے وارد ہے کہ اس عجالہ مین چہپا

ترجمہ یعنی جو شخص اقوال فقہا کو یاد رکہنے والا ہے وہ مفتی نہین ہے اور واجب ہے اوسپر جب سوال کیا جاوے کہ ذکر کرے قول مجتہد کا جیسے امام حکایت کے طور پر۔ اور عبارت شامی سے یہ بہی نکلا کہ مقلدون کو اپنی طرف سے کوئی مسئلہ نہین کہنا چاہیے بلکہ اپنے امام کا قول ذکر کرنا چاہیے مگر مقلد لوگ ایسے اپنے مذہب کے سچے ہین کہ مسئلہ تقلید کو واجب کہے جاتے ہین اور آجتک کسی مقلد نے اس بارہ مین قول اپنے امام کا نقل نہین کیا پس یا انکی مذہب کے کتاب جہوٹی ہے یا یہ لوگ اپنے دعوے مین جہوٹے ہین۔ بالجملہ ہینے حافظ جی کی مذہب کی کتاب سے ثابت کر دیا کہ مفتی کہنا انکا صحابہ رض کو زمانہ رسالت مین محض غلط ہے کیونکہ صحابہ رض ناقل و حاکی قول رسول صلعم کے تہے پس حسب اصطلاح فقہا وہ مفتی نہ ٹہرے حیرت تو زیادہ حافظ جی کی اس خبطگی پر ہے کہ قول اول مین تو آپ آنحضرت کی تخصیص کو باطل کہتے ہین اور قول رابع مین بہ صـ٦ـ کل صحابہ رض کو خلیفہ اول کا مقلد بتاتے ہین بہلا بقول آپکے صحابہ رض نے آنحضرت کی تخصیص نہین کی اور خلیفہ اول کی تخصیص کی یہ پرلے سریکا خبط ہے۔ پس عبارت منقولہ حافظ جی مین جو فتوی دینا خلفاے راشدین کا زمانہ نبوت مین مذکور ہے اوس سے مراد یہی ہے کہ وہ لوگ آنحضرت صلعم کے طرف سے تبلیغ احکام کیا کرتے باینطور کہ آنحضرت صلعم کا یون فرمان ہے نہ یہ کہ فقہا کے طور پر کسیکو حلال اور کسیکو حرام بلا ذکر فرمان نبوی کہدیا کرتے جیسا کہ احادیث مذکورہ سے ہم ثابت کر چکے۔ اور صاحب تحریر کی یہی غرض معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ نبوت مین لوگ تلقی احکام شرعیہ آنحضرت صلعم ہی سے کیا کرتے عام اس سے کہ بواسطہ ہو یا بلا واسطہ۔ اور اسی تقریر سے ہمارے

وضوئه فیاخذون به من غیر ان یبین ان هذا رکن وذلک ادب وکان یصلی فیرون صلوته فیصلون کما رأوه یصلی وحج فرمق الناس حجه ففعلوا کما فعل فهذا کان غالب حاله صلعم ولم یبین ان فروض الوضوء ستة او اربعة ولم یفرض انه یحتمل ان یتوضأ انسان بغیر موالاة حتی یحکم علیه بالصحة والفساد الا ما شاء الله وقلما کانوا یسئلونه عن هذه الاشیاء عن ابن عباس رض قال ما رأیت قوما کانوا خیرا من اصحاب رسول الله صلعم ما سئلوه الا عن ثلث عشرة مسئلة حتی قبض کلهن فی القرآن - ترجمہ - جان تو بیشک زمانہ رسول خدا صلعم مین فقہ جمع نہین تہے اور نہ تہی بحث احکام مین اون دونون مثل بحث ان فقہا کے کہ بیان کرتے ہین بڑی کوشش کے ساتہ ارکان کو شروط کو آداب کو ہر چیز کے الگ الگ اوسکے دلیل سے اور فرض کر لیتے ہین صورتین مسئلہ کی پہر کلام کرتے ہین اون صور مفروضہ پر اور تعریف بیان کرتے ہین اوسکی جو قابل تعریف کے ہے اور حصر کرتے ہین اوسکا جو قابل حصر کے ہے اور سوا اسکے جو اونکے ڈہنگ ہین لیکن رسول خدا صلعم پس تہے وضو کرتے اور دیکہتے تہے صحابہ رض آپکا وضو پس سیکہہ لیتے تہے اوسکو بغیر اسکے کہ بیان کیا جاوے کہ یہ فرض ہے اور یہ مستحب اور تہے رسول خدا صلعم نماز پڑہتے اور دیکہتے تہے صحابہ نماز آپکی پس پڑہتے تہے نماز وہ لوگ جسطرح دیکہتے آنحضرت صلعم کو نماز پڑہتے اور حج کیا آنحضرت نے اور دیکہا لوگون نے حج آپکا پس کیا اون لوگون نے جس طرح آنحضرت ص نے کیا پس یہی طور اکثر آنحضرت کا تہا اور نہین بیان کیا آپنے کہ فرض وضو مین چہہ ہے یا چار اور نہ یہ فرض کر لیا کہ کوئی شخص بغیر موالات کے وضو کریگا کہ حکم کرتے صحت

اوسکا ناممکن ہے جیسا کہ مشتے از خروارے چند حدیثین اوپر مذکور ہوئین - پس حافظ جی کا
یہ دعوی کہ (صحابہ نے کل ۱۳ مسئلے آنحضرت صلعم سے پوچھے) کیسا غلط ٹھہرا مگر مین
حافظ جی کو اس قصور مین معذور رکہتا ہون کیونکہ یہ کمبختی تقلید کی ہے کیسکا قول
سوہم اس معنی کو دیکہکر تقلید ابکنے لگے اور قرآن و حدیث کو تدبر نہین کیا کہ واقعی
صحابہ رض نے صرف ۱۳ ہی مسئلے پوچہے یا زیادہ مقلدون کے واقع مین یہ مثل ہے
کہ کسینے اونسے کہدیا کہ کوا تمہارا کان لیگیا تو کان کو اپنے ٹٹولتے نہین کوے کے
پیچھے دوڑے جاتے ہین اور یہ بہی ہے کہ تقلیدئے بیچارے قرآن پاک و حدیث شریف
کو کیا جانین انکا قرآن و حدیث تو منیہ و قدوری ہے اوسکو جانتے ہونگے قرآن
منزل من السماء کا حفظ اور تدبر تو اہل حدیث کی شان ہے جو اوسپر سچا ایمان
رکہتے ہین تقلیدئے بیچارے تو اگر حافظ بہی ہین تو لا یجاوز حناجرھم کے مصداق
ہین - اب مین اوسکا حال لکہتا ہون جو حافظ جی نے شاہ ولی اللہ صاحب کا قول
حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ سے نقل کیا ہے ذرا ناظرین با دیانت اور عاقلین صاحب
شرافت اوسکو ملاحظہ فرماوین اور حافظ جی کی فراست اور آدمیت کا اندازہ کرین -
شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت حجۃ اللہ البالغہ کے صفحہ ۱۴۱ مین یون ہے اعلم
ان رسول اللہ صلعم لم یکن الفقہ فی زمانہ الشریف مدونا ولم یکن البحث فی الاحکام
یومئذ مثل البحث من ہؤلاء الفقہاء حیث یبینون باقصے جہدھم الارکان و
الشروط وآداب کل شئ ممتازا عن الاخر بدلیلہ ویفرضون الصور ویتکلمون
علی تلک الصور المفروضۃ ویحدون مایقبل الحد ویحصرون مایقبل الحصر
الی غیر ذالک من صنایعھم اما رسول اللہ صلعم فکان یتوضاء فیری الصحابۃ

حافظ جی نے یہ اندھیر کیا کہ کانے یہودی کے طرح سارا مضمون چھپا کر یہ لکھدیا
کہ شاہ صاحب کا مقصود حصر سوالات کا ہے اس عدد مخصوص مین جس سے
ساری عبادت شاہ صاحب کی مہمل ہوگئی - اور اگر فرض بھی کرلین کہ مقصود
مطلق سوالات کے قلت ہے بلکہ یہ بھی مان لین کہ حصر واقعی ہے جیسا کہ حافظ جی
سمجھے بیٹھے ہین تو بھی بیچارہ کو مفید نہین ہے اور انکی اصل دعوے کو مثبت نہین
ہے کیونکہ حافظ جی کا اصل دعوے تو یہ ہے کہ صحابہ رضہ صرف حضرت ہی سے
مسئلہ نہین پوچھتے تھے بلکہ خود آپس مین ایک دوسرے سے بھی پوچھتے تھے اور یہ
مطلب انکا نہ شاہ صاحب کی عبارت سے اور نہ ابن عباس کی روایت سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ کم سوالات کرنا صحابہ کا آنحضرت صلعم سے مستلزم نہین ہے
سوال کرنیکو غیر آنحضرت سے کیونکہ عدم فعل ایک شخص سے مستلزم نہین ہے
اوس فعل کے وجود کو غیر سے پس اگر مان بھی لیوین کہ صحابہ آنحضرت ص سے سوالات
کم کرتے تھے تو اس سے یہ نہین ثابت ہوسکتا کہ غیر آنحضرت سے سوالات
کرتے تھے اصل دعوے سے اور اس سے کچھہ تعلق نہین ہے اور یہان پر
استلزام کیا امکان بھی نہین ہوسکتا کیونکہ اونھون نے تقلیل سوال سے
صحابہ رضہ کے فضیلت ثابت کی ہے اسی واسطے دارمی نے اس روایت کو باب
کراہیۃ الفتیا مین ذکر کیا ہے اور اگر یہ کہا جاوے کہ صحابہ رضہ صرف آنحضرت ص سے
تقلیل سوال کرتے تھے غیر و نسے نہین تو فضیلت کیونکر ثابت ہوگی مابہ الفضل
تو رہا ہی نہین - یہ توجیہ القول بما لا یرضی قائلہ ہے بلکہ فضیلت کے خلاف
کہ حضرت مہبط وحی سے تو نہ پوچھین اور غیرون سے پوچھین کوئی احمق سے

اور فساد کا اور کم تھے پوچھتے صحابہؓ یہ باتین ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کہا
اونہون نے نہین دیکھا مینے کسی قوم کو اچھا صحابہ رسول اللہ صلعم سے کہ نہین پوچھا
اونھون نے آنحضرت سے انتقال تک مگر ۱۳ مسئلے جو سب قرآن مین ہین انتہیٰ
پس شرفاء باوقار حافظ جی کے کرتوت یہان پر ملاحظہ فرماوین کہ شاہ ولی اللہ
صاحب یہ فرماتے ہین کہ صحابہؓ طریقہ عبادت مین آنحضرت کے پوری پیروی
کرتے تھے جس طرح آنحضرت صلعم کو وضو نماز حج وغیرہ مین کرتے دیکھتے اوس
طرح بجالاتے یہ نہین پوچھتے کہ ہمین کیا کیا فرض ہے اور کیا مستحب اور یہ سب
زمانہ نبوی صلعم مین نہین تھا فقہا نے یہ بکھیڑے نکالے اور اپنے جی سے صورتین
مسئلون کی فرض کر کر من گھڑا جواب بنالیا پس شاہ ولی اللہ صاحب قلت
سوالات تدقیقیہ وصور مفروضہ کی بیان فرماتے ہین جو فقہار کی عادت ہے یعنے صحابہ
اس قسم کے سوالات کم کرتے تھے نہ یہ کہ مطلقا سوالات ہی کم کرتے تھے جیسا کہ
ھذہ الاشیاء سے ظاہر ہے اور ابن عباسؓ کی روایت سے بھی یہی استدلال
کرتے ہین ورنہ عبارت بے ربط ومہمل ہوجائیگی اور چونکہ ابن عباس کی روایت
بادی النظر مین موہم تھے حصر سوالات صحابہ رضہ کو اس عدد مخصوص مین جو حافظ
جی کو وہم ہوا اور یہ سراسر غلط ہے کما مر للہٰذا شاہ صاحب نے اوس
ایہام کو دفع کردیا اور بتادیا کہ یہان مقصود اس عدد مین حصر نہین ہے بلکہ
قلت سوال مقصود ہے اور حصر ادعائی ہے نہ واقعی اور لفظ قلما سے اس
اس امر کو ظاہر کیا اور یہ بھی تصریح کردی کہ مطلق سوالات کی قلت مقصود
نہین۔ بلکہ خاص سوالات کی (جو مسائل کہ فقہا بیان کرتے ہین) جیسا کہ گزرا

اجتہاد صحابہ رضؓ ثابت بھی ہو جاوے تو بھی فقہا کے اجتہاد کی صحت اور حقیت اوس سے
ثابت نہین ہو سکتی ثانیاً اجتہاد کی تعریف جو حافظ جی کے مذہب مین خود لکھی ہے
دیکھنا چاہیے کہ اوسکی روسے فقہا آپ کے مجتہد ٹھہرتے ہین یا نہین شامی جلد ۴
صـ۳۷۷ مین ہے ھو لغة بذل المجھود فی تحصیل ذی کلفة وعرفا ذلک من الفقیہ
فی تحصیل حکم شرعی قال فی التلویح ومعنے بذل الطاقة ان یحس من نفسه
العجز عن المزید علیه ۔ ترجمہ ۔ اجتہاد کے لغوی معنی ہین خرچ کرنا کوشش کا حاصل
کرنے مین پلہ والے کے اور اصطلاح مین خرچ کرنا کوشش فقیہ کا حاصل کرنے مین
حکم شرعی کے تلویح مین کہا اور طاقت خرچ کرنے کے معنی یہ ہین کہ پاوے اپنے نفس
سے عجز اوس سے بڑہکر پانے سے یعنے سمجھے کہ اس سے بڑہکر مجھسے کوشش نہین ہو سکتی
پس دیکھنا چاہیے کہ امام ابوحنیفہ نے احکام شرعیہ کے طلب مین ایسی کوشش فرمائی
یا نہین ۔ شاہ ولی اللہ صاحب اوسی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین جس سے حافظ جی
کو استدلال ہے بہ صـ۱۵۱ فرماتے ہین وکان ابو حنیفة رضؓ الزمھم بمذھب
ابراھیم واقرانه لا یجاوزہ الا ماشاء الله وکان عظیم الشان فی التخریج
علی مذھبه دقیق النظر فی وجوہ التخریجات مقبلا علی الفروع اتم اقبال الی
ان قال لا یخرج عما ذھب الیه فقھاء کوفة ۔ ترجمہ ۔ تھے ابوحنیفہ رضؓ سب سے زیادہ
لازم پکڑنیوالے مذہب ابراہیم نخعی اور اونکے ساتھیون کا نہین بڑہتے تھے اُس سے
مگر جو چاہے اللہ اور تھے بڑی شان والے مسئلہ چھانٹنے مین موافق مذہب ابراہیم
کے دقیق النظر تھے وجوہ تخریجات مین توجہ رکھنے والے تھے فروع پر پوری توجہ
یہان تک کہ کہا نہین باہر جاتے تھے وہ فقہاے کوفہ کے مذہب سے ۔ یہ عبارت

احمق سوائے حافظ جی کے یہ نہین کہہ سکتا فافہم اور ذرا ان حضرت حافظ جی سے
کوئی پوچھے کہ آپ نے اپنا سا اندہی تقلید کرنیوالا سب کو سمجھ لیا کہ روایت بلا تصحیح
سند محل استدلال مین پیش کردیا بہلا ہم لوگ جب تک صحت حدیث کی نہ معلوم ہو قابل
احتجاج سمجھتے ہین اگرچہ کوئی کیسا ہی ناقل ہو یہ تو آپ اپنے سے مقلد کے مقابلہ مین
پیش کرتے۔ اب پانچوین دعوے کا حال حافظ جی کے لکھتا ہون آپکا دعوے یہ
ہے (صحابہ رضہ رائے سے اجتہاد کرکے فتوے دیتے تھے) اول مین کہتا ہون کہ
حافظ جی نے اجتہاد کے معنی کیا سمجھے ہین تقلید یون کا عجب حال ہے کئی لفظ کا
انکے یہان بڑا خرچ ہے جیسے لفظ امام اور اجتہاد وغیرہ حالانکہ ان بیچارون کو اصلا
خبر نہین کہ امام کسکو کہتے ہین اور اجتہاد کسکا نام ہے ذرا انسے کوئی پوچھے کہ شریعت
مین امام کسکو کہتے ہین اور اوسکی کتنی قسمین ہین آل بیت نبی صلعم کی امامت اور
امامت مخصوصہ بقریش اور مجتہدین کی امامت اور امام رازی و امام غزالی کی امامت
یہ سب ایک قسم کی ہے یا کیا اور ان سبھون مین کچھہ فرق ہے یا نہین اور امام
ابو حنیفہ کی امامت کس قسم کی ہے اور شریعت سے کیونکر ثابت ہے تو یہ بیچارے
کیا کہینگے قطع نظر سب کے اتنی بات تو بتادین کہ انکی فقہ کی کتابون مین جو امامت
شرعیہ کو دو قسمون مین محصور کیا ہے امام ابو حنیفہ انکی کون قسم مین داخل ہین سوا
خبط ہو کر چپ رہنے کے کچھہ نہ کہہ سکین گے یہان پر چونکہ اسکی بحث نہ تھی اسلیے
مینے اسکی تصریح کی بہی ضرورت نہین دیکھی ہان اجتہاد اسکو حافظ جی نے طریقہ
فقہا کے ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے اسکو بیان کرتا ہون۔ اولاً طریقۂ فقہا کی مخالفت
طریقہ صحابہ سے تو ہم حافظ جی کی عبارت مستدل بہا سے ثابت کر چکے پس اگر

مین بہی بلا اتصال سند مذکور ہے اور حاشیہ ابو داود مین مرقاۃ الصعود سیوطی سے
منقول ہے هذا الحدیث اورده الجوزقانی فی الموضوعات وقال هذا حدیث
باطل ترجمہ - یہ حدیث لایا ہے جوزقانی نے موضوعات مین اور کہا یہ حدیث باطل
ہے دیکھو ابو داود مطبوعہ مطبع محمدی صـ ۱۴۹ لـ ۲ - اس حدیث کا راوی حارث
بن عمرو ہے اور میزان الاعتدال ذہبی جلد ا صـ ۱۷۷ مین ہے الحارث بن عمرو
عن رجال عن معاذ بحدیث الاجتهاد قال البخاری لا یصح حدیثه قلت
تفرد به ابو عون محمد بن عبید الله الثقفی بن اخ المغیرة وما روی عن الحارث
غیر ابی عون وهو مجهول وقال الترمذی لیس اسناده عندی بمتصل اور کاشف
ذہبی مین ہے الحارث بن عمرو بن اخ المغیرة بن شعبة وعنه ابو عون محمد
بن عبید الله الثقفی فی الاجتهاد قال البخاری لا یصح اور محلی مین ہے حدیث
معاذ الذی فیه اجتهد برأیی ولا آلو لا یصح لانه لم یروه الا الحارث بن عمرو
وهو مجهول ولا یدری من هو عن رجال من اهل حمص لم یسمهم عن معاذ
علاوہ اسکے یہ روایت آثار صحیحہ کے محض خلاف ہے حضرت صحابہ رض رائے سے فتوے
دینا یا اوسپر عمل کرنا نہایت منکر جانتے تہے حضرت عمر رض سے منقول ہے ایاکم واصحاب
الرای فانهم اعداء السنن اعیتهم الاحادیث ان یحفظوها فقالوا بالرای
فضلوا واضلوا - ترجمہ - اہل رائے سے بچتے رہنا اسلئے کہ یہ لوگ حدیثون کے
دشمن ہین احادیث یاد نہ کر سکے تو رائے سے بولنے لگے پہر آپ ہی گمراہ ہوئے
اور لوگون کو بہی گمراہ کیا - اور بہی حضرت عمر رض سے منقول ہے ایاکم والمکایلة
قیل وما المکایلة قال المقایسة ترجمہ - مکایلہ سے بچو کسینے کہا کہ مکایلہ کیا

صاف کہہ رہی ہے کہ امام ابو حنیفہ اصول شریعت پر توجہ نہین رکہتے تہے اور مذہب
ابراہیم وغیرہ کے پابند تہے اور سوا کوفیون کے علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ
شرفا سے استفادہ نہین رکہتے تہے پس صاف ثابت ہوا کہ امام صاحب نے پوری
کوشش تحصیل احکام شریعت مین خرچ نہین کی پس حافظ جی ان باتون مین سے
کسیکا اقرار کرین یا یہ کہین کہ امام صاحب کو کوفہ سے باہر جانے کی طاقت ہی نہ تہی
یا یہ کہین کہ امام صاحب نے پوری کوشش خرچ نہین کی اور حسب قول فقہا وہ مجتہد
ہی نہین ہین یا یہ کہین کہ جس کتاب سے مینے دلیل پکڑا تہا وہ کتاب ہی غلط ہے۔
باقی رہا صحابہ رض کا اجتہاد کرنا وہ اولاہم صحابہ رض کا طریقہ تحصیل احکام شریعت
مین اسی حجۃ اللہ البالغہ سے اوپر ثابت کر چکے کہ طریقہ فقہا اوسکے خلاف ہے اور
معاذ رض والی روایت جو حافظ جی نے لکہی ہے اولاً اس حدیث کی سند لکہنا تہا
کہ کس کتاب مین کس سند سے ہے اور یہ حدیث کیسی ہے یہ نکرنے کی اور بلا سند
ذکر کرنیکی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے اور اسکی عدم صحت نہایت شدومد
سے مقامات شتے مین ثابت کر دی گئی ہے مگر مقلدون کی دیانت وحیا کے صدقے
کہ نہ اس حدیث کی سند پیش کرتے ہین اور نہ استدلال سے باز آتے ہین بلکہ عوام
کے دہوکہا دینے اور بہکانے کے واسطے صرف یون لکہدیتے ہین کہ حدیث ہے
اور پتہ کچہہ نہین دیتے۔ دیکہیئے حافظ جی نے اور عبارت کا اس کتاب مین نشان
دیا اور اس حدیث کا نشان بالکل اوڑا دیا امور شرعیہ کو بہی اونہون نے سوت
کی نری بنا دیا آخر خاندانی اثر کہان جائے۔ اب سنیئے مین کہتا ہون کہ یہ حدیث
صحیح نہین ترمذی نے اسکو ذکر کر کے لکہدیا کہ اسکی سند متصل نہین اور ابوداود

نخعی سے جنکے اقوال پر امام ابوحنیفہ کا دار مدار ہے مروی ہے عن میمون بن ابی
حمزۃ قال قال لی ابراهیم یا ابا حمزۃ واللہ لقد تکلمت ولو وجدت بدا ما تکلمت
وان زمانا اکون فیہ فقیہ اهل الکوفۃ زمان سوء ۔ ترجمہ ۔ روایت ہے میمون
بن ابی حمزہ سے کہا اونہون نے کہ مجھسے ابراہیم نے کہا اے ابو حمزہ واللہ ہمنے
کلام کیا اور اگر پاتے ہم چارہ تو نہ کلام کرتے اور بیشک ہم جس زمانہ مین اہل
کوفہ کے فقیہ ہوے برا زمانہ ہے دیکھو سنن دارمی ص۳۶ و ص۳۷ اب فرمائے
جنکے کلام پر امام ابوحنیفہ کے مذہب کی بنا ہے وہ خود کہتے ہین کہ ہمنے مجبوری سے
کلام کیا اور اوس زمانہ کو برا کہتے ہین پس جس کلام کا قائل یون کہتا ہو وہ کلام کہان
تک صحیح ہوگا اور اوسکے پابند کا مذہب کہان تک ٹہیک ہوگا علاوہ اسکے مین
کہتا ہون کہ عبادات کے مسائل کے بارہ مین تو شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت
سے ظاہر ہو چکا کہ صحابہ نے جس طرح سے آنحضرت صلعم کو ادا کرتے دیکھا اوسی طرح
وہ لوگ کیا کرتے اور یہ کاٹ چھانٹ کہ اسمین کیا ارکان ہین اور کیا مستحبات صحابہ رض
نے نہین کیا ۔ پس صحابہ کو عبادات مین اجتہاد کی کیا ضرورت تہی کیونکہ اون لوگون
نے طریقہ عبادات آنحضرت صلعم کو آنکھون سے دیکھا تہا چنانچہ حافظ جی کی عبارت منقولہ
سے ہی نکلتا ہے کہ نئے وقعہ مین اجتہاد کی ضرورت ہوتی تہی اور ظاہر ہے کہ عبادات
نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ برابر جاری تہے کوئی نیا وقعہ نہین تہا پس فقہا کا
اجتہاد کرنا عبادات مین جو اپنے جی سے گھڑ کر کسیکو واجب کسیکو مستحب ٹھہرا دیا
جسکو شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ یہ کاٹ چھانٹ خلاف طریقہ صحابہ کے ہوئی
اسکی مشروعیت حافظ جی ثابت کر دین تو البتہ اونکا کام چلے اور آپ یہ کیا لکھتے

فرمایا قیاس کرنا (محصول امام رازی) اور دارمی نے یہ روایت کیا ص۴۷
عن مجاهد قال قال عمر ایاک والمکائلة اور حضرت علی رض عنہ سے منقول ہے
لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظاهر خفیه۔ ترجمہ۔ اگر دین رای
سے ہوتا تو موزہ کا تلا اوپر کے نسبت زیادہ مسح کے لائق ہوتا حالانکہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو موزہ کے اوپر مسح کرتے دیکھا ہے۔ ابو داؤد ص۲۰ اور حضرت
عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے کہ اونہوں نے جابر بن زید سے کہا انک من
فقهاء البصرة فلا تفت الا بقرآن ناطق او سنة ماضية فانک ان فعلت
غیر ذلک هلکت واهلکت۔ ترجمہ۔ تو بصرہ کا فقیہ ہے پس تو فتوے نہ دیا کر مگر
قرآن ناطق یا سنت ماضیہ سے پس اگر تو اسکے خلاف کریگا تو آپ بھی ہلاک ہوگا اور
دوسرون کو بھی ہلاک کریگا۔ دارمی ص۳۳ اور عبداللہ بن مسعود رض سے مروی ہے
عن عبد الله قال لا یاتی علیکم عام الا وهو شر من الذی کان قبله اما انی لست
اعنی عاما اخصب من عام ولا امیرا خیرا من امیر ولکن علماءکم وخیارکم
وفقهاءکم یذهبون ثم لا تجدون منهم خلفا ویجئ قوم یقیسون الامر برأیهم
ترجمہ۔ فرمایا عبداللہ بن مسعود رض نے نہین آویگا تمپر کوئی سال مگر وہ برا ہوگا
گذشتہ سال سے اور ہماری غرض یہ نہین کہ ایک سال دوسرے سال سے
شاداب ہوگا یا ایک سردار دوسرے سردار سے اچھا ہوگا لیکن ہماری غرض یہ ہے
کہ علما و فقہا و صالحین چلے جائینگے پھر نہ پاویگا تو اونکا اچھا جانشین اور آویگی
ایک قوم جو قیاس کریگی حکم کو اپنے رائے سے (دارمی ص۳۶) اور ابراہیم

ہے المجتہد لا یقلد مجتہدا - ترجمہ یعنی ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہین کرتا پس
دعوے اجتہاد صحابہ رض جو اونہون نے کیا تہا خود اونکے قول سے باطل ہوگیا - اور
صواعق محرقہ کی عبارت جو اونہون نے نقل کی ہے اوسمین کہین مذکور نہین ہے
کہ کل صحابہ خلیفہ اول کے مقلد تہے صرف اسقدر ہے کہ صحابہ خلیفہ اول سے حدیث
رسول صلعم کی بیشتر دریافت کیا کرتے اور یہ بہی بعد مباحثہ جس سے یہ لازم آیا
کہ تقلیداً اونکی بات نہین مانتے تہے ورنہ مقلد کو مباحثہ کیا حافظ جی نے اسی واسطے
اوسکا ترجمہ نہین کیا کہ عوام خالی عربی عبارت دیکہکر مجکو سچا سمجہ لیوین اور یہ بہی
بات تہی کہ اس سے وہ دعوے اونکا باطل ہوتا تہا کہ صحابہ ابوبکر صدیق رض سے
نہین پوچہتے تہے بہلا بتائے تو یہ کیسی فریب دہی ہے معاذ اللہ منہا - **قول ۳**
حافظ جی کا بہ ص اسمین آپ فرماتے ہین کہ (اگر حضرت خلیفہ اول سے کوئی شخص
کوئی مسئلہ دریافت کرتا اور آپ قرآن و حدیث مین بصراحت اوسکا جواب نہین
پاتی تو آپ خود دوسرے صحابہ سے بطور مشورہ دریافت فرماتے اگر اس صورت
مین بہی کوئی دلیل نہین ملتی تو اجتہاد کرکے اوسکا جواب دیتے) اور اس قول پر
اپنے حافظ جی نے دلیل عبارت صواعق محرقہ کی نقل کی ہے مگر ترجمہ نہین کیا
کہ قلعی کہل جائیگی پس واضح ہو کہ حافظ جی نے اپنے قول مین یون کہا ہے کہ اگر خلیفہ
اول سے کوئی شخص کوئی مسئلہ دریافت کرتا حالانکہ عبارت منقولہ مین اون کی
یون ہے (اذا ورد علیہ الخصم) جسکا ترجمہ یہ ہے جب لائے جاتے اونکے
پاس جہگڑنے والے یعنے مقدمہ والے - اور ظاہر ہے کہ دریافت مسائل اور امر
ہے اور نالش مقدمات اور امر ہے حاکم وقت پر فصل خصومات ضرور ہے اور

ہین کہ شیخصاحب کا کلیہ باطل ہے) آپنے جو قول شیخ صاحب کا خود نقل کیا ہے اُسمین قضیہ کلیہ کون ہے آپ تو موہنہ پر غلط بولنے والے ہین یا کہئیے کہ مجکو کلیہ کی تمیز نہین ہے - بالجملہ قول اول مین جتنے دعوے آپنے کئے تہے وہ سارے باطل ہو گئے

قول ۲ حافظ جی کا بہ صہ اسمین آپنے مسلمانون کا خلفا سے مسئلہ پوچہنے کا انکار کرکے یہ دعوے کیا ہے کہ (زمانۂ نبوی صلعم کے بعد صحابہ بلاد متفرقہ مین تشریف لیگئے اور ایک ایک صحابی ایک ایک ناحیہ کے مقتدا بنے پس ہر ناحیہ کے لوگ اپنے مقتدا سے مسئلہ پوچہتے تہے اور اونکے حسب الحکم چلتے تہے اور وہ حضرات مقتدا جس مسئلہ مین آیت و حدیث نہین پاتے تہے اوسمین اپنی رای سے اجتہاد کرکے حکم دیتے تہے انتہی) ذرا لوگ حافظ جی کے اس قول کو اونکے اوس قول سے جو لعد اسکے بہ صہ فرماتے ہین ملاکر دیکہین کہ صحیح الحواس آدمی کبہی یون لکہہ سکتا ہے حافظ جی بہ صہ لکہتے ہین کہ (ہر صحابی اجتہاد کرلیتے تہے یہ باتین ہرگز نہین تہین بلکہ خلیفہ اول اعلم صحابہ تہے اور کل صحابہ اونکی طرف رجوع کرلیتے تہے اور آپکے مقلد تہے) ایسا صریح تعارض ایک ہی تحریر مین کیسی حرکت ہے یا یہ کہئیے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد پس قول ثانی جو بہ صہ ہی اور قول رابع جو بہ صہ ہے دونون کے جواب کی ضرورت نہین کیونکہ ایک قول دوسرے کے مخالف ہے اور ہر ایک کا صدق دوسرے کے کذب کو مستلزم ہے - اور یہ بہی دیکہنے کی بات ہے کہ حافظ جی نے بہ صہ کل صحابہ کو خلیفہ اول کا مقلد بنا دیا جس سے یہ لازم آیا کہ سواے خلیفہ اول کے اور کوئی مجتہد نہین تہے کیونکہ مجتہد کو تقلید حرام ہے (دیکہو شامی مطبوعہ مصر صہ جلد ۱) اور خود حافظ جی نے بہی صہ مین لکہا

پس اگر پاتے اسمین حکم اوسکا تو اوسکے موافق فیصل کرتے اور اگر نہوتا قرآن مین
اور جانتے اوسمین حدیث رسول صلعم کی تو اوسکے موافق فیصل کرتے اور اگر مجبور ہوتے
تو نکلتے اور پوچھتے مسلمانون سے اور کہتے ہمارے پاس اس اس طرح کا مقدمہ آیا ہے
پس آیا جانتے ہو تم لوگ اس بارہ مین کوئی فیصلہ آنحضرت کا تو بیشتر اوقات صحابہ رضہ
کی جماعت اکٹھی ہو جاتی اور ہر ایک ذکر کرتا رسول صلعم کا فیصلہ پس کہتے ابو بکر شکر اللہ کا
جسنے بنائے ہم لوگون مین ایسے لوگ جو یاد رکہتے ہین ہمارے نبی کی باتین اور اگر مجبور
ہو جاتے اس سے کہ پاوین اس بارہ مین حدیث رسول کی تو جمع کرتے سردارون کو
اور اچھے لوگون کو اور مشورہ لیتے اونسے پس اگر متفق ہو جاتے وہ لوگ اوپر کسی رائے
کے تو فیصل کرتے موافق اوسکے اور تہے عمر کرتے یون ہی پس اگر مجبور رہو جاتے اور قرآن
و حدیث مین نہین پاتے تو دیکھتے کہ ابو بکر نے کوئی ایسا فیصلہ کیا ہے یا نہین اگر ملتا اونکا
کوئی فیصلہ تو اوسکے موافق فیصل کرتے وگرنہ بلاتے سرداران مسلمین کو پس جس بات
پر وہ لوگ متفق ہوتے اوسیکے موافق فیصل کرتے۔ تمام ہوئی عبارت صواعق کی
اور انصاف مین ہے کہ تہے ابو بکر و عمر جب نہین ہوتا اونکو علم کسی مسئلہ کا تو پوچھتے
لوگون سے پس حافظ جی بتائین کہ اس عبارت مین کہان ہے کہ خلیفہ اول اپنی رائے
سے اجتہاد کرکے فتوے دیتے تہے اور اپنے موہنہ سے کہین کہ جہوٹے مفتری پر خدا کی مار اور
اوسکی پہٹکار۔ عقلمند و نپر پوشیدہ نہین کہ عبارت صواعق محرقہ مین اسیقدر مضمون
ہے کہ حضرت خلیفہ اول قرآن و حدیث و اجماع صحابہ سے مقدمات فیصل کرتے
تہے اور حضرت خلیفہ ثانی قرآن و حدیث و اجماع صحابہ و فیصلجات خلیفہ اول کے موافق
فیصل کرتے تہے کیونکہ وہ فیصلجات باتفاق صحابہ رضہ ہوئے تہی جیساکہ اوپر سے معلوم

بیان مسائل غیر معلومہ ضرور نہین دوسرے حافظ جی کے قول مین یہ ہے کہ داگراس
صورت مین بہی کوئی دلیل نہین ملتی تو اجتہاد کرکے جواب اُسکا دیتے) حالانکہ صواعق محرقہ
کی عبارت منقولہ مین کہین یہ نہین ہے بلکہ اوسمین یہ ہے کہ سردارون کو اور اچھی
لوگون کو اکٹہا کرتے اور مشورہ کرتے پس جس بات پر وہ لوگ متفق ہوتے اوسکے
موافق مقدمہ فیصل کرتے چنانچہ مین پوری عبارت منقولہ حافظ جی کی اونہین کے کتاب
کی مدہ سے نقل کرکے ترجمہ کر دیتا ہون جس سے حافظ جی کی سچائی ظاہر ہوجائیگی
اخرج ابو القاسم البغوی عن میمون بن مھران قال کان ابو بکر اذا ورد علیہ
الخصم نظر فی کتاب اللہ فان وجد فیہ ما یقضے بینھم قضی بہ وان لم یکن
فی الکتاب وعلم من رسول اللہ صلعم فی ذلک الامر سنۃ قضے بھا فان اعیاہ
خرج فسئل المسلمین وقال اتانی کذا وکذا فھل علمتم ان رسول اللہ صلعم
قضے فی ذلک بقضاء فربما اجتمع الیہ النفر کلھم یذکر من رسول اللہ صلعم
فیہ قضاء ویقول ابو بکر الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا فان
اعیاہ ان یجد فیہ سنۃ من رسول اللہ صلعم جمع رؤس الناس وخیارھم
واستشارھم فان اجمع امرھم علی رأی قضے بہ وکان عمر یفعل ذلک فان اعیاہ
ان یجد فی القرآن والسنۃ نظر ھل کان لابی بکر فیہ قضاء فان وجد ابا بکر
قد قضی فیہ بقضاء قضی بہ والا دعا رؤس المسلمین فاذا اجتمعوا علی امر
قضی بہ انتہی وفی الانصاف کان الشیخان ابو بکر وعمر اذا لم یکن لھما علم
فی المسئلۃ یسئلون الناس الخ ۔ ترجمہ ۔ روایت کیا ابو القاسم بغوی نے میمون
بن مہران سے کہا تہے ابو بکر جب لایا جاتا اونکے پاس کوئی جہگڑا دیکھتے قرآن مین

اور دلایل شرعیہ کو کس ترتیب سے عمل مین لاوین آجتک سارے مجتہدین اسی قاعدہ
پر عمل کرتے ہین اور حضرت صدیق رضؓ اس قاعدہ مین سارے مجتہدین کے اوستاد ہوئے
اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ میمون بن مہران سے روایت ہے کہ تہے ابو بکر جب لایا جاتا اُنکے
پاس کوئی جہگڑا الخ یعنے جس روایت کا ذکر معہ ترجمہ اوپر گذرا اور اوسمین یہی ہے کہ
جو امر پیش آوے اوسمین پہلے قرآن کو دیکہنا چاہیئے پہر حدیث کو اور حدیث کی
تلاش مین کوشش کرنا چاہیئے لوگون سے دریافت کرنا چاہیئے کہ اس بارہ مین کسیکو
کوئی حدیث معلوم ہے جب بہی نہ ملے تو علما اور صلحا کو اکہٹا کرکے مشورہ کرنا چاہیئے
پہر جس امر پر سب لوگ متفق ہون اوسکے موافق عمل اور حکم کرنا چاہیئے پس دیکہنا
چاہیئے کہ حنفیہ کے یہان اس قاعدہ کی پابندی ہوئی یا نہین پس واضح ہو کہ اوپر ہم
اوسی کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے جس سے حافظ جی دلیل لائے ہین ثابت کر چکے ہین
کہ فقہا نے مسائل مین صحابہ کی وضع چہوڑکر دوسرا طریقہ اختیار کیا اور یہ بہی اوسی
کتاب سے ثابت کر چکے ہین کہ امام ابو حنیفہ نے اپنا دار مدار ابراہیم نخعی کے مذہب پر
رکہا تہا احادیث کا تلاش کرنا یا محدثین سے حدیث رسول دریافت کرنا یا علما
سے مشورہ کرکے حسب اتفاق رائے فتوے دینا انکا کام نہ تہا یہ تو صرف ابراہیم نخعی
کے مذہب کو لازم پکڑے ہوئے تہے اور اوسی پر تخریج مسائل کرتے تہے تلاش حدیث
کیسی اور تلاش آثار صحابہ کیسے اگر ایسا کرتے تو معاصرین امام اوزاعی اور امام وکیع
اور سفیان ثوری بلکہ شاگردون سے اپنی کیون مخالفت ہوتی اور شاہ ولی اللہ صاحب
اپنی کتاب مصفےٰ مین جس سے حافظ جی نے بہی استدلال کیا ہے بہ مثہ لکہتے ہین
(باید دانست کہ سلف در استنباط مسائل و فتاوے بر دو وجہ بودند یکے آنکہ قرآن

ہوا اور عبارت صواعق اور انصاف سے یہ بھی نکلا کہ شیخین رضہ صحابہ سے احادیث رسول صلعم دریافت کرتے تھے اور اوسپر شکر گزار ہوتے تھے پس حافظ جی کا وہ دعوے کہ (کل صحابہ خلیفہ اول کے مقلد تھے) خود انکے منہہ سے کیسا غلط ٹھہر گیا اور خلیفہ اول کا اپنے راے سے اجتہاد کرنا خود انکی عبارت منقولہ سے کیسا غلط ثابت ہو گیا کیون حافظ جی شریفون کو تم جھوٹا بتلاتے تھے اب بتاؤ اپنے مونہہ سے جھوٹا کون ٹھہرا **قول ۴**

حافظ جی کا بہ ملاے سرچند اوسکی تغلیط قول ثانی کے جواب مین گذر چکی اور حافظ جی اپنے قول سے آپ جھوٹے بن گئے بااینہمہ اسقدر یہان لکھتا ہون کہ حافظ جی یہان کہتے ہین کہ حضرت خلیفہ اول بصورت نہین ملنے حدیث کے اجتہاد کرتے تھے) اور اس دعوے پر عبارت ازالۃ الخفا کی نقل کرکے پھر فرماتے ہین کہ (پس حضرات مجتہدین پر اعتراض کرنا مین صدیق اکبر پر اعتراض کرنا ہے کیونکہ وہ بانی قاعدہ اجتہاد اور شیخ المجتہدین ہین) پس عبارت منقولہ حافظ جی کی مین یہان نقل کرتا ہون ذرا ناظرین بتامل دیکھین اور حافظ جی کے فہم و فراست صدق و دیانت کو اندازہ کرین عبارت ازالۃ الخفا کی یہ ہے (اہم مہات نزدیک صدیق اکبر آن بود کہ برا است آنحضرت صلعم قاعدہ مرتب فرمایند تا در مسائل اجتہادیہ بکدام راہ سلوک نمایند و ترتیب ادلہ شرعیہ بچہ اسلوب بعمل آرند الی یومنا ہذا ہمہ مجتہدین برہمین قاعدہ عمل میکنند وری رضے اللہ عنہ شیخ و استاد جمیع مجتہدین شد بوضع این قاعدہ عن میمون بن مھران قال کان ابو بکر اذا ورد علیہ الخصم الخ اسکا صاف یہ مطلب ہے کہ ابو بکر صدیق رض کے نزدیک بڑی بھاری بات یہ تھی کہ واسطے امت محمدی صلعم کے قاعدہ ٹھہراوین کہ مسائل اجتہادیہ مین لوگ کون طریقہ اختیار کرین

جیسے سعید بن مسیب و سالم بن عبداللہ مدینہ مین اور بعد اون دونون کے
زہری اور قاضی یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن عبدالرحمن اوسی مدینہ مین - ذرا ناظرین
دیکہین کہ حافظ جی کا دعوے تو یہ ہے کہ ہر شہر مین ایک امام تہے اور سند جو آپنے پیش
کی ہے اوسمین ایک شہر مدینہ مین کبہی دو امام اور کبہی تین امام مذکور ہے اور وہ بہی
یہ نہین کہ دو ہی یا تین ہی تہے مثال کی طور پر دو یا تین کا ذکر ہے جس سے یہ نہین
نکلتا کہ دو ہی یا تین ہی تہے - علاوہ اسکے مین پوچہتا ہون کہ جب مدینہ مین اول سعید بن
مسیب اور سالم بن عبداللہ امام تہے تو بعد اونکے زہری اور یحیےٰ بن سعید اور ربیعہ
کیون امام ہوگئے اور اگلے دونون امام کی امامت کیون اوٹہ گئی اگر اونکے انتقال
کرنیکے سبب سے دوسرون کو وہ منصب ملا تو پہر امام ابوحنیفہ کی امامت بعد مرنے
کے ابتک کیون قایم ہے اور اس عبارت سے یہ بہی نکلتا ہے کہ ہر شہر کے امام الگ ہوتے
تہے تو امام ابوحنیفہ کی امامت تمام دنیا پر کیونکر ہوگئی اسکے سوا جب مدینہ طیبہ مین
ایک وقت مین تین امام تہے تو تقلید شخصی یعنی ایک ہی امام کی تقلید کہان سے نکلی ذرا
بات کو سوچو اور خدا سے ڈرو - اصل یہ ہے کہ اوسوقت علما جو اپنے اپنے شہر کے
مقتدا ہوتے تہے وہ امام کہلاتے تہے جیسے ہر زمانہ مین علما اپنی اپنی جگہون مین مقتدا
رہے اور ہین نہ یہ کہ اون حضرات کو لوگ صاحب شریعت جانتے تہے اور اپنے کو سعیدی
اور سالمی کہا کرتے تہے چنانچہ حافظ جی نے خود لکہا ہے کہ (ایک ایک صحابی ایک ایک
ناحیہ کے مقتدا بنے) مگر کہین نہین سنا گیا کہ لوگ اپنے کو انسی یا مسعودی کہتے ہون
اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے ابوبکری اور عمری ہوتا **قول ۶** حافظ جی کا بہ صحت
نسبت ولادت ائمہ رح کے ہے اسمین بیکار اور بیہودہ اونہون نے خامہ فرسائی کی ہے

وحدیث و آثار صحابہ جمع میکر دند و از انجا استنباط می نمودند و این طریقہ اصل راہ محدثین است و دیگر آنکہ قواعد کلیہ کہ جمعی از ائمہ تنقیح آن کردہ اند یاد گیرند بے ملاحظہ ماخذ آنہا پس ہر مسئلہ کہ وارد می شد جواب آن از ہمان قواعد طلب میکر دند و این طریقہ اصل راہ فقہاست و غالب بر بعض سلف طریقہ اولی بود و بر بعض آخر طریقہ ثانیہ انتہی) اس عبارت سے بہی ظاہر ہے کہ قاعدہ اجتہاد جو ابو بکر صدیق رضہ نے مقرر کیا تہا یعنی قرآن و حدیث و آثار صحابہ رضہ سے مسائل نکالنا یہ طریقہ محدثین نے اختیار کیا اور فقہا اس طریقہ کے خلاف تہے اب کہو حافظ جی طریقہ خلفائے راشدین وصحابہ رضہ کا مخالف کون ٹہرا اور اجتہاد اجتہاد جو آپ بکتے تہے اوسکا حال آپنے دیکہا کہ وہ روش حضرات محدثین ہی کی ہے اب تقلید کا طوق اور مخالفت صحابہ کی کہنٹی کسکی گردن مین نکلی ذرا جی ہی مین سوچکر چپ رہجائے نہین تو زیادہ کریدنے سے بات دور تک پہونچ جائیگی اور لوگون کو تو اسپر زیادہ ہنسی آتی ہے کہ آپ بہی کیسی تہذیب وادب پر کلام کرین کیون نہو آپ ماشاءاللہ نہایت باادب غائت مہذب خوش زبان نیک عنوان صاحب آدمیت وذی شرافت ہین بیشک آپ کو اس بارہ مین کسی پر اعتراض کرنا زیبا ہے ارے میان کچہہ تو شرماؤ **قول ۵** حافظ جی کا بہ صـ اسمین حافظ جی کہتے ہین کہ (زمانہ تابعین مین ہر شہر مین ایک امام مقرر ہوئے) اب اس جہوٹ کو لوگ لحاظ کرین کہ اسکی ایک سطر نیچے حافظ جی نے جو عبارت انصاف کی اپنی سند مین نقل کی ہے اوسمین یون ہے فانتصب فی کل بلد امام مثل سعید بن المسیب وسالم بن عبد اللہ بالمدینۃ وبعدھما الزھری والقاضی یحیی بن سعید وربیعۃ بن عبد الرحمن فیھا۔ ترجمہ۔ پس قائم ہوئے ہر شہر مین امام

کیا ثابت ہوا ہے تمہارے نزدیک کہ نہین جایز ہے زیادت علی الکتاب خبر واحد سے
کہا ہان کہا امام شافعی نے پہر کیون کہا تمنے کہ وصیت وارث کے لئے نہین جائز ہے
بسبب حدیث رسول صلعم کے کہ نہین ہے وصیت واسطے وارث کے حالانکہ فرمایا
اللہ تعالی نے فرض کیا گیا اوپر تمہارے جبکہ سامنے آوے کسیکے تم مین سے موت
وصیت کرنا آخر آیۃ تک اور اس قسم کے بہت سے اعتراض کئے اونپر پس بند ہو گئے
امام محمد بن حسن انتہے - اور یہ قصہ مباحثہ کا امام شافعی اور امام محمد کے امام سبکی کے
طبقات کبرے مین مصرح ہے اور حجۃ البالغہ کے اوسی ص ۱۵۱ مین ہے فنظر فی صنع الاوائل
امور الکبحث عنا ند عن الجادیان فی طریقھم - ترجمہ پس دیکہا امام شافعی نے
اگلون کی روش مین بہت سی باتین جنسے روک دی انکی باگ کو چلنے سے اونکے طریقہ
مین - اور ص ۱۵۲ مین ہے انہ رای قوما من الفقہاء یخلطون الرای الذی
لم یسوغہ الشرع بالقیاس الذی اثبتہ فلا یمیزون واحد امنہما من الاخر
ویسمونہ تارۃ استحسانا الی ان قال فابطل ھذا النوع اتم ابطال وقال من
استحسن فانہ اراد ان یکون شارعا - ترجمہ - دیکہا امام شافعی نے ایک قوم فقہا
کو کہ ملاتی ہین اوس رائے کو جسکو نہین جائز کہا شریعت نے سات اوس قیاس کے
جسکو ثابت کیا شرع نے اور نہین تمیز کرتے ہین ایک کو دوسرے سے اور نام رکہتے
ہین اوسکا کبہی استحسان یہان تک کہ کہا پس باطل کیا اس قسم کو پوری طرح اور کہا
جسنے استحسان کیا اوسنے چاہا کہ صاحب شریعت یعنی پیغمبر بنے - اور پہر اوسی ص ۱۵۲
مین ہے وبالجملۃ لما رای فی صنیع الاوائل مثل ھذہ الامور اخذ الفقہ من الراس
ترجمہ - غرض جب دیکہا امام شافعی نے اپنے پہلون کے طریقہ مین اس قسم کی باتین

اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اونہون نے قائل کے قول مین جو لفظ (پیدا ہوئے م) تہا اُسکو
بمعنی ولادت سمجہا حالانکہ وہ بمعنی ظہور اور شہرت ہے اور یہ باین طور کہ لوگ اپنے
کو ائمہ کی طرف نسبت کرنے لگے اور لقب حنفی اور شافعی پہیلا یہ اوسی زمانہ کا واقعہ ہے
جو قائل کے قول مین ہے پس یہ تکذیب حافظ جی کی اونکے نافہمی کا نتیجہ ہے اور عناد
اور مقتضاے قومیت مزید بران **قول ۷** حافظ جی کا بہ مٹ اسمین حافظ جی نے
یہ دعوے کیا ہے کہ امام شافعی رح امام محمد کے شاگرد تہے اور اسمین مولوی لکہنوی
کا قول پیش کیا ہے بہلا ایسے مقلد نو آموز کا کیا اعتبار دیکہو شاہ ولی اللہ مصفے مین
فرماتے ہین۔ (این دو امام متاخر شاگرد امام مالک بودند و مستمندان از علم او)
اور اوسی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین جو حافظ جی کی دلیل ہے کس زور شور سے امام شافعی
اور امام محمد کا مباحثہ اور امام شافعی کا امام محمد کو الزام دینا اور ان لوگون کے
طریقہ کو ناپسند کرنا موجود ہے افسوس ہے کہ آپکو نہ سوجہا یا جانکر کانے یہودی کے
طرح چہپا دیا دیکہو ما ۱۵ مین ہے انہ دخل علی محمد بن الحسن وھو یطعن علی
اھل المدینۃ فی قضائھم بالشاھد الواحد مع الیمین ویقول ھذا زیادۃ علی
الکتاب فقال الشافعی اثبت عندک انہ لا یجوز الزیادۃ علی کتاب اللہ بخبر الواحد
قال نعم قال فلم قلت ان الوصیۃ للوارث لا یجوز لقولہ صلعم الا لا وصیۃ
لوارث وقد قال اللہ تعالیٰ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت الآیہ واورد علیہ
اشیاء من ھذا القبیل فانقطع کلام محمد بن الحسن۔ ترجمہ۔ گئے امام شافعی رح
پاس امام محمد کے اور وہ طعن کر رہے تہے مدینہ والون پر دربارہ فیصل کرنے کے
ایک گواہ اور ایک قسم پر اور کہتے تہے یہ زیادت علی الکتاب ہے کہا امام شافعی نے

اتفاق دارند بران کہ چون حدیث بروایت او ثابت شدہ بذروۂ اعلی صحت رسید اما التزام صحت پس شافعی گفتہ ما علی ظھر الارض کتاب بعد کتاب اللہ اصح من کتاب مالک نیست برروے زمین کتابے بعد کتاب اللہ صحیح تراز کتاب مالک) ذرا لوگ اس عبارت فارسی کو بتامل دیکھین اور امام ابوحنیفہ کا استاد المحدثین بجانا لحاظ فرمائین اور ہاتہ کنگن کو آرسی کیا ہے صحاح ستہ موجود ہے ساری مقلدین ملکر دو چار روایت بہی امام ابوحنیفہ سے اسمین نکالدیوین مگر یہ بیچارے صحاح ستہ کو کیا جانین انکا ایمان تو قنیہ اور منیہ پر ہے ؎ بوریا باف گرچہ بافندہ است نہ برندش بکارگاہ حریر ؛ ہان یہ جملہ شاہ صاحب کا بہت قابل لحاظ ہے۔ (رسم روایت حدیث ازوے بطریق ثقات جاری نشدہ) جس سے نکلتا ہے کہ ثقہ لوگ انکے شاگرد نہوئے اور کسی مقلد کا قول اگر حافظ جی پیش کرین تو اہل حدیث پر حجت ہو نہین سکتا ہے ہان محدثین کرام جو مقبول الطرفین ہین انکا قول اگر سچے ہین تو لاوین اجی حضرت آپکے امام صاحب نے تو حدیث پڑہنے ہی سے انکار کیا ہے استاذ المحدثین ہونا کیسا اپنے مذہب کا معتبر فتاوے طحطاوی جلد اول مطبوعہ کلکتہ کا صہ۳۵ دیکھو روی الخطیب فی تاریخہ عن ابی یوسف قال قال ابو حنیفۃ لما اردت طلب العلم جعلت اتخیر العلوم واسئل عن عواقبھا فقیل لی تعلم القرآن فقلت لعلی اذا تعلمت القرآن وحفظتہ فما یکون آخرہ قالوا تجلس فی المجلس ویقرء علیک الصبیان والاحداث ثم لا تلبث ان یخرج منھم من ھو احفظ منک او من یساویک فتذھب ریاستک فقلت فان سمعت الحدیث وکتبتہ حتی لم یکن فی الدنیا احفظ منی قالوا اذا کبرت حدثت

تونکالا مسائل کو اصل سے) پس امام شافعی جو انکے طریقہ کو ناپسند کرین اور انپر اعتراض
کرین اور امام محمد اون سے بند ہوجاوین ایسے شخص کو شاگرد کہدینا سواے اس قوم بیباک کے
اور کون کرسکتا ہے **قول ۸** بہ صہ اسمین حافظ جی نے یہ دعوے کیا ہے کہ (ایمہ
اربعہ رح نے جو کچھہ فرمایا ہے قرآن و حدیث کے موافق فرمایا ہے) اول مین کہتا ہون
کہ حنفیون کو ائمہ اربعہ سے کیا کام ہے یہ تو صرف امام ابوحنیفہ پر سر منڈوائے بیٹھے ہین
البتہ اہل حدیث کی یہ شان ہے کہ جمیع ائمہ دین کی سند بسر و چشم قبول کرتے ہین دیکھو
مرویات امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی سب اہل حدیث کے یہان مقبول اور
معمول بہا ہین۔ دوسرے مین کہتا ہون کہ حافظ جی یہان کہتے ہین کہ (اامون نے
جو کچھہ کہا قرآن و حدیث کے موافق کہا) حالانکہ اوپر خود لکھہ چکے ہین کہ راے سے
اجتہاد کرکے یہ لوگ فتوے دیتے تھے۔ اب بتاؤ کہ اپنے موںہہ سے جھوٹا کون بنا۔
قول ۹ بہ صہ اسمین حافظ جی نے یہ دعوی کیا ہے کہ (امام ابوحنیفہ استاذ المحدثین
ہین) اجی حضرت آپکا اختیار چلے تو اوستاذ الصحابہ و اوستاذ الانبیا بنا دیجئے
اور کیون نہین حدیث رسول کی پیروی کو آپ انکے مقابلہ مین گمراہی اور لامذہبیت
کہتے ہین تو یہ کہنا کون بڑی بات ہے۔ اب انکے امام کے اوستاد المحدثین ہونے کا
حال اہل تمیز سنین شاہ ولی اللہ صاحب مصفے مین جس سے حافظ جی کو استدلال
ہے بہ صہ فرماتے ہین (در اثر تبع تابعین نبو دند مگر ابوحنیفہ و امام مالک آن یک
شخصے ست کہ رؤس محدثین مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داؤد و نسائی و
ابن ماجہ و دارمی یک حدیث از وے در کتاب ہاے خود روایت نکردہ اند و رسم
روایت حدیث از وے بطریق ثقات جاری نشدہ و آن دیگر شخصے است کہ اہل نقل

کذب کا پس ہوگا عار اوپر تیرے بعد تیرے کہا مینے کوئی حاجت نہین مجکو اسکی پہر کہا مینے
کہ سیکہون مین نحو کو تو کہا مینے کہ اگر سیکہون مین نحو اور عربیت کو تو کیا ہوگا نتیجہ میرا
کہا لوگون نے بیٹہیگا تو معلم بنکر اور اکثر روزی تیری دو دینار تین دینار تک ہوگی کہا
مینے اسکا کچہہ فائدہ نہین کہا مینے اور اگر توجہ کردن شعر مین پس نہو مجہسے بڑہکر کوئی شاعر
تو کیا ہوگا نتیجہ میرا کہا لوگون نے مدح کہیگا تو کسی کی پس انعام دیگا وہ تجکو یا سوار کریگا
تجکو کسی سواری پر یا خلعت دیگا تجکو اور اگر محروم کیا اوسنے تجکو تو ہجو کہیگا تو اوسکی
پس عیب لگاویگا تو پاکدامنون کو پس کہا مینے نہین کوئی حاجت مجکو اسکی پہر کہا مینے کہ اگر توجہ
کردن مین کلام مین تو کیا ہوگا نتیجہ اوسکا کہا لوگون نے نہین بچتا ہے وہ شخص جو توجہ
کرتا ہے کلام مین کلام کی برائیون سے پس طعن کیا جاتا ہے ساتہ زندیق ہونے کے
کہا مینے اور اگر سیکہون مین فقہ کو کہا لوگون نے پوچہا جایگا تجہسے اور فتوے دیگا
تو لوگون کو اور بلایا جایگا تو واسطے قضا کے اگرچہ تو سائم ہو کہا مینے سارے علمون
مین اس سے بڑہکر میرے لئے کوئی نافع نہین ہے پس لازم پکڑا مینے فقہ کو اور سیکہا
مینے اوسکو — کہیے حافظ جی آپکے مذہب کا معتبر فتاوے سچا ہے یا آپ ہان آپ تو
بے تکلف یون کہدینگے کہ واللہ طحطاوی مین نہین ہے اسیواسطے مینے صفحہ تک کا نشان
دیدیا ہے کہ اگرچہ آپ قسم کہا کر جہٹلائین گے مگر لوگ تو دیکہہ لینگے اور آپنے جو حضرت
سفیان ثوری کو شاگرد ابو حنیفہ کا لکہا ہے شاہ ولی اللہ صاحب مصفے مطبوعہ
فاروقی کی ص۲ مین فرماتے ہین (سفیان ثوری در کوفہ امام بود در نقل حدیث و آثار
صحابہ باسانید صحیحہ واقامت لفظ حدیث وتفریق آنہا در ابواب فقہ واستحضار حادثہ
در ہر بابی) اس عبارت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ کوفہ مین امام المحدثین سفیان ثوری

واجتمع علیک الاحداث والصبیان ثم لم تامن ان تغلط فیرمونک بالکذب فیصیر عارا علیک فی عقبک قلت لاحاجة لی فی هذا ثم قلت انعلم النحو فقلت اذا تعلمت النحو والعربیة ما یکون آخر امری قالوا تقعد معلما فاکثر رزقک دینارا الی ثلثة قلت وهذا الاعاقبة له قلت فان نظرت فی الشعر فلم یکن اشعر منی ما یکون امری قالوا تمدح هذا فیهب لک او یحملک علی دابة او یخلع علیک خلعة وان احرمک هجوته فصرت تقذف المحصنات فقلت لاحاجة لی فی هذا فقلت فان نظرت فی الکلام ما یکون آخره قالوا لا یسلم من نظر فی الکلام من مشنعات الکلام فیرمی بالزندقة قلت فان تعلمت الفقه قالوا تسئل وتفتی الناس وتطلب للقضاء وان کنت شابا قلت لیس فی العلوم انفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته۔ ترجمہ۔ روایت کیا خطیب نے اپنی تاریخ مین ابو یوسف سے کہا اونہون نے کہ کہا ابو حنیفہ نے جب چاہا مینے طلب کرنا علم کا تو لگا مین تلاش کرنے کہ کون علم اچھا ہے اور لگا مین پوچھنے فوائد علمون کی پس کہا گیا مجھسے سیکھہ قرآن تو کہا مینے کہ اگر سیکھا مینے قرآن اور یاد کیا اوسکو تو کیا ہوگا نتیجہ اوسکا کہا لوگون نے کہ بیٹھیگا تو مکتب خانہ مین اور پڑہین گے تیرے پاس لڑکے اور کم سن لوگ پھر تہوڑے دن مین نکلیگا اون مین سے تجھسے بڑہکر حافظ یا تیرے برابر پس جاتی رہی گی تیری سرداری تو کہا مینے اور اگر سنون مین حدیث کو اور لکھون اوسکو یہان تک کہ نہو دنیا مین مجھسے بڑہکر کوئی محدث کہا لوگون نے جب بڈہا ہو جاویگا تو حدیث بیان کریگا اور جمع ہونگی تیرے پاس کم سن لوگ اور لڑکے اوسوقت نہین محفوظ رہیگا تو غلطی کرنے سے پس طعن کرینگے لوگ

حدثنا الفزاری قال کنت عند سفیان فنعی النعمان فقال الحمد للہ کان ینقض الاسلام عروۃ عروۃ ماولد فی الاسلام اشأم منہ ترجمہ حدیث کیا مجھسے نعیم بن حماد نے کہ بیان کیا مجھسے فزاری نے کہا تہے ہم نزدیک سفیان ثوری کے کہ آئی خبر موت کی نعمان (یعنے ابوحنیفہ) کے پس کہا سفیان ثوری نے الحمد للہ تہا توڑتا اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے نہین پیدا ہوا اسلام مین کوئی منحوس زیادہ اوس سے ۔ اور تمہارے محدث لکھنوی سبہے اس قصہ کو تعلیق الممجد کے صـ۳۳ مین صحیح ٹہراکر دوسرے تاویل اس قول کے کرتے ہین ۔ پس ناظرین باتمکین اقوال شاہ ولی اللہ صاحب اور جلال الدین سیوطی وغیرہما کو ملاکر دیکہین کہ امام ابوحنیفہ کو حضرت سفیان ثوری کا اوستاذ اور اوستاذ المحدثین کہنا کسقدر سچ ہے علاوہ ان سب کے صحاح ستہ موجود ہے اسمین سفیان ثوری سے بکثرت روایت ہے حافظ جی ایک روایت بہی ایسی نکالدین جو امام ابوحنیفہ سے مروی ہو ۔ **قول ۱۰ صـ۸** حافظ جی کا اسمین اونہون نے بہت غل مچایا ہے اور بہت دلیری سے کہا ہے کہ (ہم عبارت انصاف سے تقلید شخصی زمانہ صحابہ مین ثابت کرچکے) حالانکہ عبارت انصاف کی جو حافظ جی نے نقل کی ہے اوسمین کہین یہ مضمون نہین ہے ماشاء اللہ حافظ جی بہت سچے آدمی ہین ۔ علاوہ اسکے اگر بقول آپکے زمانہ صحابہ مین ہرجگہہ کے لوگ ایک شخص خاص کے مقلد ہو گئے تہے اور ایسے ہی زمانہ تابعین مین تو مین پوچہتا ہون کہ اون لوگون کی تقلید چہوڑکر دوسرے کی تقلید کیون اختیار کی کیا آپکے امام صحابہ و تابعین سب سے بڑہ گئے کہ اونکی تقلید اتنے زمانہ تک رہگئی اور کسیطرح نہین چہوٹ سکتی اور صحابہ و تابعین تو بقول آپکے جہان جہان رہتے تہے وہین کے لوگ اونکے مقلد ہوتے تہے پہر آپکے امام کی تقلید کوفہ سے باہر کیونکر گئی ۔ اب سنئے

تھے اور امام ابو حنیفہ کے بارہ مین وہ فرماتے ہین کہ اچھے لوگ اُنکے شاگرد نہین ہوئے
کما مر پس سفیان ثوری انکی شاگرد کیونکر ہو سکتے ہین اور جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا
صفحہ ۲۶۳ مین لکھتے ہین (وصنف ابو حنیفۃ الفقہ والرای) ترجمہ تصنیف کیا ابو حنیفہ نے
فقہ اور راے کو۔ لفظ فقہ پر کسیکو شبہ ہو کہ سفیان ثوری کے احوال مین بھی تو یہ لفظ
وارد ہے پس سمجھ لینا چاہیئے کہ فقہ کے دو معنے ہین ایک احکام شرعیہ جو قرآن و
حدیث سے نکلے ہین چنانچہ سفیان ثوری کے احوال مین صریح مذکور ہے (قایم کرنا
لفظ حدیث کا اور جدا جدا کرنا اوسکا فقہ کے بابون مین یعنے مسائل کے بابون مین)
اور حنفیون کے فقہ کا حال تو اولاً ہم شاہ ولی اللہ صاحب ہی کے قول سے ثابت
کر چکے کہ فقہا کا یہ طریقہ نہین تہا اور حجۃ اللہ البالغہ مین بہ صفحہ ۱۵۶ ہے وکان بازاء
ھؤلاء فی عصر مالک و سفیان وبعدھم قوم لا یکرھون المسائل ولا یھابون
الفتیا ویقولون علی الفقہ بناء الدین فلابد من اشاعتہ ویھابون روایۃ حدیث
رسول اللہ صلعم والرفع الیہ وھکذا فی الانصاف صفحہ ۴۶ ترجمہ اور رہتے مقابلہ
مین ان لوگون کے زمانہ مالک اور سفیان ثوری مین اور بعد اونکے ایک قوم جو نہین
برا جانتی تہی کثرت سوال کو اور نہین ڈرتے تھے فتوے دینے سے اور کہتے تھے کہ فقہ
پر دین کی بنا ہے پس ضرور ہے اشاعت اوسکی اور بہاگتے تھے روایت حدیث
رسول اللہ صلعم سے اور سند پہنچانے سے آنحضرت تک) اور ایسے ہی انصاف کے
صفحہ ۴۶ مین ہے اور ازالۃ الخفا کے صفحہ ۱۲۵ مین زمانہ فتن کے فسادات کی بیان مین
فرماتے ہین (ہفتم تعمق مردم در مسائل فقہیہ و تکلم بر صور مفروضہ کہ ہنوز واقع نشدہ
است و سابق این معنی را جائز نمید اشتند) اور تاریخ صغیر بخاری مین مروی ہے حدثنا نعیم بن حماد

متفق اور پر تقلید خالص ایک مذہب کے اور مسائل سیکہنا اوس سے اور بیان کرنا
اوسکے قول کو جیسا کہ تتبع سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ تہے اون مین علما اور عوام اور رہی خبر
عوام کی یہ کہ وہ لوگ تہے مسائل اتفاقیہ مین جسمین درمیان مسلمانون کے اور جمہور مجتہدین
کے اختلاف نہین تہا تقلید نہین کرتے تہے کسیکی سوا صاحب شریعت یعنی پیغمبرؐ کی اور تہے
سیکہتے طریقہ وضو اور نماز اور زکوۃ وغیرہ کا اپنے باپ دادون سے اور اپنے شہر کے معلمون
سے اور چلتے تہے موافق اوسکے اور جب واقع ہوتا تہا کوئی نیا حادثہ تو فتوے پوچہتے تہے
جس مفتی کو پاتی تہے بغیر تعین کسی مذہب خاص کے ۔ تمام ہوئی عبارت حجۃ اللہ کی ۔
اور حافظ جی نے بستان المحدثین کی جو عبارت اس بارہ مین نقل کی ہے اوسمین کس قدر
دیانت اور ایمان سے کام لیا ہے جا بجا سے متفرق عبارت نقل کی اور بیچ کی عبارت
سوت کے نری کے طرح بالکل چہوڑ اگئی اور بیچ کی عبارت یہ ہے (دران زمان تقلید
بیک مذہب رائج نبود نہ در عوام نہ در خواص) حافظ جی نے جو عبارت نقل کی ہے بستان المحدثین
کی ص۱۱۳ مین ہے ذرا ناظرین اوس کتاب کے اس صفحہ کو نکالکر ملاحظہ فرمائین اور حافظ جی
کی دیانت و ایمان کی داد دین اور تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت جو آپنے نقل کی ہے اولاً
مین کہتا ہون کہ حافظ جی نے تحفہ اثنا عشریہ کو تحفہ حنفیہ کیون سمجہا شاید اسوجہ سے کہ
امامیہ ہونے مین دونون مناسبت رکہتے ہین دوسرے ارباب فطانت پر پوشیدہ
نہین کہ وہ عبارت تقلید کو باطل کرتی ہے نہ ثابت کیونکہ لفظ اونکا یہ ہے (مقلد را
در اتباع شریعت پیغمبر از توسط مجتہد ناگزیر ست) اس عبارت سے صاف ظاہر ہے
کہ مجتہد صرف واسطہ ہے درمیان امت اور پیغمبرؐ کے یعنی حکم رسول کا پہونچا دینے والا
ہے اور یہی ہے مذہب اہلحدیث کا کہ احادیث رسول جو اماموں کے واسطہ سے

مین آپ کو بتاتا ہون حجۃ اللہ البالغہ مین ایک باب خاص اس بارہ مین مذکور ہے دیکھو
صـ۱۵۷ کما قال اعلموا ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید
الخالص لمذہب بعینہ قال ابو طالب المکی فی قوت القلوب ان الکتب والمجموعات
محدثۃ والقول بمقالات الناس والفتیا بمذہب الواحد من الناس واتخاذ
قولہ والحکایۃ لہ من کل شئ والتفقہ علی مذہبہ لم یکن الناس قدیما علی ذلک
فی القرنین الاول والثانی انتہی اقول وبعد القرنین حدث فیہم شئ من التخریج
غیر ان اہل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذہب
واحد والتفقہ لہ والحکایۃ لقولہ کما یظہر من التتبع بل کان فیہم العلماء
والعامۃ وکان من خبر العامۃ انہم کانوا فی المسائل الاجماعیۃ التی لا اختلاف
فیہا بین المسلمین وجمہور المجتہدین لا یقلدون الا صاحب الشرع وکانوا
یتعلمون صفۃ الوضوء والصلوۃ والزکوۃ ونحو ذلک من آبائہم ومعلمی
بلدانہم فیمشون حسب ذلک واذا وقعت واقعۃ استفتوا فیہا ای مفت
وجدوا من غیر تعین مذہب انتہی - ترجمہ - جان تو کہ بیشک لوگ قبل چوتہی صدی
کے نہین متفق تہے اوپر تقلید خالص مذہب معین کے کہا ابو طالب مکی نے قوت القلوب
مین کہ بیشک کتابین اور مجموعے نئے بنے ہین اور لوگون کا قول کہنا اور ایک شخص کے
مذہب معین پر فتوے دینا اور اختیار کرنا اوسکے قول کو اور بیان کرنا اوسکا ہر چیز
مین اور مسائل سیکہنا موافق مذہب اوسکے نہین تہے لوگ قدیم سے اوپر اسکے
زمانہ اول اور ثانی مین تمام ہوا قول ابو طالب مکی کا - ہم کہتے ہین اور بعد دو نون زمانون
کے پیدا ہوئے اونمین کچہہ چہانٹ مسائل کے سوا اسکے کہ چوتہی صدی کے لوگ نہین تہے ،

واجب العمل اوسکو نہین جانتے تھے ۔ علاوہ اسکے یہ قول امام صاحب کا تمام شایع ہے
کہ قول رسول پاکر ہمارا قول چھوڑ دیجیو یہ قول ہی صاف دلیل ہے اس بات کی کہ
امام صاحب نے اپنے راے سے کہا اگر قول رسول ہی کہتے تو پھر یون کیون کہتے اور
مسلم الثبوت مین ہے وعن ائمتنا لا یحل لاحد ان یفتی بقولنا مالم یعرف
من این قلنا ترجمہ ۔ اور ہمارے امامون سے مروی ہے کہ نہین حلال کسیکو فتوے
دینا ہمارے قول پر جبتک یہ نجان لے کہ ہمنے کہان سے کہا ہے یعنے دلائل شریعت
سے بغیر ملائے ہوئے ہمارے قول پر فتوے دینا جائز نہین دیکھو شرح مسلم الثبوت ملہ
صفحہ ۶۲۷ اس مضمون کو حافظ جی نے جھٹلایا ہے کہ بحر الرائق مین نہین ہے مین کہتا ہون
کہ بحر چھپی نہین ہے تمکو اوسکی تکذیب کا موقع ملا اب چھپی ہوئی کتاب کا نشان دیدیا
گیا اب کیا کروگے ۔ اور بھی اس مضمون کا حافظ جی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۰ مین بدین
مضمون جواب دیا ہے (امام صاحب نے حدیث سے ملانیکو کہا ہے صرف احادیث
صحاح ستہ سے ملانیکو نہین کہا ہے اور احادیث صحیحہ غیر محصورہ ہین) یہان پر حافظ جی
نے اپنی بوجھہ مین بڑی ذہانت خرچ کی ہے بس مین کہتا ہون کہ تمہارے امام نے حدیث
سے ملانیکو کہا ہے تو مین پوچھتا ہون کہ احادیث صحاح ستہ حدیث ہے یا نہین اگر حدیث
ہے تو اوس سے ملانیکو کہا ہے باقی رہا کہ سوا اسکے اور کسی حدیث سے نہین ملاؤ یہ کسنے کہا
تمکو اور حدیث ملے تو اوس سے بھی ملالو اور انحصار جمیع احادیث آپنے پیٹ سے اپنے نکالا
ہے آپکے امام نے مطلق حدیث کہا ہے اور مطلق کا وجود بوجود فرد ہوتا ہے ۔ علاوہ اگر
حسب فہم آپکے امام نے اپنے قول کو شئے غیر محصور سے ملانیکو کہا تو یہ اعتراض آیکا آپکے امام نے ایسا امر
طلب بالا یمکن کیا وان ہذا الاحمق جلی ۔ اب کہئے ساری ذہانت آپکی کیسی غائب ہوگئی خدا

پہنچین ہین اونکو قبول کرتے ہین اور اونہین پر عمل کرتے ہین۔ مومن ص۵ مقبول روایت ائمہ نہ قیاس ۔ یعنے کہ فقط مطیع پیغمبر ہون) اور امام ابو حنیفہ کے احوال ہم پوری طرح کتابون سے ثابت کر چکے کہ اونہون نے رائے وقیاس سے اپنے فرمایا ہے نہ یہ کہ اونکے واسطے احادیث رسول پہنچین ہین دیکھو شیخ عبد الحق حنفی تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مین خود امام صاحب کا قول نقل کرتے ہین انہ کان یقول هذا الذی نحن علیہ الرای لانجبر علیہ احدا ولا نقول یجب علی احد قبولہ ترجمہ بیشک تھے امام ابو حنیفہ فرماتے کہ یہ جسپر ہم ہین رائے ہے پس نہین جبر کرتے ہم اوپر کسیکو اور نہ کہتے کہ واجب ہے کسی پر قبول کرنا اسکا۔ اور آپکے محدث لکھنوی غیث الغمام کے صفحہ ۶۸ مین فرماتے ہین انقسم الفقہ الی طریقتین طریقۃ اهل الرای والقیاس وهم اهل العراق وطریقۃ اهل الحدیث وهم اهل الحجاز وکان الحدیث قلیلا فی اهل العراق لما قدمناه فاستکثروا من القیاس ومهروا فیہ فلذلک قیل لهم اهل الرای ومقدم جماعتهم الذی استقر المذهب فیہ وفی اصحابہ ابو حنیفۃ انتهی ترجمہ منقسم ہوئی فقہ طرف دو طریقہ کے ایک طریقہ رائے اور قیاس والونکا اور وہ عراق کے لوگ ہین اور ایک طریقہ اہل حدیث کا اور وہ حجاز کی لوگ ہین اور تھی حدیث عراق والون مین کم اوسی وجہ سے جو مینے پہلے کہا ہے پس کثرت سے قیاس کیا اون لوگون نے اور ماہر ہوئے اوسمین اسیواسطے کہا گیا ہے اون کو اہل الرائے اور پیشوا اونکی جماعت کے ابو حنیفہ ہین کہ اون مین اور اونکے شاگردون مین مذہب قرار پایا۔ مین کہتا ہون کہ اسیواسطے امام ابو حنیفہ نے خود کوئی کتاب مسائل شرعیہ مین نہین لکھی کیونکہ بسبب رائے ہونے کے واجب الابلاغ اور

اور اگر نہین تہے تو یہ صادق آیا کہ امام صاحب حدیث نہین جانتے تہے پہر وہ قول آپکا کہ امام
صاحب محدث اور امام المحدثین تہے آپکے منہہ سے غلط ہو گیا۔ اب دوسرے دعوے کا
حال حافظ جی کے سنئے آپکا دعوے یہ ہے (کہ عالم حدیث عالم نہین ہے) اور دلیل مین جو آپنے
عبارت مدخل کی پیش کی ہی اوسکا مضمون یہ ہے (ناقل عالم نہین ہے کیونکہ نقل اور چیز ہے
اور علم اور چیز) اول تو یہہ کیسی خبطلگی ہے کہ ناقل اور عالم کو ایک سمجہا حالانکہ بچہ بہی جانتا ہے
کہ ناقل یعنی صرف عبارت نقل کرنیوالا عالم نہین ہوتا جیسے حافظ کہ سارا قرآن پڑہتا ہے اور
قرآن کا عالم نہین ہوتا پس حافظ جی کے تقریر کی یہ مثال ہوئی کہ قرآن کا عالم عالم
نہین ہے کیونکہ قرآن کا حافظ عالم نہین ہے اور یہ بہی کلیہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کیا
حافظ جی نے اپنے اوپر سارے عالم کو خیال کیا کہ حافظ عالم نہین ہوتا۔ علاوہ مین پوچہتا ہون
کہ حافظ جی کے اس جملہ سے کہ (عالم حدیث عالم نہین ہے) کیا غرض ہے اگر یہ غرض ہے
کہ عالم حدیث عالم حدیث نہین ہے تو سلب الشئے عن نفسہ لازم آیا اور بعینہ یہ مثال ہوئی
کہ (حافظ عبدالشکور حافظ عبدالشکور نہین ہین) اور یہ محض پاگلپن ہے اور اگر یہ غرض ہے
کہ عالم حدیث عالم رائے نہین ہے تو مسلم ہے مین نے خود عبارت مصفے اور حجۃ اللہ البالغہ
اور انصاف اور تاریخ الخلفا سے محدثین اور فقہا مین فرق ثابت کیا ہے کہ محدثین
قرآن و حدیث اور آثار صحابہ کے عالم تہے اور فقہا اون قواعد کے عالم تہے جو لوگون نے
اپنے رائے سے بنا رکہے تہے۔ **قول ۲** ص۱۱ حافظ جی نے اپنے اس قول مین امام ابو یوسف
کے قاضی ہونے کے نسبت کلام کیا ہے کہ اسمین شرعا اور عرفا کوئی قباحت نہین اور
اسمین یہ بہی دعوے کیا ہے کہ (زہری مدینہ کے امام یعنے قاضی تہے) اولا مین کہتا ہون کہ قاضی
ہونے مین قباحت کسنے کہا جو آپ فضول بک گئے دوسرے آپنے امام اور قاضی کے

اہل حدیث کے سامنے ٹانڈے کی تقلید لیے بہی نوہانت چہانٹین - اور تفسیر فتح العزیز
کی عبارت جو آپنے نقل کی ہے سبحان اللہ عبارت کا مطلب آپ خوب سمجھے بہلا کہان
تقلید اور کہان یہ عبارت فتح العزیز کی عبارت پر توکسی سمجھدار کا وہم بہی جا نہین سکتا
کہ اسمین تقلید کا اثبات ہے کیونکہ اس کتاب مین چند جگہہ تقلید کا بڑے زور شور سے
ابطال ہے اس کتاب کے نسبت حافظ جی کا یہ بہتان پر لے سر کا ڈہیٹ پن اور بیباکی
ہے یہان پر تو اوسکا ذکر ہے جو کسی طریقہ کی پابندی نرکہتا ہو نہ فرائض و واجبات کا خیال
نہ حرام حلال کی تمیز ورنہ فتح العزیز مین تحت آیۃ کریمہ ان ھم الا یظنون صریح مذکور ہے
(بر عامی فرض است کہ بر تقلید وظن اکتفا نکند بلکہ حصول یقین را قصد نماید) اور تحت
آیہ کریمہ اولو کان اٰباء ھم لا یعقلون شیئًا ولا یھتدون نہایت مدلل طور سے
تقلید کو باطل کیا ہے جسکی ابتدا یون ہے (درین آیہ اشارہ ست بابطال تقلید
بد وطریق الخ) پس ارباب دیانت وشرافت دونون مقام فتح العزیز مین نکالکر دیکہین
اور حافظ جی کے سچائی کا اندازہ کرین **قول ۱۱** بہ صـ۹ اسمین حافظ جی نے عوام تمام
کا علماے حدیث سے مسائل پوچہنے کا انکار کیا ہے باین لفظ کہ (یہ سراسر خلاف ہے)
اور دوسرا دعوے یہ کیا ہے کہ (حدیث کا جاننیوالا فی الحقیقت عالم نہین ہے) امر اول
یعنے اگلون کا علماے حدیث سے مسئلہ پوچہنا اور صرف آنحضرت صلعم کی پیروی کرنا توہم
حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ سے ثابت کر چکے علاوہ اسکے مین کہتا ہون کہ اگر حافظ جی کے نزدیک
یہ امر باطل ہے تو نقیض اسکا یعنی (اگلے لوگ علماے حدیث سے مسئلہ نہین پوچہتے تہے)
صادق آئیگا پس مین پوچہتا ہون کہ آپکے امام صاحب حدیث کے عالم تہے یا نہین اگر
تہے تو بقول آپکے لوگون نے اون سے مسئلہ نہ پوچہا ہوگا اور اونکے مقلد نہونگے

تو نہ سچ مان اوسکی بات کیونکہ وہ جہوٹ سے بچی ہوئی نہین ہے کہا ابن المبارک نے نہین
جانتا ہین کس سے تعجب کرون اس بادشاہ سے تعجب کرون جسنے رکہا ہاتہ اپنا جانون مین
مسلمانون کے اور مالون مین اونکی نہین مضائقہ کرتا حرمت سے اپنے باپ کے یا اوس
لونڈی سے تعجب کرون جسنے انکار کیا امیر المومنین سے یا اس فقیہ اور قاضی سے ملک کے
تعجب کرون کہ کہا توڑ دے حرمت اپنے باپ کی اور پوری کر اپنی شہوت اور ڈال دے اسکو
میری گردن مین - تمام ہوئی عبارت تاریخ الخلفاکی - اور تمہاری مذہب کی معتبر فتاوی رد المحتار
مطبوعہ مصر کے جلدہ کے صـ۲۷۳ مین ہے ان الرشید احضر ابا یوسف لیلا وعندہ
عیسی بن جعفر فقال طلبت من ہذ اجاریۃ فاخبر انہ حلف ان لا یبیعہا ولا یہبہا
فقال بعہ النصف وہبہ النصف ففعل فاراد الرشید سقوط الاستبراء فقال
اعتقہا وانزوجہا ففعل وامرلہ بمأۃ الف درہم وعشرین دست ثیاب
انتہی ترجمہ ہارون رشید نے ایک رات امام ابو یوسف کو بلایا اور اوسکے پاس عیسی بن
جعفر تہا پس کہا ہارون رشید نے کہ مینے اس سے اسکی لونڈی مانگا تو اوسنے جواب دیا
کہ مینے قسم کہائی ہے اسکے بیچنے اور ہبہ کرنے سے پس کہا امام ابو یوسف نے کہ آدہی بیچ اور
آدہی ہبہ کردی پس عیسی بن جعفر نے ایسا ہی کیا پہر چاہا ہارون رشید نے کہ استبرا ساقط
ہوجائے یعنے بلاعدت کہینچے اوسیوقت اوس لونڈی کے پاس جاوے تو کہا ابو یوسف نے
کہ آزاد کردے اوسکو پہر نکاح کردون مین اسکا تیرے ساتہ پس کیا اوسنے اور حکم دیا واسطے
ابو یوسف کے ایک لاکہہ درہم اور بیس تہان کپڑے کا - تمام ہوئی عبارت ردالمحتار کی -
اور امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکہا ہے کہ قاضی ابو یوسف زکوۃ نہین دیتے تہے اور
یہ حیلہ کرتے تہے کہ آخر سال مین سارا مال بیوی کو ہبہ کردیتے اور دوسرے سال کے

ایک معنی سمجھا ہے یہ پرلے سرے کی حماقت ہے اگر ایسے ہی ہے تو امام ابوحنیفہ کی جگہہ قاضی ابوحنیفہ
کہا کیجئے اور امام ابوحنیفہ نے قضا سے انکار کیا اور قاضی نہوئے تو امام بھی نہوئے باقی رہا
یہ کہنا کہ (قاضی ہونا کوئی قباحت کی بات نہین) مین بھی کہتا ہون کہ بیشک قاضی ہونا کوئی
نقصان کی بات نہین مگر جب قاضی خلاف دیانت فتوے دیتا ہو تو بیشک بڑا نقصان
ہے اور بڑی قباحت ہے اب اپنے امام ابو یوسف صاحب قاضی کا حال سنئے شیخ
جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین بہ صفحہ ۲۹۴ فرماتے ہین عن ابن المبارک قال لما افضت
الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جوار المھدی فراودھا علی نفسھا
فقالت لا اصلح لک ان اباک قد اطاف بی فشغف بھا فارسل الی ابی یوسف
فسألہ اعندک فی ھذا شئ فقال یا امیر المؤمنین اوکلما ادعت امۃ شیئا
ینبغی ان تصدق لا تصدقھا فانھا لیست بمامونۃ قال ابن المبارک فلم
ادر ممن اعجب من ھذا الذی وضع یدہ فی دماء المسلمین واموالھم لم
یتحرج عن حرمۃ ابیہ او من ھذہ الامۃ رغبت بنفسھا عن امیر المومنین
او من ھذا فقیہ الارض وقاضیھا قال اھتک حرمۃ ابیک واقض شھوتک
وصیرہ فی رقبتی انتھی ترجمہ عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ جب پہونچی خلافت
ہارون رشید تک گرگئی اوسکے دل مین ایک لونڈی مہدی اوسکے باپ کی لونڈی خواہش
کی ہارون رشید نے اوس لونڈی سے کہا اوس لونڈی نے مین نہین حلال ہون
تیرے واسطے کیونکہ تیرے باپ نے مجھسے صحبت کی ہے اور فریفتہ ہوا ہارون رشید
اوس عورت پر پس بلایا امام ابو یوسف کو اور پوچھا اون سے کچھہ ہے تمہارے پاس
اسبارے مین کہا ابو یوسف نے اے امیر المومنین کیا لونڈی جو کچھہ کہیگی وہ بات مان لیجاوگی

یہ دعوے کیا ہے کہ (صاحبین کا اختلاف ابو حنیفہ سے اختلاف نہین ہے) دوسرے
یہ کہ صاحبین نے فقط بعض فروع مین اختلاف کیا ہے اصول مین اونکے مقلد تہے
اول تو یہ بڑی بیوقوفی کی بات ہے کہ اختلاف اختلاف نہو دوسرے آپ جو لکہتے ہین کہ اصول
مین صاحبین امام کے مقلد تہے تو مین آپ سے پوچہتا ہون کہ اصول سے آپکی کیا غرض
اگر ادلہ اربعہ مراد ہے یعنے ادلہ اربعہ کو اصول شریعت مانتے مین وہ امام کے مقلد تہے تو صاحبین
کی کیا تخصیص ہے امام شافعی وغیرہ کو کیون نہین کہتے کہ ابو حنیفہ کے مقلد تہے اور اون سے
بہی اختلاف نہین تہا اور اونکی تقلید بہی عین ابو حنیفہ کی تقلید ہے اور اگر اصول سے یہ غرض
ہے کہ کتاب سنت کے مسائل مین یہ لوگ مقلد تہے تو غلط ہے کیونکہ جو عبارت نافع کبیر
کی حافظ جی نے خود نقل کی ہے اوسمین ہے کہ صاحبین ادلہ اربعہ سے مسائل خود نکالتے
تہے کما قال ویستخرجون الاحکام من الادلۃ الاربعۃ اور اگر اصول سے قواعد استخراج
مسائل مراد ہین تو امام ابو حنیفہ نے کوئی قاعدہ خود منقح نہین کیا بلکہ وہ ابراہیم نخعی کی قواعد
مقررہ پر چلتے تہے اور اوسکو لازم پکڑا تہا کما مر تو امام صاحب خود مجتہد مطلق نہوئے
اور آپکے محدث نافع کبیر کے صفحہ ۵ مین لکہتے ہین وانما عد مذہب ابی یوسف ومحمد
مع مذہب ابی حنیفۃ مذہبا واحدا مع انہما مجتہدان مستقلان لانہما
مع مخالفتہما لہ فی الاصول والفروع لم یتجاوزا عن محجۃ ابراہیم وغیرہ من
علماء الکوفۃ کذا قال المحدث ولی اللہ الدہلوی فی رسالتہ الانصاف فی بیان سبب
الاختلاف انتہی ترجمہ شمار کیا گیا مذہب ابو یوسف ومحمد کا ساتہ مذہب ابو حنیفہ کے ایک
مذہب باوجود اسکے کہ وہ دونون مجتہد مستقل تہے اسواسطے کہ وہ دونون باوجود مخالفت
کے ابو حنیفہ سے اصول وفروع مین نہین باہر جاتے تہے طریقہ ابراہیم نخعی وغیرہ

لفظ نافعکی [illegible] نافع کبیر [illegible] صفحہ [illegible] عبارت [illegible] صفحہ ۲

آخرمین پہر خود ہبہ کرا لیتے بہلا ایسے قاضیون کا جو بادشاہون کی شہوت رانی کے لئے رشوت لیکر
حرام کو حلال کیا کرین اور خدا کی زکوۃ یون بہانے سے ٹالدین کیا اعتبار کیا جاتے چہ جائیکہ
انکے اقوال پر مذہب کی بنا ہو۔ حافظجی ضرور ان باتون کو جہوٹ کہین گے کیونکہ حضرت
سچ کو جہوٹ بنانے مین بڑے اوستاد ہین اور انکی زبان اس مین بہت صاف ہے اسی
رسالہ فتح الشکور مین کس صفائی سے ہر باتون کو جہٹلایا ہے مین کہتا ہون کہ مینے جو عبارتین
اور مضامین نقل کئے ہین اونکو کتابون سے ملالین مینے صفحہ تک کا نشان دیدیا ہے اور اگر
اسپر بہی جہٹلاوین تو ذرا اللہ پاک کو اور قیامت کو یاد کرکے اتنا کہلین کہ جہوٹے پر اور
سچ کو جہوٹ کہنے والے پر خدا کی مار اور اوسکی پہٹکار۔ ہان امام محمد کے قاضی ہونے
سے آپنے انکار کیا ہے اور سند طلب کیا ہے اور اتحاف کی عبارت کو یون اوڑا دیا ہی
کہ کسی کتاب سے اوس مین استدلال نہین ہے بہلا آپنے جو عبارت اتحاف کی اپنے سند مین
نقل کی ہی اوسمین کسی کتاب سے استدلال ہے واہ میان میٹہا میٹہا غپ غپ اور کڑوا
کڑوا تہو تہو سنئے آپکے محدث لکہنوے نافع کبیر کے صـ۱۴ مین امام محمد کے حال مین فرماتے
ہین وکان الرشید ولاہ الی قضاء الرقۃ ترجمہ یعنے ہارون رشید نے اونکو رقہ کا قاضی
بنایا تہا اور تعلیق الممجد کے صـ۳۰ مین فرماتے ہین وکان الرشید ولاہ القضاء بالرقۃ
اور اوسی صفحہ مین ہے وولی القضاء فی ایام الرشید و نیز اوسی صفحہ مین ہے وخرج الی الرقۃ
وہارون الرشید فیہا فولاہ قضاءہا پس اپنے محدث کی زبان سے
جہوٹا کون بنا۔ سبحان اللہ حافظجی کے دیانت وایمان کے صدقے کہ امام محمد کا حال تعلیق الممجد
سے صـ۱۴ مین نقل کیا اور قاضی ہونیکا حال اونکے جو وہان پر تہا اوسکو چہپا دیا اور صاحب
اتحاف کے قول کو لکہدیا کہ بے سند ہے **قول ۲۳** حافظجی کا بہ صـ۱۱ اسمین انہون نے

قول ۱۵ یہ صد ۱۲ اسمین حافظ جی اس بات پر برہم ہوئے کہ (امام محمد نے مدینہ مین
آکر پہر امام مالک سے حدیث پڑہی) اور برہم ہو کر کہنے لگے کہ (امام مالک پر کیا موقوف
ہے بہت سے لوگون سے حدیثین سنی ہین اور کس عالم نے صرف ایک ہی عالم سے
علم پڑہکر تکمیل تحصیل کی ہے) مین کہتا ہون کہ بہر نوع حافظ جی نے اقرار کیا کہ صرف
امام ابو حنیفہ کا علم امام محمد کے لئے کافی نہین ہوا پہر وہ قول حافظ جی کا کہ (صاحبین نے
جو کچہ کہا اوستاد ہی کا قول کہا) خود اونکے زبان سے جہوٹ ٹہرا۔ اب سنئے قائل کی غرض
یہ تہی کہ امام محمد کو جو مادہ فقاہت تہا وہ امام مالک کے شاگردی سے حاصل ہوا تہا
جیساکہ مصفے کے صد ۶ مین ہے (امام محمد را سرمایۂ فقاہت در مبسوط علم اوست انتہے)
یعنے مالک وہی صد ۹ مین فرماتے ہین (و محمد را در مبسوط وغیرہ سرمایہ فقاہت مؤطاست)
ذرا لفظ سرمایۂ فقاہت کو سونچکر چپ ہو جائے اور سر گریبان مین ڈال لیجے **قول ۱۶**
یہ صد ۱۱ اسمین حافظ جی نے یہ دعوے کیا ہے کہ (موطا بروایت امام محمد حقیقت مین
امام مالک کی کتاب نہین ہے بلکہ خاص تصنیف امام محمد کی ہے) اور اسپر بستان المحدثین
کی یہ عبارت دلیل پیش کی ہے (نسخہ شانزدہم از موطا روایت امام محمد بن حسن شیبانی است)
مین سخت متحیر ہون کہ حافظ جی کے فہم کا کیا علاج کرون روایت کے معنے تصنیف سمجہنا
حضرت ہی کا کام ہے اگر حافظ جی کی طرح دنیا بہر کے فہم ہو جاوے تو امام مالک کی موطا
کا وجود دنیا مین نرہے کیونکہ ۱۶ نسخے موطا کے بستان المحدثین مین لکہے ہین اور ہر نسخہ بروایت
کسی شاگرد کے ہے چنانچہ صد ۱ بستان المحدثین سے موطا کے نسخون کا ذکر شروع
ہے کما قال (انچہ از نسخ موطا امروز در دیار عرب یافتہ میشود چند نسخہ ہست نسخہ اولی
کہ ارفع و اشہر ہست و مخدوم طوائف علما است نسخہ یحیی بن یحیی مصمودی اندلسی است)

علمائے کوفہ سے ایسے ہی کہا محدث ولی اللہ دہلوی نے اپنے رسالہ انصاف فے بیان سبب الاختلاف مین۔ اب کہئے حافظ جی آپ تو کہتے تہے کہ صاحبین اصول مین امام کے مقلد تہے اور آپکے محدث لکہنوی کہتے ہین اصول و فروع دونون مین مخالف تہے اور یہ کہ دونون مجتہد مستقل تہے اور یہ کہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین مین موافقت اسیقدر تہی کہ تینون ابراہیم نخعی کے طریقہ پر تہے پس بنا بر اسکے آپکے امام بہی مجتہد مستقل نہ ٹہرے اب آپ لوگ اپنے کو حنفے چہوڑکر نخعی کہئے یا کوئی دوسرا امام ڈہونڈہیئے نہین تو جہوٹے ٹہرینگا یہی صفحہ تک کا نشان اسیواسطے دیدیا ہے کہ آپکو جہٹلا دینا خوب آتا ہے۔ اور سنئے وہی آپ کی محدث لکہنوی صاحب اوسی کتاب نافع کبیر کے صہ مین لکہتے ہین ولکل واحد منهم اصول مختصة تفردوا بها عن ابي حنيفة وخالفوه فيها بل قال الغزالي انهما خالفا ابا حنيفة في ثلثي مذهبه ونقل النووي في تهذيب الاسماء عن ابي المعالي الجويني ان كل ما اختاره المزني ارى انه تخريج ملحق بالمذهب لا كابي يوسف ومحمد فانهما يخالفان اصول صاحبهما ترجمہ اور ہر ایک کے اون مین سے اصول خاص ہین جنمین وہ لوگ ابو حنیفہ سے منفرد ہین اور مخالفت کی ہے اون لوگون نے ابو حنیفہ کے اون اصول مین بلکہ کہا غزالی نے کہ تحقیق اون دونون نے مخالفت کی ہے ابو حنیفہ کی اونکی دو ثلث مذہب مین اور نقل کیا نووی نے تہذیب الاسماء مین ابی المعالی جوینے سے کہ جو اختیار کیا مزنی نے ہم سمجہتے ہین کہ وہ تخریج ملحق ہے ساتہ مذہب کے نہ مثل ابو یوسف و محمد کے کیونکہ وہ دونون مخالفت کرتے ہین اصول کی اپنے اوستاد کی۔ اب بتاؤ حافظ جی تم سچے یا تمہارے محدث سچے اور اپنے محدث کے زبان سے جہوٹا کون ٹہرا **قول** ۱۲ ابہ صہ ۱۱ و صہ ۱۲ کا جواب بہی اسی سے ظاہر ہے

حالانکہ وہ عبارت صریح اس شخص کی مخالف ہے مین پوری عبارت وہان پرکی بنشان صفحہ نقل کرکے
ترجمہ کرتاہون لوگ اس شخص کا فریب اور بے ایمانی ملاحظہ فرماکر خدا کے واسطے داد دین۔
تفسیر مظہری کی صـــ ۳۹۳ مین ہے ومن ھٰھنا یظھر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوع
من النبی صلعم سالما عن المعارضۃ ولم یظھر لہ ناسخ وکان فتوی ابی حنیفۃ رح
مثلا خلافہ وقد ذھب علی وفق الحدیث احد من الائمۃ الاربعۃ یجب علیہ
اتباع الحدیث الثابت ولا یمنعہ الجمھور علی مذھبہ کیلا یلزم اتخاذ بعضنا
بعضا اربابا من دون اللہ روی البیھقی فی المدخل باسناد صحیح عن ابی عبد اللہ
بن المبارک قال سمعت اباحنیفۃ یقول اذا جاء عن النبی صلعم فعلی الراس
والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلعم نختار من قولھم واذا جاء من التابعین
زاحمناھم وذکر من روضۃ العلماء قال اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم وقول
الصحابۃ ونقل انہ قال اذا صح الحدیث فھو مذھبی وانما قلت فی العمل بالحدیث
ان یکون ذلک الحدیث قد ذھب الیہ احد من الائمۃ الاربعۃ کیلا یلزم
العمل علی خلاف الاجماع فان اھل السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ او
الاربعۃ علی اربعۃ مذاھب ولم یبق مذھب فی فروع المسائل سوا ھذہ الاربعۃ
فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلھم وقد قال رسول اللہ
صلعم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ تعالی یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما
تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا وایضا لا یحتمل کون الحدیث مخفیا
عن الائمۃ الاربعۃ وعن اکابر العلماء من تلامذتھم فترکھم قاطبۃ العمل
بالحدیث دلیل علی کونہ منسوخا او ماوّلا ترجمہ یہان سے ظاہر ہوا کہ جب صحیح

اسیطرح ہر ۱۶ نسخے موطاکے بیان کئے ہین - اور سولہوان نسخہ روایت محمد بن حسن شیبانی
کو بتایا ہے تو حسب فہم حافظ جی کے پہلا نسخہ موطا کا تصنیف خاص یحیی بن یحیی مصمودی
کا ٹھہرا وعلے ہذا القیاس تو امام مالک کے موطا کا وجود نرہا اور موطا پر کیا موقوف ہے
صحیح بخاری بہی امام بخاری کی کتاب نرہی اوسکا بہی نسخہ مروجہ بروایت فربری ہے
وعلی ہذا القیاس بہت سی کتابین ہین بس سوا اسکے کہ ٹہہرٹ ے ایسی سمجہہ پر اور کیا کہین لفظ
نسخہ کے معنے نہین معلوم تہے تو کسی سے پوچہہ لیا ہوتا اور آپکے محدث لکہنوی تعلیق الممجد کے
مقدمہ مین کیا لکہتے ہین کہ امام مالک کو مینے خواب مین دیکہا الی ان قال پس ارادہ
کیا مینے حاشیہ لکہنے کا اونکے موطا پر اور اوسکے نسخون مین سے دو نسخے ہمارے
شہرون مین متداول تہے ایک یحیے اندلسی کا نسخہ اور دوسرا امام محمد کا نسخہ) اس
عبارت کا مطلب آپنے کیا سمجہا کیا موطا محمد خاص تصنیف امام محمد کی ہے پہر آپ کے محدث
صاحب نے اوسپر حاشیہ کیون لکہا کیونکہ اونہون نے اپنے خواب کے تعبیر امام مالک
کے موطا کا شرح کرنا بیان کیا ہے پس حافظ جی ہوش کی دوا کرو خود نہین معلوم ہے
تو کسی سے پوچہہ لو کہ نسخہ کسکو کہتے ہین **قول ۷** حافظ جی کا بہ صد ۱۲ اسمین انہون
نے یہ دعوے کیا ہے کہ کوئی حدیث امام ابو حنیفہ کو نہین پہونچا اور رہنا گردون کا
حدیث پاکر اونکی مخالفت کرنا محض جہوٹ ہے اور یہ کہ امام صاحب کو حدیث نہ
پہونچنے کا احتمال نہین ہوسکتا اور اوسپر دلیل تفسیر مظہری کی عبارت پیش کی ہے
اسکے جواب مین اولا مین یہ کہتا ہون کہ حافظ جی خدا سے ڈرو کیا تمکو مرنا نہین ہے
کیا تمکو خدا کو مونہہ دکہانا نہین ہے معاذ اللہ ایسا فریب یہ شخص بالکل خدا کے عذاب
سے نہین درتا تفسیر مظہری کی عبارت کاٹ کر نقل کردی اور اوسکا ترجمہ بہی نہین کیا

اجماع مرکب اسپر ہوا ہے کہ جو قول ایسا ہو کہ چارون امامون مین سے کسیکا نہو وہ باطل [illegible] حدیث یہ احتمال
نہین ہوتا کہ کوئی حدیث چارون امامون اور اونکے شاگردون مین سے کسیکو نہ ملی ہو [illegible]
پر کسینے عمل نہین کیا ہو تو یہ اوس حدیث کے منسوخ ہونے یا ماؤل ہونے پر دلیل ہے پس ناظرین
دیکہین کہ تفسیر مظہری کی عبارت مقلدون کی کسقدر خلاف ہے اور حافظ جی کی دیانت اور ایمان کو
لوگ اندازہ کرین کہ اوپر نیچے کی عبارت اوڑا کر صرف لٹ کی مضمون کی متعلق جو عبارت تہی اوسیکو
نقل کیا اور اوسکا مطلب کیسا غلط عوام کے فریب دینے کو لکہدیا۔ عبارت کا مطلب صریح یہ تہا کہ احتمال
نہین ہو سکتا کہ کوئی حدیث ساری ائمہ اور علما سے مخفی رہے ہو یعنی ہر حدیث کسی نہ کسیکو ضرور ملی
اور حافظ جی نے یہ مطلب لکہا کہ (کوئی حدیث امام ابو حنیفہ سے مخفی نہ رہے یعنی کل حدیثین امام صاحب
کو مل گئین حالانکہ عبارت صریح یہ کہہ رہی ہے کہ سب حدیثین امام صاحب کو نہین ملین پس حافظ جی
ایمان سے تم ہی کہو کہ منہہ پر جہوٹ بولنے والا اور کتاب سامنے رکہکر اوس کتاب پر بہتان باندہنے والا
سوا تمہارے کون ہے۔ علاوہ اسکے حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۲ مین ہے ولم یظہر الحدیث فی
عصر سعید بن المسیب بل فی عصر الزہری ولم یمش علیہ المالکیۃ والحنفیۃ فلم یعملوا بہ
انتہی۔ ترجمہ۔ اور نہ ظاہر ہوئی حدیث سعید بن مسیب اور زہری کی زمانہ مین اور نہ چلے اوسپر
مالکی اور حنفی پس نہین عمل کیا اوسپر۔ اور آپکے محدث لکہنوی نافع کبیر صفحہ ۱۸ مین میزان شعرانیہ سے نقل کرتے
ہین اعتقادنا واعتقاد کل منصف فی ابی حنیفۃ انہ لو عاش حتی دونت احادیث الشریعۃ
وبعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور وظفر بہا لاخذ بہا وترک کل قیاس قاسہ
وکان القیاس قل فی مذہبہ کما قل فی مذہب غیرہ لکن لما کانت ادلۃ الشریعۃ متفرقۃ
فی عصرہ مع التابعین وتبع التابعین فی المدائن والقری کثر القیاس فی مذہبہ بالنسبۃ
الی غیرہ من الائمۃ ضرورۃ لعدم وجود النصوص فی تلک المسائل التی قاس فیہا بخلاف

ٹھہری نزدیک سبکے حدیث مرفوع رسول صلعم کی اور کوئی حدیث اوسکے معارض نہو وے نہ کوئی
اوسکی ناسخ ظاہر ہو اور رہو فتوی ابوحنیفہ کا مثلاً خلاف اوسکے اور گیا ہو موافق حدیث کے
کوئی چارا اماموں مین سے وجب ہے اوس شخص پر پیروی حدیث کی اور نہ روکے اوسکو چار ہنا
اپنے مذہب پر اس سے تاکہ نہ لازم آوے بعض کا ہم مین سے بعض کو خدا بنا لینا سوا اللہ کے
(یعنے شرک) روایت کیا بیہقی نے مدخل مین ساتہ سند صحیح کے ابوعبداللہ بن مبارک سے کہا
سنا مینے ابوحنیفہ کو کہتے جب آوے رسول صلعم سے تو سر اور آنکہہ پر ہے اور اگر آوے صحابی سے
تو اختیار کرینگے ہم اونکا قول اور اگر آوے تابعی سے تو ہم مزاحمت کرینگے اور مذکور ہے روضۃ العلما
سے کہ کہا امام نے چھوڑ دو میرا قول حدیث رسولؐ اور قول صحابہؓ سے اور منقول ہے کہ اُنہون نے
کہا جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے اور مینے حدیث پر عمل کرنے مین جو یہ کہا کہ اوس
طرف کوئی چارون اماموں مین سے گیا ہو اسواسطے کہ خلاف اجماع کے عمل کرنا لازم نہ آوے
کیونکہ اہل سنت بعد تین زمانہ یا چار زمانہ کے چار مذہب پر متفرق ہوگئے اور نہ باقی رہا کوئی
مذہب فروع مسائل مین سوا چار کے پس منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونے اوس قول
کے جو سارے اماموں کے خلاف ہو فرمایا رسول خدا صلعم نے نہ متفق ہوگی میری امت اوپر
گمراہی کے اور یہی نہین احتمال ہوتا ہے مخفی رہنے کا حدیث کے چار اماموں اور بڑے بڑے علما
اونکے شاگردون سے پس چھوڑ دینا سب لوگونکا ایکبارگی عمل کسی حدیث پر دلیل ہے اوپر
منسوخ ہونے یا ماؤل ہونے اوس حدیث کی) تمام ہوئی عبارت تفسیر مظہری کی پس عاقل پر
پوشیدہ نہ رہے کہ عبارت تفسیر مظہری سے اتنی باتین نکلین ۱ حدیث پاکر جو مذہب کو نہ چھوڑے
وہ مشرک ہے ۲ جس حدیث پر عمل کرے اوسمین دیکھلے کہ چارون اماموں سے کوئی اوس
طرف گیا ہے یا نہین ۳ امام ابوحنیفہ نے خود کہا ہے کہ حدیث پاکر ہمارا قول چھوڑ دیجیو ۴

معنی ہین د محمد صلعم والا) اور جب اہل حدیث حسب فرمان ایزدی ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی اور فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک الآیہ صرف حضرت محمد رسول اللہ
صلعم کے متبع ہین اور کسیکے تراشیدہ باتین نہین مانتے تو اونکے محمدی ہونے مین کسیکو شبہ
ہو سکتا ہے پس اس نسبت کو بیوقوفی کہنا پرلے سرے کی بدتمیزی ہے۔ باقی رہا تحفہ اثنا عشریہ
کی عبارت جو آپنے یہانپر نقل کی ہے مین وہ پوری عبارت نقل کرتا ہون جس سے حافظ جی کے
سچائی اور دیانت ظاہر ہوجائیگی یہ عبارت تحفہ اثنا عشریہ کی صفحہ ۱۴۵ مین بہ بیان کید ہشتاد و پنجم مرقوم
ہے (مذہب نام راہی است کہ بعضے امتان در فہم شریعت کشادہ شود و بہ عقل خود چند قاعدہ
قرار دہد کہ موافق آن قواعد استنباط مسائل شرعیہ از ماخذان نمایند ولہذا محتمل صواب و
خطا میباشد و چون امام معصوم از خطاست و حکم نبی دارد نسبت مذہب باو نمودن ہیچ
معقول نمی شود ولہذا مذہب الیسوی خدا و جبرئیل و دیگر ملائکہ و انبیا نسبت کردن کمال بیخردی
است) یہ عبارت تحفہ اثنا عشریہ کی صاف کہرہی ہے کہ چونکہ مذہب فقہا کا اپنے عقل سے نکالا
ہوا ہے اسواسطے نسبت اوسکی نبی کے طرف نہین ہوسکتی۔ پس دو باتین اس سے ثابت ہوئین ایک
یہ کہ مذہب فقہا کا تراشیدہ عقل ہونا دوسرے مذہب فقہا کے نسبت طرف آنحضرت صلعم کے
ناجائز ہونا۔ پس عبارت تحفہ اثنا عشریہ سے صاف ثابت ہوا کہ حنفی اہل سنت نہین ہین کیونکہ سنت
طریقہ رسول کو کہتے ہین اور یہ لوگ طریقہ تراشیدہ فقہا پر چلنے والے ہین ۔ اور اس عبارت کی
مورد اہل حدیث کسیطرح نہین ہوسکتے کیونکہ وہ سوا سنت رسول ؐ کے اور کسیکی تراشیدہ باتین
نہین مانتے۔ پس انکی نسبت طرف آنحضرت صلعم کے صحیح ٹہری اور حنفیہ اگر اوس جناب کی طرف
اپنے کو نسبت کرین تو حسب قول عبارت مستدلہ حافظ جی کی جہوٹی اور بیوقوف ہین۔ اس
قول مین حافظ جی نے یہ بہی لکہا ہے کہ (اگر فقہا مین اختلاف ہے تو محدثین مین بہی اختلاف ہے)

غیرہ من الائمہ ترجمہ ہمارا اعتقاد اور رہ منصف کا اعتقاد حق مین ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ اگر وہ زندہ
رہتے یہان تک کہ جمع کیگئین حدیثین شریعت کی اور بعد قصد کرنے حفاظ کے جمع کرنے مین
حدیثون کے شہرون سے اور جابجا سے اور پاتے امام صاحب وہ حدیثین تو ضرور اختیار کرتے
اوسکو اور چہوڑ دیتے وہ سب قیاس جو کیا تہا اور ہوتا قیاس کم اونکے مذہب مین جیسا کہ کم ہوا
دوسرون کے مذہب مین لیکن چونکہ متفرق تہے دلائل شریعت کے اونکے زمانہ مین ساتہ تابعین
اور تبع تابعین کے شہرون مین اور دیہاتون مین کثرت سے قیاس ہوا اونکے مذہب مین باعتبار دوسرے
امامون کے مجبوری سے بسبب نہ ملنے دلائل شریعت کے اُن مسائل مین جنمین قیاس کیا بخلاف
دوسرے امامون کے۔ اب بتاؤ حافظ جی اوسی کتاب میزان اور اپنے محدث کی زبان سے جہوٹا کون
ٹہرا ارے میان کچہہ تو شرماؤ۔ **قول ۱۸** حافظ جی کا بہ صـــ ۱۳ اسمین اونہون نے صاحبین اور
متاخرین کا امام صاحب سے کسی مسئلہ مین مخالفت کرنیکا انکار کیا ہے اور یہ دعوے کیا ہے
کہ (امام صاحب سے کسی حدیث کا خلاف نہین کیا) اسکا جواب اوپر کے جوابات مین ہینے انہین
کی کتاب مستند سے ثابت کر دیا ہے کہ صاحبین نے دو تہائی مسئلون مین امام صاحب کا خلاف
کیا ہے اور یہ کہ امام صاحب کو اکثر حدیثین نہین ملین علاوہ اسکے تحفہ اثنا عشریہ جو حافظ جی
کے مستند کتاب ہے اوسکے صـــ ۶۷ مین ہے (شاگردان فقیہ اعظم ابو حنیفہ کوفی رح کہ قاضی ابو
یوسف و محمد بن الحسن شیبانی اند در مسائل بسیار مخالفت اوستاد خود کردہ اند) اور اس قول
مین حافظ جی نے اپنی اقتضای قومیت سے اہلحدیث کو بلقب وہابی یاد کیا ہے اسکے جواب
کی ضرورت نہین کیونکہ یہ سنت قدیم ہے کفار مکہ رسول ؐ اور صحابہ رسول ؐ کو صابی کہتے تہے
اوسیکا ہم قافیہ لفظ ان لوگون نے اب بہی پیروان رسول صلعم کے واسطے ٹہرایا ہے۔ اور اس
قول مین حافظ جی نے یہ بہی کہا ہے کہ اپنے کو محمدی کہنا بیوقوفی کی بات ہے حالانکہ محمدی کے

کے نزدیک قول رسولؐ اور قول فقہا برابر ہین معاذ اللہ کہان قول رسولؐ اور کہان قول فقہا (چہ
نسبت خاک را با عالم پاک) حقیقت مین تقلید یونکے دل مین رسولؐ کی عظمت بالکل نہین ہے یہ
سارا اوسی کا نتیجہ ہے کیا قول رسولؐ اور قول فقہا کو برابر سمجھنا شرک فی الرسالت نہین ہے
قال صاحب الحجۃ صـ ۱۶۱ فان بلغنا حدیث من الرسول المعصوم الذی فرض اللہ
علینا طاعتہ بسند صالح یدل علی خلاف مذہبہ وترکنا حدیثہ واتبعنا
ذلک التخمین فمن اظلم منا وما عذرنا یوم یقوم الناس لرب العالمین ترجمہ
اگر پہونچے ہمکو حدیث رسولؐ معصوم کی جنکی تابعداری اللہ نے ہم پر فرض کی ساتھ سند
صالح کے جو دلالت کرتی ہو خلاف مذہب پر اور چھوڑ دین ہم حدیث آنحضرت کی اور پیروی
کرین ہم اس اندازہ (عقلی بات) کی تو کون بڑہکر ظالم ہے ہم سے اور کیا عذر ہوگا ہمارا
جسدن کہڑے ہونگے لوگ سامنے رب العالمین کے۔ اور حافظ جی نے یہان پر لوگون کے فریب
دہی کو جلال الدین سیوطی کی ایک عبارت نقل کی ہے جسکا ترجمہ نہین کیا جسکا حاصل یہی ہے
کہ ہر صحابی کی وہ شان ہے کہ اوسکے پیروی موجب نجات ہے بہلا اس مضمون کو حافظ جی کی
دعوی سے کیا تعلق ہے کیا حافظ جی ابو حنیفہ کو صحابی جانتے مین۔ علاوہ حافظ جی کے
[illegible]رت نے مصفی کی عبارت کا ایک ٹکڑا یہان پر نقل کر دیا کہ (صرف احادیث جمیع احکام را
کفایت نمیکند) اس غرض سے کہ کتب فقہ کے احتیاج ثابت ہو سبحان اللہ مین پوری عبارت
وہان کی نقل کرتا ہون تاکہ حافظ جی کے کرتوت اور کتب فقہ کا قلیل الثبوت ہونا دونون
معلوم ہو جاوے یہ عبارت مصفی مطبوعہ مطبع فاروقی کی صـ ۱۲ مین یون ہے (صرف احادیث
جمیع احکام را کفایت نمیکند لابدست از آثار صحابہ وتابعین وحالا ہیچ کتابے کہ مخدوم باشد
و نظر مجتہدانہ بران کردہ باشند طبقہ بعد طبقہ غیر موطا نیست انتہی) اس عبارت کا حاصل

مین کہتا ہون کہ بہلا فقہا کا اختلاف تو آپنے یہان تسلیم کرلیا پس اسکے پہلے جو آپنے اختلاف فقہا
کو جہٹلا یا ہے اور یہ دعوی کیا ہے کہ (خلاف امام ابو حنیفہ کے کوئی قول نہین ہے) اب بتائیے
کہ یہان اپنے مونہہ سے جہوٹا کون بنا۔ باقی رہا محدثین کا اختلاف جو آپنے لکہا ہے مین پوچہتا ہون
کہ اختلاف محدثین سے آپکی کیا غرض ہے اگر اختلاف آرای محدثین آپکی غرض ہے تو بیکار ہے
کیونکہ ہملوگ کسیکے راے کے پابند نہین ہین اور اگر اختلاف روایت مقصود ہے تو اول آپ
اوسکی صورت پیش کیجئے تو مین بتادونگا کہ کیا کیا جائیگا صرف فرضی خیالی پلاؤ پکانے سے کام نہین
چلتا دوسرے آپ یہ سوال اول اپنے امام سے کیجئے جنکے آپ نام لیوا ہین کہ اختلاف روایت کی
صورت مین اونہون نے کیا کیا پیچہے مین بتادونگا۔ اور آپ اقوال مختلفہ کی صحت پر جو یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ بخاری مین اسکی حدیث موجود ہے عن ابن عمر قال قال النبی صلعم یوم
الاحزاب لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ سبحان اللہ یہ دلیل تو اس امر کی ہے کہ اگر
کوئی شخص ظاہر حدیث پر بہی عمل کرے تو اگرچہ وہ خلاف مراد ہو تو بہی عمل کرنیوالا مصیب ہے
کیونکہ حدیث کا مضمون یہ ہے کہ آنحضرت نے احزاب کے دن فرمایا کہ کوئی شخص نماز عصر کی
نہ پڑہے مگر بنی قریظہ مین اسپر بعض صحابہ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا کہ نماز نہین پڑہے مگر بنی قریظہ
مین پہنچکر اور بعض صحابہ نے مقصود شارع (جلدی سے وہان پہونچنا) سمجہکر نماز پڑہ لے اور
تیزی کے ساتہ وہان گئے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ اگر کوئی حدیث پر خلاف مقصود
بہی عمل کریگا تو کچہہ مضائقہ نہین کیونکہ اسنے اپنے دانست مین قول رسول پر عمل کیا اگرچہ اوسنے
مطلب غلط سمجہا۔ حافظ جی نے اسکو فقہا کے اقوال مختلف پر عمل کرنے کی دلیل ٹہرائی ہے اول
اتنا ہی نہین سمجہے کہ اقوال مختلف فقہا کے چند شخص کے اقوال ہین اور اوس حدیث مین دونو
جماعت نے صرف آنحضرت ہی کے قول پر اپنے اپنے دانست مین عمل کیا دوسرے کیا حافظ جی

بود الحال سنت مستقرہ شد علم ایشان تفریع بر تفریع وتخریج بر تخریج ودولت ایشان مانند دولت مجوس

الا آنکہ نماز میگزارند ومتکلم بکلمہ شہادت میشدند ما مردم کہ درد اتان ہین تغیر پیدا شدیم نمیدانیم

کہ خدای تعالی بعد ازین چہ خواستہ است) اور حجۃ اللہ البالغہ مین بہ صد ۱۵۶ لکہا ہے بعضہم

یزعمون ان بناء المذہب علی ہذہ المحاورات الجدلیۃ المذکورۃ فی مبسوط السرخسی والہدایۃ والتبیین

ونحو ذلک ولا یعلم ان اول من اظہر ذلک فیہم المعتزلۃ ولیس علیہ بناء مذہبہم ثم استطاب

ذلک المتاخرون توسعا وتشحیذ الاذہان الطالبین ولو لغیر ذلک ترجمہ

بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ بنا مذہب کی اوپر ان محاورات جدلی کے ہے جو مذکور ہین مبسوط

سرخسی اور ہدایہ اور تبیین اور انکی مثل مین اور نہین جانتے کہ اسکو انہین پہلے پہل جسنے نکالا

وہ معتزلہ تہا اور نہین ہے اوپر اسکے بنا انکی مذہب کی پہر اچہا جانا متاخرین نے اسکو فراخی

کے لئے اور طالبعلمون کے تیزی ذہن کے لئے اگرچہ اور کسی غرض سے ہو۔ اب لوگ دونون

عبارت کا مضمون ملا کر حافظ جی کی سچائی کی داد دین ہان ایک شبہ حافظ جی کا یہ بہی

ہے دکر سلطنت کے بدلنے سے کتابین سابق کی کیون نہ بچین) مین کیا کہون حافظ جی

کے سمجہ کا کیا علاج کرون یہان تو اتنی بات کا ذکر ہے کہ اوسوقت جس کسی کو جو بات مذہب

کی یعنی جو بات کہ فقہا کے استنباط کی ہوئی اور اونکی عقل کی تراشی ہوئی یاد رہے خواہ

کتاب سے خواہ زبانی اوسیکو اپنا معمول بہ ٹہرایا یعنی اوسیکو اصل اور دلیل شرعی سمجہا

جیسا کہ ہم حافظ جی کی کتاب مستند ازالۃ الخفا سے ابہی ثابت کرچکے بخلاف سلف کے

کہ وہ لوگ اوسکو رائی کی بات جانتے تہے اور کسی پر اوسکا واجب القبول ہونا خیال

نہین کرتے تہے جیسا کہ تحصیل التعرف شیخ عبدالحق حنفی دہلوی اور غیث الغمام آپ کے

محدث لکہنوی سے ہم اوپر ثابت کر آئے ہین۔ یہان اس سے کیا بحث ہے کہ کتابین

یہی سے ہے کہ چونکہ حدیثین ساری احکام کو کافی نہین ہین اسلیئے ضرورت ہے آثار صحابہ و
تابعین کی اور اسوقت ہین کوئی کتاب اس بارہ مین معتبر موطا کے سوا نہین ہے اس سے
تین باتین نکلین ۱ ایک یہ کہ جن مسائل ہین حدیث موجود ہے اوسمین کسیکی حاجت نہین
۲ دوسرے یہ کہ جہان حدیث نہو وہان آثار صحابہ و تابعین کو دیکھنا چاہیئے نہ کتب فقہا کو
۳ تیسرے یہ کہ آثار صحابہ و تابعین مین سوا موطا کے دوسری کوئی کتاب معتبر نہین اب کہو
حافظ جی تمہاری فقہ کی کتابین کیا ہوئین - علاوہ مین آپ سے پوچھتا ہون کہ آپ کس غرض سے
یہ بکی جاتے ہین کہ (جمیع مسائل ہین احادیث کافی نہین) اس کہنے کی جب ضرورت ہو کہ
ایسا مسئلہ پیش آوے ہان پہلے آپ اسکو مان لیجئے کہ جن مسئلون مین حدیثین موجود ہین
اونمین تقلید نہین جائز ہے پیچھے ویسے مسئلے پیش کیجیگا ابھی تو آپ عموما حدیث رسول کی
منکر ہین **قول ۱۹** بہ صفحہ ۱۵ اسمین حافظ جی نے اس جملہ کو جھٹلایا ہے کہ (بعد چہارم
صدی کے سلطنت عرب مٹی) بانیطور کہ سلطنت عرب کا خاتمہ ۶۵۶ھ مین ہوا اولا مین
پوچھتا ہون کہ کیا وہ زمانہ بعد چہارم صدی کے نہین ہے جو آپنے اوسکو جھٹلایا یہ تو
جھوٹ جب ہوتا کہ عین چہارم صدی یا قبل اوسکے سلطنت عرب مٹتی دوسری شاید صاحب
تحریر کی یہ غرض ہو کہ بعد چہارم صدی کے سلطنت عرب کا وہ انتظام نرہا **قول ۲۰**
بہ صفحہ ۱۵ اسمین حافظ جی نے اس جملہ پر اعتراض کیا ہے کہ (لوگ بلاد مختلفہ مین پڑے
اوسوقت جس شخص کو جس امام کا قول یاد رہا اوسکو اپنا معمول بہ ٹھہرایا) مین کہتا ہون
کہ یہ مضمون خود حافظ جی کے کتاب مستند ازالۃ الخفا کے صفحہ ۱۵ کے آخر مین ہے مین
پوری عبارت اوسکی نقل کرتا ہون (چون دولت عرب منقرض شد و مردم در بلاد مختلف
افتادند ہر یکے آنچہ از مذاہب یاد گرفتہ بود ہمان را اصل خود ساخت وانچہ مذہب مستنبط سابقا

جانچے ورنہ بے جانچے یہ کتابین ٹھیک نہین اور حافظ جی کی تحریر یہانپر عاقلون کے لحاظ
کے قابل ہے آپ صاحب تحریر کے اس قول پر اعتراض کرتے ہین (متاخرین نے ہزارون
قول اپنے طرف سے قیاس کرکے الخ) اور پھر آپ خود ہی اوسی جگہہ فرماتے ہین (متاخرین
نے جو مسائل قیاس کئے ہین اپنے امام کے اصول کے موافق) اوسکے بعد پھر یہی لکھتے
ہین ۵ (گفتہ نذار دکسی باتو کار ہا ولیکن چوگفتی دلیلش بیار) جب حافظ جی خود ہی اقرار
کرتے ہین کہ متاخرین نے مسائل قیاس کئے ہین تو دلیل کس سے طلب کرتے ہین اور اعتراض
آپکا کس پر ہے۔ علاوہ اسکے آپنے جو یہ لکھا ہے کہ (اپنے امام کے اصول کے موافق) مین
پوچھتا ہون کہ اصول سے آپکی کیا غرض اگر قرآن وحدیث واجماع مراد ہے تو اوسکی
نسبت آپکے امام کی طرف کیسی کیا قرآن اونہین پر نازل ہوا تھا اور حدیث کیا اونہین کے
بنائی ہوئی ہے اور اجماع کیا صرف اونہین سے متحقق ہوا ہے۔ باقی رہا قیاس وہ بنابر
اصول مذہب آپکی مقیس علیہ نہین ہوسکتا یعنی قیاس پر قیاس نہین ہوسکتا اور اگر اصول سے
مراد آپکی قواعد مخترعہ ہے تو بھی غلط کیونکہ ہم اوسپر ثابت کرچکے ہین کہ وہ قواعد ابراہیم نخعی کے
نکالے ہوئے ہین نہ تمہارے امام کے۔ علاوہ اسکے اگر اصحاب ابوحنیفہ اونکے اصول کے
موافق تھے تو اختلاف امام سے اور اون لوگون سے کیون ہوا اصل واحد سے دو قول
متعارض کیونکر نکل سکتے ہین سوا اسکے اور کیا کہون کہ ہوش کی دوا کرو عقل کے ناخن لو۔ حافظ جی
تمہارے مذہب مین تو اختلاف اصول مین موجود ہے جسنے نور الانوار پڑھا ہوگا وہ جانتا
ہوگا کہ اصول مین امام اور متاخرین سے کسقدر اختلاف ہے قول تابعی امام کے نزدیک
عموماً حجت نہین اور متاخرین کے نزدیک اجلہ تابعین کا قول حجت ہے وعلی ہذا القیاس
مگر مقلدون کی سچائی کے صدقے ایسا صریح جھوٹ اور خلاف عقل باتین کس صفائی سے

سابق کی بحثین یا کیا ہوئین اس سے کتابون کی بحث سمجھنا حافظ جی کے خبطگی کے سوا اور
کیا ہے **قول ۱۲** بہ صـ۱۶ اسمین حافظ جی نے اپنی کج فہمی سے محض بیہودہ اعتراض
صاحب تحریر کے قول پر کیا ہے کیونکہ صاحب تحریر کا قول جو خود اونہون نے نقل کیا ہے
اوسکا مضمون یہ ہے (متاخرین نے کتاب فقہ کی بنایا) اور حافظ جی کا اعتراض یہ ہے
کہ (بانی کتب فقہ متاخرین کو کہنا غلط ہے) حالانکہ کتاب بنانا اور امر ہے اور بانی ہونا
اور امر ہے حافظ جی تم ہی سوچکر کہو کہ احمق کون ٹھہرا۔ باقی رہا یہ جو آپنے لکھا ہے کہ تدوین
کتب فقہ کی ابتدا زہری سے ہے اور آپ مصفے کی عبارت پیش کی ہے مین کیا کہون مصفے
کی عبارت جو آپنے نقل کی ہے اوسمین یہ مضمون کہان ہے کہ زہری نے کتاب فقہ کی
ابتدا کی مُنہہ پر جھوٹ بولنا اسیکا نام ہے مصفے مین تو یہ ہے کہ زہری نے سنن نبوی صلعم
و آثار صحابہ لکھے تہے کماسیاتی اور دوسری عبارت مصفے کی جو آپنے نقل کی ہے اوسکے
بیچ کا مضمون اور پہر آخر کا ایک جملہ کیون اوڑا دیا ماشاء اللہ بڑی دیانت دار آدمی ہو۔
(مراد اینجا نہ اجتہاد مستقل ست) کے بعد کا مضمون (مثل اجتہاد شافعی الخ) اوڑا دیا اور
(آنچہ مسطور و مدون شدہ است غیر کافی) کے بعد کا جملہ (و در آنہا اختلاف بسیار کہ
بدون عرض بر قواعد اجتہاد درست نہ آید) آپ کیون کہا گئے پہلے مضمون کو آپ نے
اسواسطے غائب کر دیا کہ اوس سے فضل امام شافعی کا نکلتا تہا کیونکہ امام ابوحنیفہ کا
اجتہاد اگر کامل ہوتا تو موقع مثال مین اول اونکا ذکر ہوتا اور آخر کے جملہ کو آپ اسواسطے
کہا گئے کہ اوس سے ثابت ہوتا تہا کہ کتابین فقہ کی جو جمع کی گئین ہین چونکہ اون مین
اختلاف بہت ہے اسلئے بغیر دلائل سے جانچی ہوئی ٹہیک نہین ہے اور بنا بر اسکے
اول یہ لکھا ہے کہ مجتہد ہر زمانہ مین ہونا چاہیے تاکہ فقہا کی گڈ بڈ مسائل کو دلائل سے

پس وہی ہوا سبب اونکے مذہب کے ظہور کا۔ اب حافظ جی بتاؤ جہوٹا اور با اعتساف کون ٹہرا
اور حافظ جی نے یہان پر مصفے کی عبارت نقل کرکے اپنے مخاطب کو پاگل قرار دیا ہے مین
پوری عبارت مصفے کی نقل کرتا ہون ارباب شرافت اوسکو ملاحظہ فرمائین پہر حافظ جی
کی تقریر یہ دیکہکر اونکی شرافت دیانت تمیز آدمیت سب کا اندازہ کرین۔ یہ عبارت
مصفے مطبوعہ فاروقی کی صـ۶ و صـ۷ مین مذکور ہے (بالجملہ این چہار ایا مانند کہ عالم
را علم ایشان احاطہ کردہ امام ابوحنیفہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد این دو
امام متاخر شاگرد امام مالک بودند و مستفیدان از علم او و در عصر تبع تابعین نبودند مگر ابوحنیفہ
و امام مالک آن یک شخصے ست کہ رؤس محدثین مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود
و نسائی و ابن ماجہ و دارمی یک حدیث از وے در کتاب ہاے خود روایت نکردہ اند و رسم
روایت حدیث از وے بطریق ثقات جاری نشدہ و آن دیگر شخصے ست کہ اہل نقل اتفاق
دارند بر آن کہ چون حدیث بروایت او ثابت شد بذروۂ اعلیٰ صحت رسید تا التزام صحت
پس شافعی گفتہ ما علی ظہر الارض کتاب اصح من کتاب مالک نیست بر روے زمین کتابے بعد
کتاب اللہ صحیح تر از کتاب مالک الخ) پس ناظرین با تمکین کتاب مصفے نکالکر صـ۶ کے آخر
سے صـ۷ تک ملاحظہ فرمائین اور حافظ جی کے شرافت اور دیانت کی داد دین یہ عبارت
کیسا انکشاف طور پر کہہ رہی ہے کہ سرداران محدثین نے امام ابوحنیفہ کی روایت قبول نکیا
اور درس تدریس حدیث کا انسے اچہے لوگون مین جاری نہوا۔ اب حافظ جی اور دوسری
ذات بہائی انکی بتادین کہ عظمیت امام ابوحنیفہ کی کس معنی کرکے ہے اور استاد المحدثین ہونا
انکا کسنے انکے کان مین پہونک دیا ہے اور اس قول کا حافظ جی انکار بہی نہین کرسکنے کیونکہ خود
اسکو دلیل مین پیش کرچکے ہین اگرچہ اپنی قومی چال کے موافق آدہی عبارت چہوڑ گئے۔ ہان

بیان کرتے ہین اور کس دلیری کے ساتہ اپنے مقابل کو جہلاتے ہین ع دچہ دلاورست
دزدے کہ بکف چراغ دارد) اور سنئے آپ فرماتے ہین کہ (جب کوئی نیا واقعہ ہوا اپنے
امام کے اصول کے موافق قیاس کرنا پڑا) مین پوچہتا ہون کہ ارکان نماز بہی کوئی نیا واقعہ
تہا جو ابو سعید بردعی کی از متاخرین نے خروج بصنعہ کو فرض کردیا جیسا کہ شامی وغیرہ
کتب فقہ مین مذکور ہے سوا اسکے کہ خدا ہدایت کرے اور کیا کہون **قول ۲۲** صـ ۱۶
اسمین حافظ جی نے اس مضمون پر اعتراض کیا ہے کہ (سبب شیوع مذہب ابحنیفہ رح
قاضی ہونا امام ابو یوسف کا ہے) اور اسپر اشکال یہ وارد کیا ہے کہ سبب شیوع مذہب
اگر قضا ہو تو سلطنت بدرجہ اولی اسکو مستلزم ہوگی پس تمور لنگ کی کل رعایا رافضی
کیون نہوئی) مین اول اس مضمون کو ثابت کرتا ہون پیچہے اس اشکال کا جواب دون گا
حافظ جی کے محدث لکہنوی اپنی کتاب نافع کبیر کے صـ۳ مین فرماتے ہین (وکان اشہر
اصحابہ ابو یوسف تولی قضاء القضاۃ زمن ہارون الرشید فکان سببا
لشیوع مذہبہ فی اقطار العراق وما وراء النہر وغیرہا ترجمہ اور ابو حنیفہ کے مشہور
ترین شاگرد ابو یوسف تہے قاضی القضاۃ بنائے گئے زمانہ ہارون رشید مین پس
یہی سبب ہوا ونکے مذہب کے شایع ہونیکا اطراف عراق او ماوراء النہر وغیرہ مین - اب جو
جو کچہہ کہنا ہو حافظ جی اپنے محدث صاحب کو کہین ہان حافظ جی نے یہان پر اس مضمون کو
شاہ ولی اللہ صاحب کے لکہنے سے انکار کیا ہے پس واضح ہو کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
نے حجۃ اللہ البالغہ کے صـ۱۵۱ مین لکہا ہے وکان اشہر اصحابہ ذکرا ابو یوسف فولی
قضاء القضاۃ ایام ہارون الرشید فکان سببا لظہور مذہبہ الخ ترجمہ اور تہے
ابو حنیفہ کے مشہور ترین شاگرد ابو یوسف قاضی القضاۃ بنائے گئے زمانہ ہارون رشید مین

اگر یہ مقصود ہے کہ جو مسائل قرآن و حدیث مین نہین ہین اون مین مجتہدون کی تقلید کرنا ہوگا
پس اگر ہم مان بہی لیوین تو جمیع مسائل مین تقلید امام کی کرنا انکے منہہ سے باطل ٹہر گیا کیونکہ
آپ صرف اون مسئلون مین تقلید کی ضرورت بتاتے ہین جو قرآن و حدیث مین مذکور نہین
ہین علاوہ اسکے اول آپ ایسا واقعہ پیش کیجئے کہ جسکا حکم نصوص مین نہ نکلے پیچہے کہیئگا کہ
یہان پر کیا کیا جاوے فرضی صورتین مسئلون کی اپنے جی سے گہڑ کر اوسکے جواب گہڑلنے
یہ آپکے مذہب والون کا کام ہے مثلاً یہ فرض کر لیا کہ کُتّے اور بکری سے جو بچا پیدا ہو وہ
حلال یا حرام اسیطرح اگر باکرہ سے وطی کی اور اوسکی بکارت نہ ٹوٹی اور حمل رہگیا تو اوس
باکرہ پر غسل واجب ہے یا نہین۔ اس قسم کے مسئلے مفروض کرکے جوابات گہڑ لینے
لمبے فتاوے بنا کر کسیکا نام درمختار اور کسیکا نام بحرالرائق رکہدیا اور ہم لوگ فرضی
مسائل بدون واقعہ کے اپنے جی سے گہڑنا خلاف سنت سلف صالحین جانتے ہین
کما ثبت آنفاً اور آپنے یہ کیا فقرہ اوڑایا ہے کہ (صبح کو لامذہب ہوا اور شام کو محدث
محقق ہوگیا) اے حضرت یہ آپکے مذہب مین البتہ ہے کہ مان کے پیٹ سے نکلتے ہی
بغیر اسکے کہ امام ابو حنیفہ کو جانے اونکے اقوال کو پہچانے اونکے مذہب کی کتابین دیکہے
حنفی ہو جاتا ہے گویا حنفیت کا اثر نطفہ مین سرایت کر جاتا ہے اور یہان تو کوئی بغیر
تتبع قرآن حدیث کے محدث نہین کہلاتا ہان محمدی کہلاتا ہے جسکو آپ خود بہی لکہتے ہین
اور اسکے واسطے صرف کلمہ توحید اور ایمان بما جاء بہ النبی صلعم کافی ہے پس آپ لوگونکو
چاہیئے کہ پہلے ایک کلمہ اپنے امام کا بنا لیجئے ورنہ کلمہ پڑہین محمد کا اور نام لین کسکا
صادق آئیگا۔ دوسری بات حافظ جی کے اس قول مین یہ ہے کہ آپنے حضرات
ائمہ دین و اکابر محدثین کو ائمہ اربعہ کا مقلد بتایا ہے اور بعض اکابر کی توہین کی ہے اور

حافظ جی کی ایک خوش فہمی قابل لحاظ ہے آپنے آدہی عبارت مصنفے کی نقل کرکے فرمایا ہے کہ (سبحان اللہ جسکا علم محیط عالم ہو الخ) واہ حافظ جی واہ (عالم را علم ایشان احاطہ کردہ) کا مطلب آپ خوب سمجھے ارے میان یہہ معنی کلام ہے تہان ململ بنا شد کیا تمکو کل افرادی و کل مجموعی کی بہی تمیز نہین بہلا اس جملہ کا کہ (اس بوجہ کو چار آدمی اوٹہاتے ہین) آپکے فہم رسا مین اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر آدمی اسکو اوٹہاتا ہے دوسرے اقسام علم کا اتحاد ہر ایک کی آپ نے کیونکر سمجہا کیا آپکے ذہن عالی مین (اس بازار مین چار دوکانین ہین) اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر دوکان ایک ہی قسم کی ہے باوجود اسکے کہ پیچہے اوسکے امام ابو حنیفہ کے علم حدیث کا حال صاف طور پر مصرح ہے پس فرماے مین آپکی درایت کی داد دون یا دیانت کی۔ اور اندہیر سنئے حافظ جی نے ظہور مذہب ابو حنیفہ بزبان ہارون رشید سے اسپر استدلال کیا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگ حنفی تہے اتنا بہی نہین سمجہے کہ شیوع اور چیز ہے اور تقلید شخصی اور چیز **قول ۲۳** بہ صـ۱ اسمین حافظ جی نے نہایت صفائی کے ساتہ یہ لکہا ہے کہ (امور مذکورہ کتاب ازالۃ الخفاء وحجۃ اللہ البالغہ والنصاف وغیرہ مین نہین ہین) بلینے اسیواسطے ان کتابون کے صفحون کا نشان دیدیا ہے ذرا اہل ایمان خصوصا ارباب کلکتہ مقامات مذکورہ کو نکالکر حافظ جی کے پاس لیجائین اور دکہاکر کہین کہ ارے میان خدا سے ڈر اسقدر جہوٹ کیون بولتا ہے اور سچی بات کو کیون جہٹلاتا ہے کیا تجکو مرنا نہین کیا تیرے نزدیک قیامت ایک کہانی ہے **قول ۲۴** بہ صـ۱۷ و صـ۱۸ اسمین حافظ جی نے دو باتین لکہی ہین ایک یہ کہ (جمیع فروعات مسائل مین حدیث پانا ممکن نہین پہر کیا کیجئیگا) شروع کتاب سے برابر حافظ جی کا یہ فقرہ چلا جاتا ہے کہ (جمیع مسائل مین قرآن و حدیث کافی نہین پس اجتہاد ضروری ہے) کوئی انسے پوچہے کہ اس تقریر کا حاصل کیا

نہ تھے سچ ہے (قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری) اور سفیان ثوری رح کا حال ہم بجواب قول نمبر ۹ لکھچکے اور ابن ابی لیلیٰ اور زہری کے بارہ مین آپ لکھتے ہین کہ صرف محدث نہ تھے اولاً مین یہ کہتا ہون کہ بارے صاحب تحریر نے یہ کب لکھا ہے کہ صرف محدث تھے دوسرے مین پوچھتا ہون کہ ان حضرات کے احوال مین جو لفظ فقہ مذکور ہے اوسکے معنے آپنے کیا یہی فقہ سمجھا ہے جو تراشیدہ آپکے حضرات کی ہے جسکا حال ہم حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ سے ثابت کرچکے ہین سبحان اللہ اجی حضرت سلف صالحین مین مسائل شرعیہ سنن نبویہ صلعم کو فقہ کہتے تھے کما مر اور ابن شہاب زہری کی نسبت جو آپ لکھتے ہین کہ (وہ فقیہ تھے اور کتاب فقہ کے بنا ڈالنے ہی) ارے صاحب مراد اوس سے سنن نبوی صلعم ہے چنانچہ مصنفی کی عبارت جسکو آپنے اوپر نیچے سے اوڑا کر ایک جملہ بیچ کا نقل کیا ہے وہ یہ ہے (در عصر صحابہ و تابعین رسم تدوین علم نبودہ است تا آنکہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ شد و بفقہاے عصر خود نوشت کہ سنن آنحضرت صلعم و آثار حضرت عمر رض بنویسند ابن شہاب ابتداے آن کرد انتہی) یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ ابن شہاب زہری نے احادیث و آثار صحابہ لکھا تہا نہ اپنی من گھڑہی باتین اور اسحاق بن راہویہ جو امام بخاری کے اوستاد ہین اونکو حضرت ناظرہ مقلد فرماتے ہین اور دلیل آپکی یہ ہے کہ صاحب اتحاف نے لکھا ہے کہ دار قطنی نے انکا ذکر ان لوگون کے ساتھہ کیا ہے جو امام شافعی سے روایت کرتے ہین اور بیہقی نے اصحاب شافعی سے اونکو گنا ہے مین کہتا ہون کہ اگر روایت کرنے اور شاگرد ہونے سے آدمی مقلد ہو جاوے تو آپکے امام ابو حنیفہ بھی آخر کسی سے روایت کرتے ہونگے اور کسی کے اصحاب سے ہونگے کیونکہ وحی تو انکے پاس آئی نہو گی پس کہو کہ وہ مقلد تھے پھر وہ مجتہد مطلق کیونکر ہوگئے اور صاحب مذہب کیونکر قرار پائے۔ اب سنئے اسحاق بن راہویہ کی یہ شان ہے کہ حافظ ابن حجر

دو جملہ پر صاحب تحریر کی اعتراض کیا ہے ایک یہ کہ صاحب تحریر نے حسن بصری کو شاگرد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا لکھا ہے اوسپر آپ یون اعتراض کرتے ہین (یہ اکثر محدثین کے خلاف ہے) مین کہتا ہون کہ آپکے قول سے خود نکلتا ہے کہ بعض محدثین کے نزدیک ثابت ہے پہر اعتراض کا کون موقع تہا کیا صاحب تحریر نے یہ دعوے کیا ہے کہ جمیع محدثین یا اکثر محدثین کے نزدیک ایسا ہے۔ دوسرا اعتراض آپکا یہ ہے کہ صاحب تحریر نے حسن بصری و ابن ابی لیلی و سفیان ثوری و ابن شہاب زہری و اسحق بن راہو وغیرہ کو محدث لکھا ہے۔ حافظ جی امام حسن بصری کے نسبت لکھتے ہین کہ (وہ محدثین مین محسوب نہین) اور دوسرون کے نسبت فرماتے ہین کہ (صرف محدث نہ تہے) اور اسحق بن راہویہ کو مقلد بتاتے ہین اور امام داؤد ظاہری کی توہین کی ہے (کہ یہ عالم نہین تہا) امام حسن بصری کے محدث نہونے کی دلیل حافظ جی نے مصنفے کی یہ عبارت پیش کی ہے (حسن بصری یکی از فقہا و عباد تابعین است) اور بارے دیانت داری و اقتضائے پیشۂ آبائی کے آگے کی یہ عبارت اوڑا دی ہے (و مناقب او مشہور از ان است کہ احتیاج بیان داشتہ باشد) اول مین کہتا ہون کہ اس عبارت سے یہ کیونکر نکلا کہ وہ محدث نہ تہے دوسرے جسکی شان مین مصنفے کی عبارت یون ہے (اوسکے مناقب و اوصاف اس سے عالی ہین کہ بیان کی ضرورت ہو) ایسے شخص عالی منزلت کے نسبت یون کہنا کہ محدث نہ تہے سوا اس دیانت دار قوم کے اور کس سے ہوگا سنئے حضرت خلاصہ تذہیب التہذیب مین یہ ہے کان عالما جامعا رفیعا ثقۃ ماموناعابدا ناسکا کثیر العلم الخ ترجمہ حضرت حسن بصری عالم تہے جامع تہے بڑے مرتبے والے تہے ثقہ تہے معتبر تہے عابد تہے بڑے علم والے تہے بہلا ایسی ذات پاک کو آپ حضرت تلامذہ فرماتے ہین کہ محدث

جہوٹ ٹہر الله اکبر امام بخاری جنکی شان مین ائمہ رجال امام الدنیا و امیر المؤمنین لکہتے ہین دیکہو تقریب التہذیب و تذہیب التہذیب کو اُنکے نسبت آپ فرماتے ہین کہ (مقلد تہے) سہ
منکران چون دیدہ شرم وحیا برہم زنند ؛ تہمت آلودگی بر دامن مریم نہند ؛ سئل قتیبة عن طلاق السکران فدخل محمد بن اسمعیل فقال قتیبة للسائل ھذا احمد بن حنبل و اسحق بن راھویہ و علی بن المدینی قد ساقھم الله الیک ترجمہ قتیبہ بن سعید سے کسینے پوچہا طلاق سکران کا مسئلہ اور آگئے اوسوقت امام بخاری پس قتیبہ نے فرمایا سائل سے کہ یہ شخص (امام بخاری) احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور علی بن مدینی ہے کہ الله نے ان تینون کو تیرے پاس پہونچا دیا ہے۔ الله اکبر جنکا علم و فضل و کمال تین مجتہد کے برابر ہو وہ مقلد بنائے جائین واہ ری تیری سچائی وقال (ای اسحق بن راہویہ) یا معشر اصحاب الحدیث انظروا الی ھذا الشاب و اکتبوا عنہ فانہ لو کان فی زمن الحسن بن ابی الحسن البصری لاحتاج الیہ لمعرفتہ بالحدیث و الفقہ ترجمہ اے جماعت اہل حدیث دیکہو اس جوان کی طرف اور لکہو انکی روایتین کیونکہ یہ وہ شخص ہے کہ اگر امام حسن بصری کے زمانہ مین ہوتا تو علم حدیث اور فقہ کے واسطے وہ بہی اسکے محتاج ہوتے سبحان الله جو شخص علم حدیث اور فقہ مین حسن بصری رح سے بڑہکر ہو اوسکو مقلد بنایا جاتا ہے۔ وقال محمد بن بشّار قدم الیوم سید الفقھاء ترجمہ۔ اور محمد بن بشار نے امام بخاری کے نسبت فرمایا کہ آج فقیہوںکا سردار آیا۔ سبحان الله جو شخص فقیہونکا سردار ہوگا وہ دوسرے کی تقلید کریگا۔ یہ تینون روایتین مقدمہ فتح الباری کے ص۴۷۳ و ص۴۷۴ مین ہین۔ اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب بستان المحدثین مین فرماتے ہین۔ محمد بن احمد مروزی میگوید میان رکن و مقام خوابیدہ بودم آنجناب ﷺ را بخواب دیدم

تقریب التہذیب مین فرماتے ہین اسحق بن ابراھیم بن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راھویہ المروزی ثقۃ حافظ مجتہد قرین احمد بن حنبل ترجمہ اسحق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی ابو محمد بن راہویہ مروزی ثقہ حافظ مجتہد احمد بن حنبل کے ہمدرجہ ہین - اور شاہ ولی اللہ صاحب نے انصاف مین امام احمد اور اسحق بن راہویہ کو ایک درجہ کا مجتہد لکھا ہے دیکھو صفحہ ۳۶ اور بہی اوس کتاب صفحہ ۹ مین مجتہد کی تعریف لکھکر فرماتے ہین کالاماماین القدوتین احمد بن حنبل واسحق بن راھویہ ترجمہ - یعنی جیسے دونون امام پیشوا امام احمد اور اسحق بن راہتو علاوہ اسکے یہ امام بخاری کے استاد ہین جنکا حال ہم آگے لکھتے ہین پس جسکا شاگرد الیسا ہو اوسکو مقلد کہنا سوا اس قوم دیانت دار کے اور کس سے ہوگا قطع نظر ان سب کے ہم اول ثابت کرچکے ہین کہ چہارم صدی کے پہلے لوگ مقلد بہ تقلید شخصی نہ تہے پس اسحق بن راہتو جنکا زمانہ دوسری صدی اور اوائل تیسری صدی ہے شافعی کیونکر ہوگئے - اب امام داوٗد ظاہری کا حال سنئے حافظ جی کے محدث لکھنوی نافع کبیر کے صفحہ ۶ مین فرماتے ہین قد وجد بعدھم ایضا ارباب الاجتھاد المستقل کابی ثور البغدادی وداود الظاھری ومحمد بن اسمعیل البخاری وغیرھم کما لایخفی علی من طالع کتب الطبقات ترجمہ سراپیئے پائے گئے بعد ائمہ اربعہ کے صاحب اجتہاد مستقل یعنی اول درجہ کے مجتہد مطلق لوگ جیسے ابو ثور بغدادی اور داوٗد ظاہری اور محمد بن اسمعیل بخاری وغیرہ جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے اسپر جسنے کتب طبقات کو دیکہا ہے - پس ناظرین لحاظ فرمائین کہ جسکو انکے محدث لکھنوی مجتہد مستقل لکھتے ہین اُنکو آپ حضرت ٹانڈہ کہتے ہین کہ (علما مین سے نہین ہے عوام مین سے ہے) سبحان اللہ چہوٹا مُنہہ بڑی بات - اب کہو حافظ جی تم جہوٹے ہو یا تمہارے محدث لکھنوی و حضرت امام بخاری کو جو آپنے شافعی قرار دیا ہے اسی عبارت سے نافع کبیر کے وہ بہی

یہان تک کہ شاہ صاحب نے چوتھی شخص امام ترمذی اور اونکے کتاب کا ذکر کرکے فرمایا کہ ترمذی کی کتاب مجتہد کو کافی ہے اور مقلد کو بے پرواہ کردینے والی ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جامع ترمذی آدمی پڑھکر تقلید سے بے پرواہ ہوجاتا ہے۔ اور ایسے ہی شاہ صاحب نے ابوداود کے ذکر مین فرمایا ہے صرح الغزالی بان کتابہ کاف للمجتہد یعنے امام غزالی وغیرہ نے کہا ہے کہ سنن ابوداؤد مجتہد کے واسطے کافی ہے۔ بہلا جس شخص کی کتاب مجتہد کو کافی ہو اوسکو دوسرے مجتہد کا مقلد بتانا کس عقلمند کا کام ہے ذرا ناظرین کتاب انصاف کو جو مطبع دبدبہ احمدی لکھنؤ مین مع ترجمہ چھپی ہے صہ ۴۴ سے صہ ۴۶ تک دیکھکر حافظ جی کی آدمیت اور عقل کی داد دین اور کیا کہون۔ اور جو عبارت حافظ جی نے انصاف کی نقل کی ہے اوسمین اپنی قومی کارروائی کی ہے ذرا لوگ حافظ جی سے وہ مقام نکلوا کر دیکھین کہ کیسے چوری اور دغابازی ہے اسیواسطے صفحہ کا نشان نہین دیا اور نہ ترجمہ عبارت کا نہین کیا۔ جلال الدین سیوطی اور نووی کے بارہ مین جو حافظ جی نے لکھا ہے اس بارہ مین جلال الدین سیوطی کے خاص کتاب موجود ہے اور اوسکا مختصر تذکرہ اور جلال الدین سیوطی کا قول اس بارہ مین شاہ ولی اللہ صاحب نے انصاف مین لکھدیا ہے لوگ ذرا اوس کتاب کو دیکھکر حافظ جی کی سچائی کا اندازہ کرین اور اتحاف سے جو حافظ جی سند پکڑتے ہین خود اپنے اسی کتاب کے صہ ۱۱ مین فرماتے ہین کہ (اوسکا کچھہ اعتبار نہین) پہر اوس کتاب سے سند پکڑتے ہوئے انکو شرم نہین آتی ہے۔ اور شیخ ابن تیمیہ کے بارہ مین جو کچھہ اونہون نے لکھکر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا ہے اوسکے رد کی مجھے کوئی ضرورت نہین کیونکہ میرا اس سے کچھہ نقصان نہین مگر اتنا کہونگا کہ جس کتاب اتحاف سے حافظ جی برابر سند لاتے ہین اوس کتاب کے ۱۹ صفحے شیخ ابن تیمیہ کے مناقب سے بھرے ہین ناظرین اوسکو دیکھکر

صفحہ ۸

کہ پیغمبر را بیند کہ اے ابو زید تا کجا کتاب شافعی را درس خواہی گفت چرا کتاب مرا درس
نمیگوئی محمد بن احمد سراسیمہ شدہ عرض کرد کہ یا رسول اللہ قربانت شوم کتاب شما کدام است
فرمودند جامع محمد بن اسمعیل وازامام الحرمین نیز مثل این منام منقول است سبحان اللہ کیسی
کتاب کو آنحضرت صلعم یون فرماوین اوسکو مقلد شافعی کا قرار دینا اسی قوم دیانت دار کا
کام ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب انصاف مین صـ۴۴ سے صـ۴۶ تک تذکرہ اکابر محدثین
کرکے فرماتے ہین وکان اوسعھم علما عندی وانفعھم تصنیفا واشھرھم ذکرا
رجال اربعۃ متقاربون فی العصر اولھم ابو عبد اللہ البخاری رح وکان غرضہ
تجرید الاحادیث الصحاح المستفیضۃ المتصلۃ من غیرھا واستنباط الفقہ و
السیر والتفسیر منھا فصنف جامع الصحیح فوفی بما شرط وبلغنا ان رجلا من
الصالحین رای رسول اللہ صلعم فی منامہ وھو یقول مالک اشتغلت بفقہ
محمد بن ادریس وترکت کتابی قال یا رسول اللہ وما کتابک قال صحیح البخاری
الی ان قال بعد ذکر الرابع الترمذی وجامعہ انہ کاف للمجتہد مغن للمقلد ترجمہ
میرے نزدیک اون سب سے بڑھکر علم مین اور سب سے نافع زیادہ تصنیف مین اور سب سے زیادہ
مشہور چار آدمی ہین جو قریب قریب زمانہ کے ہین پہلے اونکے ابو عبداللہ بخاری ہین
اور تھی غرض اونکی یہ کہ حدیث صحیح مشہور متصل کو غیر سے علحدہ کرین اور فقہ اور سیر اور
تفسیر اوس سے نکالین پس تصنیف کیا جامع صحیح اور پوری کی اپنی شرط اور مجھکو خبر پہنچی ہے
کہ تحقیق ایک شخص نے صالحین مین سے دیکھا آنحضرت صلعم کو خواب مین کہ فرماتے ہین کہ
تجھکو کیا ہوا ہے کہ محمد بن ادریس یعنی (امام شافعی) کی فقہ مین مشغول ہے اور میری کتاب
کو چھوڑ دیا ہے اوس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپکی کتاب کون ہے فرمایا صحیح بخاری

اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیهما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانهما متواتران الی مصنفیهما وانه کل من یهون امرهما فهو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین
ترجمہ لیکن صحیح بخاری ومسلم پس بیشک اتفاق کیا ہے محدثین نے اوپر اس بات کے کہ جو ان دونو کتاب مین حدیثین مرفوع متصل ہین یقینا صحیح ہین اور یہ کہ دونو کتابین متواتر ہین اپنے اپنے مصنف تک اور یہ کہ جو شخص ان دونون کی شان کو ہلکی کرے وہ بدعتی ہے اور اہل ایمان کی راہ کے خلاف چلنے والا ہے ۔ اور حافظ جی کے محدث لکہنوی ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی کے صہ ۵۸ مین لکھتے ہین (وکتاباهما اصح الکتب بعد کتاب الله تعالی وهذا مما اتفق علیه المحدثون شرقا وغربا ان صحیح البخاری وصحیح مسلم لا نظیر لهما فی الکتب) ترجمہ اور بخاری مسلم کی کتاب بعد کتاب اللہ کے سب کتابون سے صحیح تر ہے اس امر پر اتفاق کیا ہے محدثین نے پورب سے پچہم تک کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم نہین ہے مثل ان دونون کے کتابون مین ۔ اور اسی کتاب کی صہ ۶۳ مین لکھتے ہین وتلقی الامة انما افاد وجوب العمل بما فیهما من غیر توقف علی النظر فیه ترجمہ ۔ اور مان لینا امت محمدی صلعم کا سوا اسکے نہین کہ واجب کرتا ہے عمل اوپر اوسکے جو اون دونون کتاب مین ہے بلا توقف دیکہنے اور سوچنے کے ۔ پس اہل ایمان لحاظ فرمائین کہ بخاری مسلم کی کیسی شان ہے اور حافظ جی ان دونون کی تنقیص شان کرکے بقول صاحب حجۃ اور اپنے محدث کے کیا ٹہری اور اس مضمون کی عبارتین آیندہ جوابات مین بہی منقول ہونگی انشاء اللہ تعالی قولہ ۱۳
بہ صہ ۲۱ اسمین حافظ جی نے سنن اربعہ ترمذی ابوداود وغیرہما پر طعن کیا ہے اسکا جواب بہی گزر چکا کہ خود حافظ جی کے مستند کتاب مین لکہا ہے کہ یہ کتابین مجتہد کے لئے کافی اور مقلد کو بے پرواہ کرنے والی ہین ۔ باقی رہا یہ کہ ساری حدیثین سنن اربعہ کی

اس شخص کی حق مین ہدایت کی دعا کرین اور آپکے محدث لکھنوی سعی مشکور کے صـ۱۳۰ مین
شیخ ابن تیمیہ اور اونکے تلامذہ کو محقق مدقق بحر زخار فنون حدیث و رجال نقاد فنون کمال
فرماتے ہین اور تعلیقات السنیہ کے صـ۱۵ مین اور نافع کبیر کے صـ۱۴۱ منہیہ مین انکی منقبت
نہایت مبالغہ کے ساتہ لکہتے ہین۔ پس یا آپ سچے ہین یا آپکے محدث صاحب **قول ۲۵**
بہ صـ۲۰ یہ قول میرے جواب کے قابل نہین ہے کیونکہ گالیون کا جواب وہی دے جو حافظ جی
کا سا ہو **قول ۲۶** بہ صـ۲ اسمین حافظ جی نے بخاری مسلم پر جرح کی ہے مین کہتا ہون
کہ اسکے جواب کی بہی ضرورت نہین کیونکہ اُن دونون کے مدارج ہم اوپر ثابت کر چکے
بعض راویونکا مجروح ہونا یہ پہلا اعتراض بخاری مسلم پر رافضیون کا ہے جسکا جواب
شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین دیا ہے دوسری عبارت منقولہ حافظ جی
مین بخاری مسلم کی احادیث کا ذکر نہین ہے بعض راویون کے نسبت لفظ "تکلم" لکھا ہے
ایسے سندین صحیحین مین صرف متابعات اور شواہد مین آئی ہین جن سے اصل روایت
مین اعتراض نہین ہو سکتا چنانچہ جو عبارت حافظ جی نے نقل کی ہے اوسمین خود یہ
لفظ موجود ہے۔ اور میزان شعرانی کے صـ۴۷ مین ہے المشیخین شروطہما فی الروایۃ
عمن تکلم الناس فیہ منہا انہم لا یروون عنہ الا ما توبع علیہ وظہرت شواہدہ
وعلموا ان لہ اصلا ترجمہ جن راویون مین کلام ہے اون سے روایت کرنے مین
بخاری مسلم کی شرطین ہین ایک شرط یہ ہے کہ دونون نہین روایت کرتے ہین ایسے
راوی سے مگر وہ حدیث جسکے توابع اور شواہد ظاہر ہو گئے ہین اور معلوم کر لیا ہے اسکے
اصل کو۔ اب اہل ایمان اقوال علماکو دربارہ بخاری مسلم کے ملاحظہ فرمائین اور حافظ جی
کے ایمان کا اندازہ کرین حجۃ اللہ البالغہ کے صـ۱۳۹ مین ہے اما الصحیحان فقد

فقہا ہے اور سلف صالحین زیادہ طریقہ محدثین پر ہوتے تھے علاوہ کتاب التحقیق شرح حسامی مطبوعہ مطبع نولکشور کے صـ۲۱۲ مین بہ بیان انعقاد اجماع مسائل مختلف فیہا احد القولین پر لکہا ہے ذھب اکثر اصحاب الشافعی رح وعامۃ اھل الحدیث الی انہ یمنع ویبقی المسئلۃ اجتھادیۃ ترجمہ اکثر اصحاب شافعی رح اور عامۃ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ اجماع ایسے مسائل مین احد القولین پر نہین ہوسکتا اور باقی رہیگا مسئلہ اپنے طور پر اجتہادی - اور فتح القدیر جلد اول کے صـ۱۸۸ مین مسئلہ قنوت للنازلہ مین لکہا ہے وبہ قال جماعۃ من اھل الحدیث ترجمہ یہی مذہب ہے ایک جماعت اہل حدیث کا - وعلی ہذا القیاس بس لوگ لحاظ کرین کہ حافظ کا یہ جملہ کہ (کتب متداولہ مین کہین یہ فقرہ نہین آیا) یا تو خفاش چشمی ہے یا حافظ جی کی راست بازی کا نتیجہ ہے **قول ۳** بہ صـ۲۲ و صـ۲۳ اسمین حافظ جی نے قول صاحب فتح القدیر اور بحر العلوم کا جو نسبت ترجیح آمین بالجہر کے ہے اپنی بوجہ مین جواب دیا ہے باین طور کہ آمین بقول عطا دعا ہے اور دعا حسب آیۃ کریمہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ آہستہ کہنا چاہیئے اور صاحب فتح القدیر کے نسبت لکہدیا کہ (ہم انکی معصومیت کے قائل نہین) ذرا ان سے کوئی پوچھے کہ کیا آپ کے نزدیک عطا معصوم ہین جو اونکے قول کو دلیل پکڑا ہے یا امام ابو حنیفہ ہی معصوم ہین پہر اونکا قول کیون مانتے ہو اگر یہ کہو کہ اونکی اقوال کو بینے بدلیل جانا ہے تو اس صورت مین تقلید کہان باقی رہی کیونکہ تقلید کے معنی ہین (کسیکا قول بیدلیل ماننا) چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر سورۃ البقر مطبوعہ مطبع احمدی لاہور کے صـ۶۰۲ مین بہ بیان ابطال تقلید فرماتے ہین (چون تو ہم آن مسئلہ را بدلیل دانستی تقلید زائل شد) پس ساری کتاب کا تمہارے اسی ایک فقرہ سے تمہارے جواب ہو گیا کہ (غیر معصوم کا قول ماننا ضرور نہین) پس ابو حنیفہ کا قول ماننا بہی ضرور نہین پس تمہارے

صحیح ہین یہ کیسنے دعوے نہین کیا اسقدر مضمون کہ حدیثین چھانٹ کر جمع کی گئین ہین تاکہ
کسی مسلمان کو حاجت دریافت کی کسی مسئلہ کی کسی سے نہو یہ خود حافظ جی کی کتاب مستند
سے ہم ثابت کر چکے کہ یہ کتابین مجتہد کو کافی اور مقلد کو مغنی ہین فافہم۔ ہان آپنے نسبت
حدیث رفع الیدین کے یہان خوب قابلیت چھانٹی ہے مگر خالی یون گپ اوڑانے سے
کام نہین چلتا اول آپ وہ حدیثین پیش کیجیے انشاء اللہ اوسوقت پوری طرح آپ سمجھا دئے
جائینگے ایسے جہوٹے زبانی فقرے کہ (چھہ حدیثون کا وہ تارک ہوگا) اہل ایمان کے
سامنے نہین چلتی۔ علاوہ یہ اعتراض آپکا پہلے تین امام مالک شافعی احمد پر ہونا چاہیے
حالانکہ آپ اونکا اقرار کرتے ہین پس آپکا اعتراض آپ ہی پر پڑا خبر لیجیے۔ باقی رہا یہ فقرہ
آپکا کہ (عامی صحاح ستہ پر کیونکر عمل کریگا) اجی حضرت جس طرح آپ لوگ مان کے پیٹ سے
نکلتے ہی امام ابو حنیفہ کے قول پر عمل کرنے لگتے ہین اوسیطرح اہل ایمان تصدیق دین
محمدی کے ساتہ ہی حدیث رسول پر عمل کرتے ہین۔ اے مسلمانو عبرت کا مقام ہے
کہ تقلید نے اماسیے انکو اگر کوئی ٹانڈیکا جلاہا کہدیتا ہے کہ ابو حنیفہ نے ایسا کہا ہے تو بیدہڑک
اوسپر عمل کر لیتے ہین اور کیسے ہی عالم بزرگ شریف انکو سمجہاتا ہے کہ رسول صلعم کا یون حکم
ہے حدیث کی کتابین مشہور جنکا ترجمہ ہوگیا ہے انکو دکھلادیتا ہے مگر نہین مانتے قالوا
نشہد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون
قول ۲۸ بہ صـ۲۲ اسکی بہی جواب کی ضرورت نہین کیونکہ گالیونکا جواب وہی دے
جو حافظ جی کے قوم کا ہو ہم لوگون سے نہین ہوسکتا **قول ۲۹** بہ صـ۲۲ اسمین
حافظ جی نے مذہب محدثین کی تصریح کتب متداول مین ہونیکا انکار کیا ہے مین نے
انکی خود کتاب مستند سے اوسے ثابت کر دیا ہے کہ ایک طریقہ محدثین ہے اور ایک طریقہ

دوست نہین رکہتا حد سے نکلجانیوالونکو) جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے
حد سے زیادہ آواز کو منع فرمایا ہے چنانچہ یہی حکم نسبت آمین بالجہر کے فتح القدیر جلد پہلی
صا۱۲۱ مین مصرح ہے کہ (آمین کو بہت آواز سے نہین کہنا چاہیئے) مگر حافظ جی اپنی قومی
چال کب چہوڑینگے اس آیۃ کے آخر کا جملہ غائب کر دیا اور سورہ انفال کی آیۃ تو بالکل خیال ہی
مین نہین لائے گویا انہون نے زبان حال سے یہ کہا کہ (نوٴمن ببعض ونکفر ببعض)
اور حضرت کی حرفت سنئے آپ فرماتے ہین کہ ہم ایک حدیث بہی بیان کرتے ہین اسکے بعد
ایک عربی عبارت لکہکر ترجمہ نہین کیا تاکہ لوگ سمجہین کہ واقعی حدیث ہوگی حالانکہ اوس
عبارت مین خود موجود ہے کہ (ابراہیم نخعی نے کہا) ذرا ناظرین اوس عبارت عربی کا ترجمہ
کراکر دیکہین کہ وہ قول ابراہیم نخعی کا ہے یا حدیث رسول ہے اگر ابراہیم نخعی کا قول حدیث
ہو جاوے تو امام ابو حنیفہ یا اور اماموں کے قول کو حدیث کیون نہین کہدیتے حضرت
نانڈہ تمام شریفون کو جہوٹا جہوٹا کہتے ہین اور خود ذات شریف ایسے کہ ابراہیم نخعی کا قول لکہکر
کہتے ہین کہ (یہ حدیث ہے) یہانپر یہ پوری مثل صادق آتی ہے (چہ دلاورست دزدے
کہ بکف چراغ دارد) حیرت کا مقام ہے کہ جن جاہلون کو قول ابراہیم نخعی اور حدیث مین
تمیز نہین ہے وہ عالم اور مفتی بن بیٹہے ہین اور یہ شخص ایسا بہلا آدمی ہے کہ جو باتین کتابون
مین نشان دیجاتی ہین سبکو جہٹلاتا چلا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ خوب سمجہتا ہے
کہ اہل علم تو مجکو پہچانتے ہین کہ مین کیسا ہون وہ میری کتاب کیون دیکہینگے باقی رہے عوام
وہ بیچارے کیا کتابون سے ملائینگے کہ ہمارا جہوٹ پہچانینگے پس بیدہڑک سچ کو جہوٹ اور
جہوٹ کو سچ لکہے چلے جاؤ پس واضح ہو کہ صاحب فتح القدیر نے صا۱۲۱ مین صاف طور پر
آمین بالجہر کو ثابت اور آہستہ آمین کو ناثابت ٹہرایا ہے اسکو حضرت ذات شریف کہتے ہین

مونسے تقلید کا بطلان ثابت ہوگیا - اور حضرت کی قابلیت سنئے آپ قرآن سے آہستہ
آمین کہنا ثابت کرتے ہین کبھی تو مقلد بنتے ہین اور کبھی مجتہد بنکر قرآن سے استدلال کرتے
ہین حالانکہ انکی مذہب کی اصول کی کتاب مین صاف موجود ہے (مستند المقلد قول المجتہد)
پس یا یہ اقرار کرو کہ تقلید کا دعوے تمہارا جھوٹ ہے یا یہ کہو کہ قول ثابت کرنیکا قرآن سے
جھوٹ ہے یا یہ کہو کہ ہمارے مذہب کی اصول کی کتاب جھوٹی ہے دوسری قابلیت سنئے
آپ فرماتے ہین کہ (جب قرآن سے ثابت کردیا تو ہمکو حدیث دیکھنے کی کیا حاجت ہے)
ارے میان یہ بات پہلے اپنے امام کو کہو ۱ جب قرآن سے وضو مین پیر کا دہونا ثابت
تہا پہر موزہ پہر مسح کرنیکے بارہ مین حدیث کو کیون دیکہا ۲ جب قرآن سے زانی کو
سو کوڑی مارنا ثابت تہا تو پہر سنگسار کرنے کا مسئلہ حدیث مین کیون دیکہا وعلی ہذا القیاس
اب قرآن سے حضرت کی دلیل لانے کی کیفیت سنئے آپنے یہ آیت آمین آہستہ کہنے کی دلیل
پیش کی ہے (ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ) جسکا ترجمہ یہ ہے (پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر
اور آہستہ) اگر مان ہی لیوین کہ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ دعا زور سے نہین کہنا چاہیے
تو آمین ہی پر کیا موقوف ہے کوئی دعا زور سے نہین کرنا چاہیئے تو حافظ جی حسب فہم اپنے
اھدنا الصراط المستقیم یا اور دعائین جو قرآن مین ہین کبھی زور سے نہین کہتے ہونگے
اب سنئے سورہ انفال کے آخر کی آیت کے پہلے جو آیتہ ہے اوسکو نکالکر اور نہین تو اوسکا
ترجمہ ہی دیکہین اوسمین لفظ (دون الجھر) موجود ہے جسکا ترجمہ (کم آواز ہے) پس
ثابت ہوا کہ حکم الٰہی یہ ہے کہ بہت اونچی آواز سے دعا مت کرو چنانچہ جو آیتہ حافظ جی نے
پیش کی ہے سورہ اعراف پارہ ۸ رکوع ۷ مین ہے اوسکو نکالکر لوگ اسکا ترجمہ دیکہین اوسمین
لفظ (خفیہ) کے بعد (انہ لا یحب المعتدین) موجود ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ (بیشک اللہ

مین لوگ دیکھین۔ اور سنئے آپکے محدث لکھنوی فوائد بہیہ کے صفحہ ۱۸۴ مین لکھتے ہین یعلم
منہ بطلان روایۃ مکحول عن ابیحنیفۃ ان من رفع فی الصلوٰۃ فسدت التی لغترہ
امیر کاتب الاتقانی بھا کما مر فی ترجمتہ فان عصام بن یوسف کان من ملازمی
ابییوسف وکان یرفع فلو کان لتلک الروایۃ اصل یعلم بھا ابو یوسف وعصام
وسیاتی التفصیل فی بطلان تلک الروایۃ ترجمہ اس سے معلوم ہوتا ہے باطل ہونا
روایت مکحول کا ابو حنیفہ سے کہ جسنے رفع یدین کیا نماز مین فاسد ہوئی نماز جسپر مغرور ہوا
امیر کاتب اتقانی جیساکہ اوسکے ترجمہ مین گزرا کیونکہ عصام بن یوسف ساتہ رہتے تھے ابو یوسف
کے اور تھے رفع یدین کرتے پس اگر اس روایت کی کچھہ اصل ہوتی تو ابو یوسف اور عصام
جانتے اور قریب آتی ہے تفصیل باطل ہونے کی اس روایت کے۔ اور یہانپر حافظ جی کا
دلیری کی ساتہ جھوٹ دیکھئے کہ دعوے (عدم رفع سنت ہے) کرکے عربی عبارت حجۃ البالغہ کی
بغیر ترجمہ کے لکھدیا تاکہ لوگ سمجھین کہ عربی عبارت کا مطلب یہی ہو گا حالانکہ اوسمین یون
ہرگز نہین ہے۔ اور سنئے آپ لکھتے ہین کہ (عدم رفع سے جلتے ہو) اسے خدا سے ڈر
رفع یدین کرنیوالیکو مسجد سے کون شیطان نکالتا ہے اور اونکو لا مذہب کون بے ایمان
کہتا ہے باقی رہا رفع یدین کی فضیلت اوسی کتاب حجۃ البالغہ کی عبارت آگے پڑہ والذی یرفع
احب ترجمہ اور جو شخص رفع یدین کرتا ہے وہ بہت پیارا ہے **قول ۲۳** بہ صفحہ ۲۳ آپنے
حافظ جی نے قسم کہا کر جھٹلایا ہے نعوذ باللہ یہ شخص کیسا بیباک ہے مالک الملک جل شانہٗ
کی جان بوجہ کر قسم کہاتا ہے اب ناظرین بادیانت وسامعین باشرافت یہان پر اس شخص
کی جھوٹی قسم کو لحاظ فرمائین مین طحطاوی کی عبارت معہ ترجمہ نقل کرتا ہون اور اوسکا ایسا
پتہ دیتا ہون کہ سچے صاحب کو قسم خدا کی کہا کر اپنی جھوٹ کی بچانیکا کوئی موقع نہین ملے پس

کہ سراپا کذب اور افترا ہے ارے خدا سے ڈر اور قیامت اور جہنم کا خوف کر حالانکہ آپکے خود
قول سے نکلتا ہے کہ فتح القدیر کے صفحہ مذکور مین مضمون صاحب تحریر کا ہے کیونکہ ذات شریف
مارے چالاکی اور حرفت کے یہ صاف نہین کہتے کہ یہ مضمون اوس صفحہ مین نہین ہے بلکہ
یون کہتے ہین کہ لفظ (لم یثبت) وہان پر نہین ہے کیا صاحب تحریر نے عبارت فتح القدیر
کا لفظی ترجمہ کیا ہے جو آپ لفظ (لم یثبت) ڈھونڈہتے ہین اگر خدا پر ایمان رکہتے ہو تو قسم
کہا کر تو کہو کہ اوسمین یہ مضمون نہین ہے۔ اور حرفت سنئے آپ فرماتے ہین کہ (بالفرض
اگر صاحب فتح القدیر کو اس مسئلہ مین کچہہ تردد ہو) اول بالفرض کہنا کیسا دوسرے تردد
کہان سے نکالا اونہون نے تو صاف طور پر لکہا ہے کہ (حدیث آہستہ آمین کہنے کی صحیح نہین
ہے اور میرے نزدیک آمین بالجہر کہنا ہے) اور آپکے محدث لکہنوی تعلیق الممجد کے صـ۱۰۳ مین
فرماتے ہین والانصاف ان الجهر قوی من حیث الدلیل ترجمہ۔ اور انصاف یہ ہے
کہ زور سے آمین کہنا از روے دلیل کے قوی ہے۔ اور اوس جگہہ صاحب فتح القدیر کا
قول بہی نقل کیا ہے۔ اور بحر العلوم کے قول کے بارہ مین جو حافظ جی جہوٹ بول گئے ذرا
کوئی انکے ہاتہ مین قرآن دیکر بحلف انسے پوچہے کہ ایمان سے کہو کہ جو عبارت تمنے نقل کی
ہے اوسکے آگے بحر العلوم نے لکہا ہے یا نہین کہ اس بارہ مین یعنی آہستہ آمین کہنے کے بارہ
مین کوئی حدیث صحیح نہین ہے اور زور سے کہنے کی حدیثین ہین حافظ جی ایسے سچے ایماندار
آدمی کا سوا اسکے اور کیا ہم جواب دین **قول ۱۳** بہ صـ۲۳ اسمین حافظ جی نے رفع یدین
سے عدم فساد صلوۃ کا مسئلہ کتب فقہ مین ہونے سے انکار کیا ہے ذرا لوگ در مختار باب
مفسد صلوۃ کو نکالکر دیکہین اور اس راست بازکی سچائی کا اندازہ کرین اور اس کتاب کا
ترجمہ بہی ہوگیا ہے جسکا نام غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار ہی صـ۲۸۵ مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی

لوگ اپنی کتابون مین لائے امور آنحضرت صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو پھر بعد نقل اون کے دیکھا جاوے کہ کون شخص اونکے سیر سے تمسک کرتا ہے اور اونکے پیچھے چلتا ہے اور اصول فروع مین اونکا تابعدار ہے پس اوسکے حق مین کہا جائیگا کہ یہ اون لوگون مین سے ہے جو صراط مستقیم پر ہین یہی امر (یعنی علماے اہل حدیث کی متابعت) فارق ہے درمیان حق و باطل کے اور تمیز کرنے والا ہے درمیان اوس شخص کے جو سیدہی راہ پر ہے اور اُسکے جو دہنے بائین اوس سے ہے۔ اس عبارت طحطاوی سے چار باتین ثابت ہوئین ملہ ایک یہ کہ فرقہ ناجیہ ہونے کی دلیل موافقت علماے اہل حدیث خصوصا امام بخاری و مسلم کے ہے جس سے یہ نکلا کہ جو شخص اُنکے خلاف ہو وہ فرقہ ناجیہ سے نہین ہے ملہ دوسرے یہ کہ بخاری و مسلم کی کتاب کی صحت پر پورب پچہم کے لوگون نے اتفاق کیا ہے ملہ تیسرے یہ کہ مذاہب اربعہ والے اصول فروع مین علماے اہل حدیث خصوصاً امام بخاری و مسلم کے تابعدار ہین ملہ چوتھے یہ کہ حق و باطل مین فرق اور سیدہے اور ٹیڑہی راہ مین تمیز علماے اہل حدیث خصوصا امام بخاری و مسلم کی متابعت اور اقتدا سے ظاہر ہوتی ہے اور اس عبارت سے یہ بہی نکلا کہ آنحضرت صلعم کے اقوال و احوال و رفتار و گفتار کردار سے یہی حضرات علماے اہل حدیث خصوصاً امام بخاری و مسلم بحث کرنے والے ہین نہ فقہا۔ چنانچہ مصنف کی عبارت سے بہی ہم اول ثابت کر چکے ہین کہ طریقہ محدثین آنحضرت صلعم و صحابہ رضہ کے امور سے استدلال کرنا اور مسائل نکالنا ہے اور فقہا کا دوسرا طریقہ ہے حضرت تانذہ کے حرفت دیکھیے کہ باوجود اسکے کہ یہ عبارت طحطاوی کی اوس عبارت کے ساتہ ہی ہے جو طحطاوی سے بہ بیان اہل مذاہب اربعہ حضرت جی نے اس قول مین اپنی نقل کی ہے مگر یہ کیسی بیباکی ہے کہ اس عبارت کو اوڑا دیا اور قسم کہا کر کہدیا کہ دیہ مضمون اس کتاب مین نہین ہے

واضح ہو کہ جس عبارت کا طحطاوی مین ہونا اونہون نے قسم کہا کر جہٹلایا ہے وہ اس
کتاب کی جلد ۴ مطبوعہ کلکتہ کی صفحہ ۱۵۳ مین یون ہے فان قلت ما وقوفک علی انک
علی صراط المستقیم وکل واحد من ھذہ الفرق یدعی انہ علیہ قلت لیس ذلک
بالادعاء والتشبث باستعمال الوھم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل
عن جہابذۃ ھذہ الصنعۃ وعلماء اھل الحدیث الذین جمعوا صحاح الاحادیث
فی امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقوالہ وافعالہ وحرکاتہ وسکناتہ و
اقوال الصحابۃ المہاجرین والانصار الذین اتبعوھم باحسان مثل الامام البخاری
ومسلم وغیرھما من الثقات المشہورین الذین اتفق اھل المشرق والمغرب
علی صحۃ ما اوردوا فی کتبھم من امور النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
رضی اللہ عنھم ثم بعد النقل ینظر الی الذی تمسک بھدیھم واقتفی اثرھم و
اھتدی بسیرھم فی الاصول والفروع فیحکم بانہ من الذین ھم ھم وھذا
ھو الفارق بین الحق والباطل والممیز بین من ھو علی صراط مستقیم وبین
من ھو علی السبیل الذی علی یمینہ وشمالہ انتہی ترجمہ۔ اگر تو کہے کہ تجہی کیونکر معلوم
ہوا کہ تو ہی سیدہی راہ پر ہے حالانکہ ہر ایک فرقہ تہتر فرقون مین سے دعوے کرتا ہے
کہ وہی سیدہی راہ پر ہے تو مین کہونگا کہ یہ میرا خالی دعوی اور ایسا وہم قاصر اور قول باطل
سے نہین ہے بلکہ یہ دعوے بنا بر نقل کے ہے اس فن کے پرکہنے والون اور علماے اہل حدیث
سے جنہون نے صحیح حدیثین جمع کین آنحضرت کے امور اور اقوال و احوال و حرکات و سکنات
مین اور صحابہ مہاجرین و انصار کے احوال مین جیسے امام بخاری و مسلم اور اونکی سوا ثقہ
مشہورین نے کہ پورب سے پچہم تک کے لوگون نے اتفاق کیا ہے اوپر صحیح ہونے اونکے جو

ہونا اوسکا جائز نہین کیونکہ وہ فرض کفایہ ہے اور جب کسی زمانے والے قاصر ہونگے یہانتک کہ سب لوگ چھوڑ دینگے تو سب کے سب گنہگار ہونگے اور سارے نافرمان ہوجائینگے) اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ دوسرے قسم کا مجتہد مطلق ہر زمانہ مین ہونا فرض ہے اگر سب لوگ اسکو چھوڑ دینگے یعنے مقلد ہوجائینگے تو سب کے سب گنہگار اور نافرمان ہونگے حافظ جی نے مارے دیانت اور شرافت کے ایک ٹکڑہ عبارت انصاف کا لکھکر جھوٹ کہدیا کہ مجتہد مطلق چوتھی صدی سے مفقود ہے حالانکہ اوسمین مجتہد مستقل کے نسبت یہ جملہ ہے۔ اب یہان پر مجتہد مستقل (جسکو انصاف مین مفقود لکھا ہے) کی تحقیق سن لینی چاہیے اسی کتاب انصاف کے مصنف شاہ ولی اللہ صاحب اپنی دوسری کتاب مصفے مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کی ص۱۲ مین فرماتے ہین (اجتہاد در ہر عصر فرض بالکفایہ ست و مراد از اجتہاد اینجا نہ اجتہاد مستقل ست مثل اجتہاد شافعی کہ در معرفت تعدیل وجرح رجال و معرفت لغت و مثل آن محتاج شخصی دیگر نبود وہمچنین در درامد مجتہدانہ مسبوق بارشاد کسی نہ بل معرفت احکام شرعیہ از ادلہ تفصیلیہ و تفریع و ترتیب مجتہدانہ اگرچہ بارشاد صاحب مذہبے بودہ باشد) اس عبارت سے شاہ صاحب کے چند باتین معلوم ہوئین ایک مجتہد مستقل (جسکو انصاف مین مفقود لکھا ہے) کی تحقیق کہ مجتہد مستقل کسکو کہتے ہین اور وہ یہ کہ تعدیل وجرح کا فن اوسنے دوسرے سے نہ سیکھا ہو اوسکو یہ علم کسی کتاب کے دیکھنے سے حاصل نہوا ہو بلکہ خود جرح و تعدیل کا امام ہو ایسے ہی لغات کے معانی اور محاورات عرب اوسنے کتب لغت وغیرہ سے نہ سمجھا ہو بلکہ خود اہل زبان ہو مثلاً کسیکو لغات فارسیہ کی تحقیق کتابون سے نہوئی ہو بلکہ خود اہل زبان ایرانی ہو پس اس سے مطلق اجتہاد (یعنے احکام شرعیہ کو ادلہ تفصیلیہ سے جاننے کی) نفی ثابت نہوئی ورنہ امام ابو حنیفہ بھی مجتہد مطلق نہ ٹھہرینگے کیونکہ وہ اہل زبان نہین تھے وہ کوفہ کے

ارے میان ذرا اپنے منہہ سے تو کہہ کہ جہوٹے بے ایمان پر خدا کی مار اور اوسکی پہٹکار تقلیدیون
کی اہل حدیث کی عداوت مین بالکل یہودیون کی سی سرشت ہوگئی کہ کتاب کی عبارت چہپا کر
کہدیا کہ اسمین نہین ہے جیسا کہ اوس کانے یہودی نے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا تہا بلکہ یہ
تو اس سے بہی بڑہگئی کیونکہ یہ قسم کہا کر کہتے ہین اور اوسنے قسم نہین کہائی تہی او نمعلوم اس شخص
کے کیسے فہم ہے مصنفے کی طویل عبارت یہانپر نقل کردی حالانکہ اوسکو ما نحن فیہ سے کوئی
تعلق نہین باقی رہا محدثین کا استنباط مسائل کرنا وہ اسی کتاب مصنفے سے ہم اوپر ثابت
کر چکے ایک سچائی حافظجی کی یہانپر اور قابل دید ہے آپنے یہ دعوے کرکے کہ دچہارم
صدی سے مجتہد مطلق کا وجود مفقود ہے کما فی الانصاف) بلا یتہ انصاف کے عبارت کا
یہ ٹکڑہ لکہدیا وقد فقد من راس الاربع مائۃ فلم یمکن وجوده تا کہ لوگ سمجہین کہ فقد فعل
کا مفعول مالم یسم فاعلہ مجتہد مطلق ہے حالانکہ یہ محض جہوٹ ہے مین پوری عبارت
اس مقام کی انصاف سے بہ نشان صفحہ نقل کرتا ہون تا کہ معلوم ہو کہ حضرت ثانڈہ کیسے
یہانپر اپنی قومی چال چلے ہین یہ عبارت انصاف مطبوعہ مطبع دبدبہ احمدی لکہنو کی ص ۶۶
مین یون ہے ان المطلق کما قرره هو فی کتابہ اداب الفتیا والنووی فی شرح
المہذب نوعان مستقل وقد فقد من راس الاربع مائۃ فلم یمکن وجوده و
منتسب وهو باق الی ان یاتی اشراط الساعۃ الکبری ولا یجوز انقطاعہ شرعا
لانہ فرض کفایۃ ومتی قصر اهل عصر حتی ترکوه اثموا کلهم وعصوا باسرهم کما صرح
بہ الاصحاب ترجمہ موافق تقریر اوسکے (یعنی ابن صلاح کے) آداب الفتیا مین و نووی
کی شرح مہذب مین مجتہد مطلق کی دو قسمین ہین ایک مستقل اور وہ چوتہی صدی سے مفقود
ہوگیا اور دوسرا منتسب اور وہ باقی ہے تا آنے اشراط قیامت کبرے کے اور شرعاً منقطع

یہان پرحافظ جی کا قول شاہ صاحب کے اقوال سے جنکے صفحہ تک کا نشان مینے دیدیا ہے
ملاکر فرمائین کہ حضرت ثانڈہ کیسے سچے اور ایماندار ہین حقیقت مین قومی عادت اور جبلی
خصلت کا چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ سعدی رہ شمشیر نیک ز آہن بد چون کند
کسے ؛ ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس ؛ اور طحطاوی کی عبارت جو اونہون نے نقل
کی ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ آگے پڑہو اور اپنے قومی کارروائی چھوڑو تاکہ تمکو محدثین
خصوصًا بخاری مسلم کے فضائل معلوم ہون جیسا کہ ہمنے ابھی اوس مقام کی عبارت نقل
کرکے ترجمہ کردیا مگر اتنا ضرور ہے کہ خدا کا خوف ہو اور حجۃ اللہ کی عبارت کا سبحان اللہ آپنے
کیسا سچا مطلب بیان کیا ہے سوا اسکے کہ خدا ہدایت کرے ایسے دلیری کے ساتھہ
بے باکی کا کیا جواب ہے۔ اور میزان کی عبارت جو حضرت نے نقل کی ہے افسوس کا مقام
ہے کہ ایسی عبارتین خود لکھتے ہین اور ساتہ اسکے ہدایت نصیب نہین ہوتی مین واسطے
ملاحظہ ناظرین کے اوس عبارت کا ترجمہ کردیتا ہون تاکہ لوگ دیکھین کہ یہ عبارت حافظ جی
کے موافق ہے یا مخالف وہ عبارت یہ ہے وکان ابو بکر بن عیاش یقول اھل
الحدیث فی کل زمان کاھل الاسلام مع اھل الادیان والمراد باھل الحدیث
فی کلامہ مایشمل اھل السنۃ من الفقہاء وان لم یکونوا حفاظا۔ ترجمہ۔ نہے
ابوبکر بن عیاش فرماتے کہ اہل حدیث ہر زمانہ مین ایسے رہے جیسے اہل اسلام اور دین
والون کے ساتہ اور مراد اہل حدیث سے اونکے کلام مین وہ معنی ہین جو فقہاے اہل سنت
کو بھی شامل ہین اگرچہ وہ لوگ حدیث کے یاد رکہنے والے نہین۔ اہل ایمان ملاحظہ فرمائین
کہ اس عبارت سے کتنی باتین نکلین ۱ اہل حدیث کا ہر زمانہ مین ہونا ۲ اہل حدیث کا
فضل اور انکی بزرگی درمیان فرقہ ہاے اسلام کے ایسی جیسے مسلمانون کی فضیلت درمیان

رہنے والے تھے اور کوفہ حجاز نہین ہے پس معرفت لغات اور محاورات مین دوسرے کی محتاج
ہونگے علاوہ ہم اوپر اسی کتاب انصاف اور مصفے سے اور خود حافظ جی کے محدث لکھنوی کی
کتاب نافع کبیر اور تعلیق الممجد سے ثابت کر چکے ہین کہ (ابو حنیفہ ابراہیم نخعی کے پیرو تھے نہ مستقل
مجتہد تھے) بلکہ دار مدار انکا ابراہیم نخعی کے مذہب پر تہا جیسا کہ تعلیق الممجد کے صفحہ ہین
ہے علیہ مدار مسائل الحنفیۃ ترجمہ اسی پر حنفیہ کے مذہب کا مدار ہے یعنی ابراہیم نخعی کی مذہب پر چنانچہ شاہ
صاحب نے بہی یہانپر مجتہد مستقل کے ذکر مین ابو حنیفہ کو نہین لکہا۔ فتفکروا یا اولی الابصار و اتحیی
یا عدو الاخیار۔ دوسری عبارت مصفے سے یہ بہی نکلا کہ اجتہاد ہمیشہ فرض ہے۔ جس سے
یہ ثابت ہوا کہ تقلید حرام ہے کیونکہ تقلید اور اجتہاد دونون اکٹہا نہین ہو سکتے چنانچہ شاہ صاحب
اوسی صفحہ ۱۲ مین بعد عبارت مذکورہ کے فرماتے ہین (وان کہ گفتیم کہ اجتہاد در ہر عصر فرض است
بجہت آنست کہ مسائل کثیرۃ الوقوع غیر محصور اند و معرفت احکام الٰہی درانہا واجب وانچہ
مسطور و مدون شدہ است غیر کافی ودرانہا اختلاف بسیار کہ بدون رجوع بادلہ حل اختلاف
آن نتوان کرد وطرق آن تا مجتہدین غالباً منقطع پس بغیر عرض بر قواعد اجتہاد راست نم
آید) اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ چونکہ کتب مدونہ مین اختلاف بہت ہے اسواسطے
دلائل کیطرف رجوع کرنا ضرور ہے پس تقلید باطل ہوئی کیونکہ تقلید بدلیل ماننے کو کہتے
ہین اور اس عبارت مین یہ بہی ہے کہ کتابون مین جو اقوال مجتہدین ابو حنیفہ وغیرہ کے مذکور
ہین اونکی اکثر سند ندارد ہے۔ اور اسی کتاب مصفے کے اول مین بہ صفحہ ۳ فرماتے ہین (این
فقیر را مدتے بہ سبب اختلاف مذاہب فقہا و کثرت احزاب علما وکشیدن ہر کسی بجانبے تشویشے
رو داد زیرا کہ تعیین طریقہ ضروری است و تعیین بغیر ترجیح سفسطہ الخ۔ جس سے صاف ظاہر ہے
کہ بغیر ترجیح دلائل کے کسی مذہب پر چلنا باطل ہے ذرا ناظرین صاحب دیانت و شرافت

پر اونکو یقین ہوا اور ثابت ہوئی اونکے نزدیک نقل اونکے اور نام رکھا اون دونون نے
اپنی اپنی کتاب کا صحیح اور اطلاق کیا اسی نام کا اون دونون کتاب پر اور اون دونون نے
سب سے پہلے اپنی اپنی کتاب کا یہ نام رکھا اور بیشک سچے ہوے دونون اپنے قول مین
اور اسی واسطے نصیب کیا اللہ نے اون دونون کو اچھی مقبولیت دنیا کی پورب پچھم مین
اور اوسکی تری اور خشکی مین اور سچ ماننا اون دونون کے قول کو اور سر جھکا دینا
واسطے سننے دونون کے کتابون کے جو ظاہر ہے ایسا کہ بیان کی حاجت نہین ۔ اور مقدمہ
شرح وقایہ کے صـ۳۹ـ مین فرماتے ہین هو الامام المتفق على جلالته المجمع على
عظمته شيخ الاسلام الحافظ ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن
المغيرة بن الاحنف مؤلف الجامع المشهور بصحيح البخاری والادب المفرد و
التاريخ الكبير والصغير وكتاب قضايا الصحابة والتابعين ورسالة فى رفع
اليدين ورسالة فى القراءة خلف الامام وغير ذلك وله مناقب جمة مبسوطة
فى تذكرة الحفاظ وسير النبلاء وغيرهما ويكفيه اعتماد المحدثين عليه وحكمهم
بان صحيحه اصح الكتب بعد كتاب الله ترجمہ ۔ وہ ایسے امام ہین جنکی جلالت پر
اتفاق ہے اور اُنکی عظمت پر اجماع ہے وہ شیخ الاسلام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل
بن ابراہیم بن مغیرہ ہین جو مصنف ہین صحیح بخاری اور ادب مفرد اور تاریخ کبیر اور تاریخ
صغیر اور کتاب قضایا صحابہ و تابعین اور رسالہ رفع یدین اور رسالہ قراءۃ خلف الامام
وغیرہ کے اور اُنکے بہت مناقب ہین جو صراحت سے بیان کیے گئے ہین تذکرہ حفاظ
اور سیر النبلا وغیرہ مین کیا کم ہین اونکی فضیلت کو اعتماد کرنا محدثین کا اونپر اور رجوع کرنا
اون سبکا طرف اونکے اور حکم کرنا اون سب کا یہ کہ صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے

مقدمہ شرح وقایہ

اور دین والون کے ۳۳ فقہا کا حفاظ حدیث نہونا۔ باقی رہا فقہا کا اون مین دخل ہونا
سو یہ مضمون وہی ہے جو طحطاوی کا قول ہم اوپر نقل کر چکے کہ مذاہب اربعہ والون کے
ناجی ہونے کی دلیل انہین اہل حدیث کی تابعداری اور اصول و فروع مین اونکی موافقت
ہے پس جاے غور ہے کہ حافظ جی کی کیسی سمجھہ ہے اور اہل حدیث کی عداوت نے اس
شخص کو کیسا خبط کر دیا ہے کہ خود اس عبارت کو نقل کرتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ مقلدین
اہل حدیث ہین کوئی جماعت دوسری اہل حدیث کی نہین ہے سوا اسکے کہ تپہر پڑے
ایسی سمجھہ پر اور کیا کہون **قول ۳۳** بہ صہ ۲۵ اسمین حافظ جی نے اس قول کو باطل
کیا ہے کہ بخاری مسلم کی صحت پر پورب پچھم تک کے لوگون نے اتفاق کیا ہے مین کہتا ہون
کہ یہ مضمون بعینہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ اور طحطاوی سے ثابت ہو چکا علاوہ اسکے حافظ جی
کی محدث لکھنوی تعلیق الممجد کے صہ ۱۳ مین فرماتے ہین ثم انتشر جمع الحدیث وتدوینہ
وسطرہ فی الاجزاء والکتب وکثر ذلک وعظم نفعہ الی زمن الامامین ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل البخاری وابی الحسن مسلم بن الحجاج النیشابوری فدونا
کتابیھما واثبتا من الاحادیث ما قطعا بصحتہ وثبت عندھما نقلہ وسمیا
کتابیھما الصحیح من الحدیث واطلقا ھذا الاسم علیھما وھو اول من سمی
کتابہ بذلک ولقد صدقا فیما قالا وبرا فیما زعما ولذلک رزقھما اللہ من
حسن القبول فی شرق الارض وغربھا وبرھا وبحرھا والتصدیق بقولھما والانقیاد
لسماع کتابیھما ما ھو مستغن عن البیان ترجمہ۔ بعد اسکے پہیلا جمع کرنا احادیث
کا اور لکھنا اوسکو کتابون مین اور بہت ہوا یہ اور بڑا نفع ہوا اسکا تا زمانہ دونون امام
بخاری مسلم کے پس جمع کیا ان دونون نے کتابین اپنی اور لکھا وہ حدیثین جنکی صحت

چنانچہ اوسی کتاب شرح سفر السعادت مطبوعہ مطبع نولکشور کے صـ۵ا مین بعد نقل کرنے قول ابن ہمام کے لکھا ہے (و این کلام در مقام معارضہ و مصادمہ فقہا با محدثین قرار داد محدثین ہمان است کہ اولاً مذکور شد ولیکن فقہا را دران مجال مقال وسیع است باین وجہ کہ مذکور شد و این سخن نافع و مفید است در غرض شرح این کتاب کہ اثبات و تائید مذاہب ائمہ مجتہدین است خصوصا مذہب حنفی و غرض شیخ ابن الہمام ہمین است مگر یہ قول شیخ ابن الہمام کا تمام علما کے نزدیک مقبول نہین ہے چنانچہ حافظ جی کے محدث لکھنوی مقدمہ تعلیق الممجد کے صـ۱۶ا مین بذیل ذکر بخاری مسلم فرماتے ہین ولابن الہمام فی فتح القدیر حاشیۃ الہدایۃ کلام فی ہذا المقام لکنہ مدفوع بعد وقۃ النظر عند الاعلام و تفصیل ہذا البحث مذکور فی شروح الالفیۃ و شروح شرح النخبۃ و دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب انتہی ترجمہ۔ اور ابن الہمام کو فتح القدیر حاشیہ ہدایہ مین اس مقام مین کلام ہے لیکن وہ کلام اونکا دور کردیا گیا ہے بعد خوب غور کرنیکے نزدیک اکابر علما کے اور پوری بحث اسکی مذکور ہے الفیہ کے شرحون مین اور شرح نخبہ کی شرحون مین اور دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین اور ابراز الغی کے صـ۲۴ مین فرماتے ہین کلام ابن الہمام فی ہذا المقام غیر مقبول عند محققی الاعلام۔ ترجمہ۔ کلام ابن الہمام کا اس مقام مین نزدیک محققین علما کے مقبول نہین ہے۔ ہان ناظرین پر یہ بھی پوشیدہ نرہے کہ شرح سفر السعادت خود حافظ جی کی کتاب مستند سے یہ بھی ثابت ہوا کہ محدثین اور ہین اور فقہا اور اور دونون مین مقابلہ اور معارضہ ہے پس یہین سے حافظ جی کا قول ۲۴ و قول ۲۵ بہ صـ۲۶ بھی باطل ہوگیا کیونکہ انہون نے ان دونون قول مین اہل حدیث سے مراد فقہا کو بتایا ہے اور اہلحدیث

پس حافظ جی فرمائے آپ جہوٹے ہین یا آپکے محدث لکہنوی اور میزان کے صـ۱۲ مین ہے
لم اظفر بحدیث مما اتفق علیہ الشیخان قال بضعفہ احد ممن یعتد بتضعیفہ ابدا
ترجمہ ہمینے ایسی کوئی حدیث کبہی نہین پائی جو بخاری مسلم مین ہو اور اوسکو کسی ایسی شخص نے
جسکی تضعیف قابل اعتبار ہو ضعیف بتایا ہو۔ اور شرح سفر السعادت جسکی حافظ جی
سند لائے ہین اوس کتاب مطبوعہ مطبع نولکشور کے صـ۱۳ مین ہے دبدانکہ مقرر نزد جمہور
محدثین آنست کہ صحیح بخاری مقدم است بر سائر کتب مصنفہ وگفتہ اند کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ
صحیح البخاری الی ان قال بالجملہ نزد جمہور محدثین آنست کہ اعلی مراتب حدیث صحیح متفق علیہ
ست الخ۔ وحافظ جی نے جو عبارت شرح سفر کی اس مقام مین نقل کی ہے مین سخت متحیر ہون
کہ وہ عبارت کس فائدہ کے لیئے نقل کی ہے کیونکہ اوس عبارت کو اس مضمون سے کہ
(بخاری مسلم کی صحت پر اتفاق ہے یا نہین) کوئی تعلق نہین ہے اوس عبارت مین تو
صرف اسقدر ہے کہ تقدیم بخاری مسلم کی یعنی کوئی دوسری حدیث صحیح بخاری ومسلم کے
حدیث کے درجہ کو نہین پہونچ سکتی اسمین کمال الدین ابن ہمام نے کلام کیا ہے بہلا اس سے
اور اوس مضمون سے کہ (ان دونون کتاب کی صحت پر اتفاق ہے) کیا تعلق ہے ہان
اسقدر ہے کہ کمال الدین ابن ہمام کے نزدیک دوسری حدیث کا درجہ بہی حدیث صحیحین کے
درجہ کو پہنچنا ممکن ہے چنانچہ آپکے محدث لکہنوی ابراز الغی کے صـ۳۴ مین فرماتے ہین
لم ینکر ابن الہمام تقدم الصحیحین مطلقا ترجمہ ابن ہمام نے صحیحین کی تقدیم کا مطلقا
انکار نہین کیا ہے۔ اب ابن ہمام کی کلام کی کیفیت سنئے ابن الہمام نے یہ ایک بات خلاف
تمام دنیا کے اس وجہ سے نکالا کہ بخاری مسلم کی حدیث کے خلاف ابو حنیفہ کے اقوال
پائے تو اپنی جان بچانیکو اور مذہب حنفی کے ثابت کرنیکو تمام دنیا کے خلاف یہ بات نکالی

فرمایا کہ (لوگ تمہارے پیرو ہین بیشک آئینگی لوگ تمہارے پاس اطراف دنیا سے دین کے سمجھنے کو) یہانپر سمجھنے کے معنی ہین جو لفظ (یتفقھون فی الدین) ہے اوس سے آپ فقہ حنفی کا ثبوت نکالتے ہین سبحان اللہ اگر یہی ہے تو آنحضرتؐ نے تو صحابہ کو کہا تہا پہر فقہ کے نسبت ابو حنیفہ کے طرف کیسے - دوسرے قرآن ہین یہ لفظ بکثرت وارد ہوا ہے ولکن لا یفقھون تو آپ وہان کیونکر معنی لگائینگے تیسرے اگر تفقہ بمعنے تعلیم الفقہ ہے تو فی الدین کے یہان کیا معنی ہونگے چوتہے فقہ باصطلاح فقہا ایک علم فرعی کا نام ہے جیسا کہ کتب اصول ہین ہے الفقہ حکمۃ فرعیۃ الخ تو قبل تفریع ابو حنیفہ کے یہ لفظ جو قرآن وحدیث ہین ہے کیونکر صادق آیا - اور حضرت ثانذہ نے یہانپر امام الائمہ راس المحدثین محمد بن اسمعیل بخاری کی توہین کی ہے اور ایک قصہ بیہودہ نقل کیا ہے کہ امام بخاری نے بخارا ہین فتوی دیا ثبوت رضاعت کا درمیان اون دو لڑکونکے جنہون نے ایک بکری کا دودہ پیا تہا - اللہ اکبر اب وہ زمانہ آیا کہ امام بخاری جیسے بزرگ کی تقلید یہ امامیہ توہین کرنے لگے اور اونکا جہل ثابت کرنے لگے - انکے بڑے تو امام بخاری کی متابعت کو دلیل نجات جانتے تہے اور یہ لوگ مصداق خلف من بعدھم خلف اُنکی توہین کرنے بیٹہے ہین اب اہل ایمان سنین جس فتوے کے نسبت انہون نے امام بخاری کی طرف کی ہے اور لکہا ہے کہ بخارا سے اونکے خروج کا سبب یہی فتوی ہوا تہا حافظ حی کے محدث لکہنوی اس قصہ کے نسبت فوائد بہیہ کے صہ۱۳ مین لکہتے ہین لکنی استبعد وقوعھا بالنسبۃ الی جلالۃ قدر البخاری ودقۃ فہمہ وسعۃ نظرہ وغور فکرہ مما لا یخفی علی من انتفع بصحیحہ ترجمہ - لیکن مین بعید جانتا ہون واقع ہونا اس قصہ کا از روے جلالت شان بخاری کے اور دقیق الفہم ہونے اونکے اور وسعت نظر

کی تابعداری کو بائین لفظ جھٹلایا ہے کہ (آجتک کسی ایک عالم نے بھی اپنے کو مقلد بخاری یا مقلد مسلم کا نہین کہا ہے) یہ پرلے سرےکا خبط ہے کہ تابعداری اور تقلید کو ایک چیز سمجھا ہے اولاً اگر ایسے ہی تھا تو اتباع والطاعت کلمہ منصوصہ کی جگہہ لفظ تقلید کو کیون اختیار کیا تابعداری کی عربی اتباع ہے نہ تقلید۔ اتنا بھی نہین سمجھے کہ اہل حدیث کی تقلید کیونکر ہوسکتی ہے کیونکہ تقلید کہتے ہین (کسیکی بات بیدلیل مان لینا) اور اہل حدیث تو اپنی بات کہتے ہی نہین ہین صرف حدیث رسول معصوم صلعم بیان کرتے ہین پس تقلید اونکی کیونکر ہوگی البتہ تابعداری یعنے اتباع اوسکو کہینگے اور یہ مضمون ہم عبارت طحطاوی سے ثابت کر چکے اور شاہ ولی اللہ صاحب وصیت نامہ مین فرماتے ہین (چارۂ کار آنکہ صحیح بخاری را پیش گیرد وعمل بظاہر سنت کند) اور میزان کے صـ۱۲ـ مین ہے خلاف ما علیہ بعض المقلدین حتی انہ قال لی لو وجدت حدیثا فی البخاری ومسلم لم یاخذ بہ امامی لا اعمل بہ وذلک جھل منہ بالشریعۃ واول من تبرأ منہ امامہ ترجمہ۔ برخلاف اوسکے جسپر بعض المقلدین ہین یہانتک کہ اوسنے مجھسے کہا کہ اگر مین کوئی حدیث بخاری ومسلم مین پاتا جسکو میرے امام نے نہین لیا ہے تو مین اوسپر عمل نکرتا اور یہ اوسکی نادانی ہے شریعت سے اور اس بات سے سب سے پہلے اوسکا امام ہی بیزار ہوگا۔ اور آپ اہل حدیث کو رافضیہ سے کیا تشبیہ دیتے ہین البتہ آپ اور وہ دونون ایک ذات معلوم ہوتے ہو کیونکہ وہ بھی امامیہ ہین اور تم بھی امامیہ ہو اتنا ہی فرق ہے کہ وہ لوگ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کو مفترض الطاعت جانتے ہین اور تم امام ابوحنیفہ رح کوفی کو پس کہو (سگ زرد برادر شغال) کی کیسے پورے ہوئے۔ اور سنئے حضرت نے ثانڈہ سے فقہ کے ثبوت مین ایک حدیث پیش کی ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے صحابہ سے

رسید ویکی دیگر از علمای آن وقت کہ درین امر شریک شدہ بود آفت اولاد رسید)
اور یہ عبارت بعینہ ماخوذ ہے مقدمہ فتح الباری سے گویا اوسکا ترجمہ ہے شیخ ابن حجر نے
مقدمہ فتح کے صہ ۴۹۴ مطبوعہ مصر مین بہ سند اس قصہ کو نقل کیا ہے پس ظاہر ہے
کہ سبب خروج کا امام بخاری کے بخارا سے مخالفت خالد بن احمد ذہلی امیر بخارا کی ہے
جو باعث نماننے اوسکے استدعا کے ہوئی تھی اور وہ یہی تھی کہ خالد بن احمد یہ چاہتا تھا
کہ حافظ جی کی قوم مجلس درس مین امام بخاری کے اوسکے بیٹون کے ساتھ بیٹھنے پاوے
اور امام بخاری نے غایت ورع سے اوسکو منظور نہین کیا پس قصہ رضاعت بالکل
جھوٹ ٹھہرا۔ اور یہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ حافظ جی نے اول مین یہ دعوے
کیا ہے کہ بخاری امام شافعی کے مقلد تھے اور یہانپر اونکے اجتہاد مین غلطی نکالتے ہین
تو گویا اپنی زبان سے اوس قول مین جھوٹے بن گئے (کہ امام بخاری متعلد شافعی تھے)
اور ایک طرفہ ماجرا اسمین حافظ جی نے یہانپر مولوی عبد الحی کا قول مذمت مین اہلحدیث
کے نقل کیا ہے مین کہتا ہون کہ یہ پرلے سر کا جھوٹ اور بہتان ہے مولوی عبد الحی
پر کیونکہ یہ قول اونکا امام الکلام مع غیث الغمام کے صہ ۸ مین اون لوگون کے حق مین
ہے جو نماز نہین پڑھتے اور شہوت کی پیروی کرتے ہین تقوی پرہیزگاری تو مدار اونکا
کام صرف بزرگون اور گزشتہ لوگونپر طعن کرنا ہے چنانچہ اوسمین لفظ اضاعوا الصلوۃ
واتبعوا الشہوات موجود ہے بھلا اس مضمون کو عمل بالحدیث کرنے والون سے کیا
تعلق ہے۔ ہان اسکے بعد اوسی صہ کی آخر مین تقلیدیون کی نسبت صاف لکھا ہے
وقد قابلتھم طائفۃ عظیمۃ اخری حضروا اباد التفریط الی ما تحت الثری
واستنسوا قواعد الجدال والتفریط الی الدرجۃ القصوی وبنوا قصر التفریط

اور غور و فکر اونکے جو کہ نہین پوشیدہ ہے اوپر اوسکے جسنے نفع اوٹھایا اونکی کتاب صحیح بخاری
سے۔ علاوہ اسکے امام بخاری کا مجتہد مطلق مستقل ہونا ہم تعلیق المسجد وغیرہ سے اوپر ثابت
کر چکے ہین پس یا تو حافظ جی سچے یا اونکے محدث لکھنوی سچے۔ اور یہ قصہ صریح غلط ہی
کیونکہ اسمین سبب خروج کا امام بخاری کے بخارا سے یہ فتوے لکھا ہے اور حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب بستان المحدثین کے صـــ۱۱۳ مین فرماتے ہین (واو را بر سنت صالحین
ابتلاے و محنتی در پیش آمد کہ خالد بن احمد ذہلی امیر بخارا او را تکلیف داد کہ بخانہ آمدہ پسران
مرا جامع و تاریخ و دیگر کتب خود درس میگفتہ باشد بخاری گفت کہ این علم علم حدیث است
این را ذلیل نمی کنم اگر ترا غرض باشد پسران خود را در مجلس بفرست تا بدستور طلبہ دیگر تحصیل
نمایند امیر گفت اگر چنین است پس باید کہ در وقت حضور پسران من کسی از دیگر طلبہ بار ندہد
و حجاب و چوبداران من بر در ایستادہ باشند نخوت من قبول نمیکند کہ در مجلسیکہ پسران
من باشند سپر اسکاف و حائک پہلونشین ایشان باشند بخاری اینہم قبول نداشت گفت کہ
این علم میراث پیغمبر است تمام امت دران شریک است خاص بکسے نمیشود باین گفت و
شنید امیر مذکور از بخاری دل گران کرد و کدورت در خاطر طرفین روز بروز تزاید داشت
تا آنکہ امیر مذکور ابن ابی الورقاء و دیگر علماء ظاہر آن وقت را با خود رفیق کردہ در مذہب بخاری
و در اجتہاد او طعن و تخطیہ آغاز نہادہ محضرے درست ساختہ بخاری را از بخارا اخراج کرد
چون بخاری از بخارا بر آمد در جناب الہی دعا فرمود کہ بار خدایا این مردم را ابتلا کن بچیزے
کہ مرا میخواہند کہ برسانند کم از یکماہ نگذشتہ کہ خالد بن احمد معزول شد و حکم خلیفہ
رسید کہ او را بر خر سوار کردہ تشہیر نمایند و آخر حال او بکمال تباہی انجامید چنانچہ
در تواریخ معروف و مسطور ہست و حریث بن ابی ورقاء را رسوائی و فضیحت عظیم در ناموس

کثیر من فضلاء اعصارنا حیث یظن بعضھم ان المذھب الذی تمذھب بہ
مرجح فی جمیع الفروع وان کل مسئلۃ منہ بریۃ عن الجروح۔ ترجمہ۔ اور خدا کے
طرف فریاد سے ہے عادت سے جہلای زمانہ کے بلکہ کردار سے اکثر مولویان زمانہ کے کہ
گمان کرتا ہے بعض اونکا کہ جس مذہب کو اوسنے اختیار کیا ہے وہ جمیع فروع مین
مرجح ہے اور ہر مسئلہ اوسکا اعتراض سے پاک ہے۔ اور نافع کبیر کے صـ۱۸ مین عبارت
میزان شعرانی کی نقل کرکے جسکا مضمون یہ ہے کہ (ہمارا اعتقاد اور ہر منصف کا اعتقاد
حق مین ابوحنیفہ کے یہ ہے کہ اگر وہ حدیث کے جمع ہونے تک زندہ رہتے تو حدیثون
کو اختیار کرتے اور اونکے مذہب مین قیاس کم ہوتا جیسا کہ اورون کے مذہب مین
کم ہوا کما مر جسکا حاصل یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب مین قیاس زیادہ ہے اور
اونکو حدیثین کم ملین) اس عبارت کے بعد مولوی عبدالحی لکھتے ہین قد تفرق الناس
من قدیم الزمان الی ھذا الاوان فی ھذا الباب الی الفرقتین فطائفۃ قد
تعصبوا فی الحنفیۃ تعصبا شدیدا والتزموا بما فی الفتاوی التزاما شدیدا
وان وجد واحدیثا صحیحا او اثرا صریحا علی خلافہ وزعموا انہ لوکان
ھذا الحدیث صحیحا لاخذ بہ صاحب المذھب ولم یحکم بخلافہ وھذا جھل
منھم بما روتہ النقات عن ابیحنیفۃ من تقدیم الاحادیث والاثار علی
اقوالہ الشریفۃ فترک ما خالف الحدیث الصحیح رای سدید انتھی۔ ترجمہ۔
ہر آئینہ متفرق ہوئے لوگ قدیم زمانہ سے لیکر اسوقت تک اس بات مین طرف دو فرقہ
کے پس ایک گروہ نے تعصب کیا حنفیت مین سخت تعصب اور لازم پکڑا اوسکو
جو فتاوون مین ہے سخت لازم پکڑنا اگرچہ پایا حدیث صحیح یا اثر صریح خلاف اوسکے اور

علی رغم انف بانی قصر الافراط وجاهد واحق الجہاد فی الفساد والانضغاط وجمد واعلی مذہبہم جمود الثلج فی ایام الشتاء وعملوا بتلک المحرمات عند مقابلۃ ھٰؤلاء وحکموا بکفرھم وفسقھم بل وکفروا الاکابر المتقدمین و فسق الاقدسین ولم یجیبوا الا بقولھم انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارھم مقتدون من غیر التامل فی جوابہ اولو کان اباھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون ترجمہ اور مقابل ہوئی اونکی ایک جماعت بڑی جسنے کہودے کو نئے تفریط کے تحت الثریٰ تک اور بناڈالی لڑائی اور تفریط کے قاعدون کی انتہا درجہ تک اور بنایا کوٹہا تفریط کا ضد پر بانی کوٹہی افراط کے اور پوری کوشش کی فساد اور جہگڑے مین اور جم گئے اپنے مذہب پر مثل جم جانے برف کے جاڑون مین اور عمل کیا حرام کا سونپر وقت مقابلہ اون لوگونکے اور اونکو کافر فاسق کہا بلکہ اکابر متقدمین کو کافر فاسق کہدیا اور نجواب دیا کچہ سوا اس کہنے کے کہ پایا ہمنے اپنے بزرگون کو اوپر ایک طور کے اور ہم اونہین کے چال کی اقتدا کرتے ہین بغیر سوچے ہوئے اس جواب کے جواب کو کہ کیا اگر ہون بزرگ اونکے نہ سمجہتے کچہ اور نہ راہ پر۔ اس عبارت مین تقلید شخصی کرنیوالون کی کیسی ہجو ہے اور یہ کہ مقلدون کا سوا اُسکے کوئی جواب نہین ہے جو کفار نے پیغمبرونکو جواب دئے ہین کہ (ہم اپنے بزرگون کے چال پر ہین) جیساکہ قرآن مین مذکور ہے پہر اوسکے بعد یہ بہی لکہا کہ مقلدون نے اس مضمون کا جواب جو قرآن مین ہے اوسکو نہین سوچا یعنے (کیا اگر باپ دادے اونکے نہون سمجہتے اور نہ راہ پر) اور یہ بہی لکہا کہ تقلید یے اہل حدیث بلکہ اکابر بزرگون کو کافر فاسق بناتے ہین۔ اور التعلیق الممجد کے صلا مین لکہا ہے والی اللہ المشتکی من عادات جہلاء زماننا بل من صنیع

اور حدیث کو چھوڑ دیا جس سے یہی نکلا کہ وہ مخالفین امام کے اہل حدیث تھے اور حدیث
پر چلتے تھے۔ پس فرقہ اہل حدیث کو فرقہ جدید کہنا آپکے محدث کے قول سے جھوٹ ٹھہرا
اسکے بعد مولوی عبد الحی لکھتے ہین فلیتخذ العاقل مسلک البین ولیھجر طریق الطائفتین
ترجمہ۔ عاقل کو چاہیئے کہ درمیان طریقہ اختیار کرے اور دونون گروہ کی چال چھوڑ دے
جسکا حاصل یہ ہوا کہ امام کے قول خلاف حدیث کو چھوڑ دے اور امام پر بدگمانی نکرے
کہ اونہون نے باوجود حدیث پانے کے قصداً حدیث کو چھوڑ دیا بلکہ یہ سمجھے کہ اون کو
حدیث نہین ملی جیسا کہ مولوی عبد الحی نے خود اپنا عقیدہ لکھا ہے فافہم **قول ۲۶**
ص۲۷ مین سخت متحیر ہون کہ حافظ جی نے یہانپر حجۃ اللہ کی عبارت کس غرض سے نقل کی ہے
دعوے تو آپکا یہ ہے کہ (کوئی قول امام کا قرآن و حدیث کے خلاف نہین ہے) اور حجۃ اللہ
کی عبارت مین یون ہے کہ (جب فقہ بنائی گئی تو اوسکے مسائل کی سند مین کہین حدیث
بھی ہے اور کہین شہرونکے قاضیون کا بھی قول ہے) جس سے صاف ظاہر ہے کہ سارے
مسائل قرآن و حدیث سے ماخوذ نہین ہین پس یا تو حجۃ اللہ کی عبارت کا مطلب نہین سمجھا
یا عوام کے فریب دہی کو جھوٹ موٹ عربی عبارت نقل کر دیا اور ترجمہ نکیا تاکہ لوگ
سمجھ لین کہ حافظ جی کے مطلب کے موافق اوسمین مضمون ہوگا **قول ۲۷** ص۱۲ مین
حافظ جی نے یہ کہا ہے کہ (کیدانی کے قول پر اعتراض کرنا ہٹ دھرمی ہے) مین کہتا ہون
کہ اگر یہ اعتراض ہٹ دھرمی ہے تو آپکے محدث لکھنوی نے کیون اسپر اعتراض کیا
۲ دوسرے اس اعتراض سے غرض یہ ہے کہ کتب فتاوے حنفیہ مین غلط مسائل بھی
ہین جنکا خود اونکے مذہب والون نے تعاقب کیا ہے۔ پس جملہ کتب فقہ کو معتبر جاننا
اور جمیع مسائل کو انکی متحقق سمجھنا نہایت جہالت کی بات ہے چنانچہ یہ مضمون بعینہ

زعم کیا یہ کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو اختیار کرتے اوسکو امام مذہب و نہ حکم کرتے خلاف اوسکے اور یہ جہالت ہے اونکی ساتہ اوسکے جو روایت کیا ثقات نے ابو حنیفہ سے دربارہ مقدم کرنے احادیث اور آثار کے اوپر اقوال شریف اونکے پس ترک کرنا اوس قول کا جو حدیث صحیح کے خلاف ہے یکی رای ہے ۔ تمام ہوا قول مولوی عبد الحی کا ۔ پس اصل امر نزاعی اور تکراری بات یعنے (حدیث پر عمل کرنا اور حنفی مذہب مین قیاس زیادہ ہونا اور حنفی مذہب کے جمیع مسائل کا صحیح ہونا اور امام ابو حنیفہ کو حدیث کم ملنا اور مقلدون کی جہالت اور مقلدون کی بد مذہبی اور حدیث کی مخالفت اور مقلدون کا تعصب اور انکا بزرگون کو برا کہنا) ان سب امور مین مولوی عبد الحی کا قول ہمارے موافق ہے پس سخت حجت ہے حافظ جی پر اور اونکے ساتہیون پر کیونکہ مولوی عبد الحی ان لوگون کے مولانا و محدث ہین ۔ اور مولوی عبد الحی کے قول سے یہ بہی نکلا کہ ایک جماعت ابو حنیفہ کی مخالف اور اون سے سوء عقیدت رکہنے والی ہمیشہ سے چلی آئی ہے جیسا کہ لفظ (من قدیم الزمان الی هذا الاوان) سے ظاہر ہے کہ دو فرقے ہمیشہ سے چلے آتے ہین ایک فرقہ مقلدہ جسکا ذکر ہوا اور دوسرا کما قال فطائفة زعموا ان الامام قاس علی خلاف الاخبار وهجر ما ورد به الشرع والاثار فظنوا في حقه ظنونا سيئة واعتقدوا عقائد قبيحة ترجمہ ۔ جیسا کہ کہا ایک گروہ نے زعم کیا کہ امام نے قیاس کیا خلاف حدیثون کے اور ترک کیا اوسکو جو شریعت مین وارد ہوا اور آثار کو پس گمان کئے اونکے حق مین برے برے گمان اور اعتقاد رکہا برے برے باتون کا ۔ دیکہو نافع کبیر صفحہ ۱ یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ امام سے بد عقیدہ اور اون سے بدگمان لوگ ہمیشہ سے چلے آئے ہین اور یہ الزام اونپر رکہتے آئے کہ وہ حدیث کے خلاف قیاس کرتے تہے

الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذهب فیقرء خلف الامام و یرفع یدیه عند الانحطاط ونحو ذلک فاجاب الخ ترجمہ منقول ہے کہ ایک شخص نے شاگردان ابوحنیفہ مین سے پیغام نکاح کا بہیجا ایک اہل حدیث کی لڑکی سے زمانہ ابوبکر جوزجانی مین پس انکار کیا اوس اہل حدیث نے مگر باین شرط کہ چہوڑ دے وہ اپنا مذہب اور پڑہے سورۂ فاتحہ پیچہے امام کے اور رفع الیدین کرے رکوع مین جاتے وقت اور مثل اسکے پس قبول کیا اوس شاگرد ابوحنیفہ نے اس عبارت سے شامی کے تین باتین ثابت ہوئین ملہ ایک فرقہ خاص اہل حدیث کا قدیم سے ہونا کیونکہ ابوبکر جوزجانی کا زمانہ مجتہدین کے زمانہ مین تہا جیسا کہ مولوی عبدالحی نے فوائد بہیہ مین لکہا ہے ملہ دوسرے یہ کہ اہل حدیث اور طریقہ ابوحنیفہ والون سے قدیم سے تنفر چلا آتا ایا کہ اوس اہل حدیث نے اپنے بیٹی کا نکاح اوس طریقہ ابوحنیفہ والے سے منظور نہین کیا مگر بشرط چہوڑ دینے مذہب کے ملہ تیسرے یہ کہ درمیان اہل حدیث اور ابوحنیفہ والونکے مسائل قرات فاتحہ خلف الامام ورفع الیدین وغیرہ کا خلاف ہمیشہ سے چلا آتا ملہ چوتہے یہ کہ اوسوقت طریقہ ابوحنیفہ والون کے نزدیک اونکے طریقہ کے ایسی وقعت تہی کہ نکاح کے واسطے اوسکو چہوڑ دیتے تہے۔ اور اس معنی کی عبارت کہ ذ فرقہ اہل حدیث خاص فرقہ کا نام ہے) حافظ جی نے خود نقل کی ہے چنانچہ صـ۲۹ مین جو قسطلانی کی عبارت بدین مضمون اونہون نے لکہا ہے کہ (محدث سے فقیہ کا ثواب کم نہین ہے یہ مضمون خود دلالت کرتا ہے کہ فقہا اور ہین او محدثین اور مگر حافظ جی نہ سمجہین تو کوئی کیا کرے۔

جوابات متعلقہ تحریر ثانی

نافع کبیر مین موجود ہے اور صرف بیچارے کیدانی نے کیا قصور کیا ہے جو آپ کہتے ہین
کہ (یہ قول کیدانی کا مفتے بہ نہین ہے) اکثر فتاوے حنفیہ مین یون ہی ہے جیسا کہ آپکے
محدث لکھنوی نافع کبیر کے صث مین فرماتے ہین کذلک مسئلۃ ان شارۃ فی التشہد
فان کثیرا من کتب الفتاوی متواردۃ علی منعہا وکراہتہا ترجمہ۔ اسی طرح مسئلہ
اشارہ کرنیکا تشہد مین کہ اکثر کتب فتاوے متوارد ہین اوپر ممنوع اور مکروہ ہونے اسکی

قول ۳۸ ص۲۷ اسمین حافظ جی کا دعوے یہ ہے کہ (اہل حدیث سے مراد ائمہ
اربعہ اور فقہاے دین ہین) مین کہتا ہون کہ اولاً یہ کیسی خبطگی ہے ذرا ناظرین تامل
اس مقام کو غور کرین صاحب خلاصہ کیدانی جو حنفی مذہب کا فقیہ ہے وہ کہتا ہے کہ
(تشہد مین انگشت شہادت کو اوٹھانا جیسا کہ اہل حدیث کرتے ہین حرام ہے) بھلا کوئی
بچہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مراد کیدانی کی لفظ اہل حدیث سے یہانپر ائمہ اربعہ اور فقہا ہین
اگر ایسا ہے تو کیدانی نے کرنیوالا اس فعل کا اسکو قرار دیا اور ناجائز کے نزدیک ٹھرایا
اگر حافظ جی کی سمجھ کے موافق اہل حدیث سے مراد یہان ائمہ اربعہ اور فقہا ٹھر جائین
تو انگشت شہادت اوٹھانے والے اور اوسکو ناجائز کہنے والے دونون ایک ہو جائین
وھل ھذا الاخبط یہ عبارت کیدانی کی صاف کہہ رہی ہے کہ کیدانی فقیہ حنفی اپنے
کو اور اپنے امام کو اہل حدیث نہین جانتا تھا ورنہ یون نہین لکھتا۔ پس یہ کہنا کہ
(یہان اہل حدیث سے مراد ائمہ اربعہ اور فقہا ہین) پرلے سری کی حماقت ہے باقی
رہا اہل حدیث ایک فرقہ خاص کا نام ہونا اگرچہ برابر اس رسالہ مین اقوال شتّے سے ہم
ثابت کر چکے ہین با این ہمہ ایک قصہ اور لکھدیتا ہون شامی جلد ۳ مطبوعہ مصر کے
ص ۲۹۳ مین ہے حکی ان رجلا من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب

اطلاق صرف قول رسول پر ہوتا ہے پس آپ جہوٹے ہین یا آپکے مذہب کے اصول کی کتاب
جہوٹی ہے لیجئے آپس مین سمجھ لیجئے اور توضیح مین بہی ایسے ہی ہے رابعاً آپنے ایک قول
جرجانی کو دیکہکر یہ کیونکر سمجھ لیا کہ جمیع علما کے نزدیک حدیث کی یہی تعریف ہے حالانکہ
آپکے محدث لکہنوی اوسکی شرح مین بہ صـ فرماتے ہین فی شرح منار الاصول ان
السنۃ یطلق علی قول الرسول صلعم و فعلہ و سکوتہ و طریقۃ الصحابۃ و الحدیث
و الخبر مختصان بالاول ترجمہ منار الاصول کی شرح مین ہے کہ سنت کا اطلاق قول فعل سکوت رسول صلعم پر اور طریقہ
صحابہ پر ہوتا ہے اور حدیث اور خبر مختص ہین ساتہ اول کے (یعنی حدیث و خبر صرف
قول و فعل سکوت رسول صلعم کو کہتے ہین) اور پہر اوسی کتاب کے صـ مین لکہا ہے اصطلح
الفقہاء الخراسانیون و من تبعھم علی ان الحدیث اسم للمرفوع ترجمہ فقہای
خراسان اور اونکی پیروان کی اصطلاح مین حدیث نام اوسکا ہے جسکی سند آنحضرت صلعم
تک پہنچی ہے - پس اپنے موںہہ سے فرمائے کہ آپ جہوٹے یا آپکے محدث - اور آپکے
شیخ عبد الحق حنفی مقدمہ مشکوۃ مین لکہتے ہین اعلم ان الحدیث فی اصطلاح جمہور
المحدثین یطلق علی قول النبی صلعم و فعلہ و تقریرہ ترجمہ جان تو کہ جمہور محدثین
کی اصطلاح مین حدیث قول و فعل تقریر رسول صلعم کو کہتے ہین - پس کہو حافظ جی
تم تو کہتے تہے کہ یہ جمیع علماے حدیث کے خلاف ہے تمہارے شیخ محدث دہلوی
کیا کہتے ہین بتاؤ سچا کون ہے **قول ۲** بہ صـ ۳۹ اسمین حافظ جی نے علما کا چار مصلی
کو ناجایز کہنے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ (شامی کا حوالہ محض جہوٹ اور افترا ہی
اور پہر خود لکہتے ہین کہ (شامی نے بدین عبارت) (لکن یشکل الخ) کسکا جواب دیا ہے
یہانپر حافظ جی کی لوگ دیانت اور آدمیت کو لحاظ فرمائین پہلے جہوٹ و افترا کا الزام

واضح رہے

کہ تحریر ثانی مین بیشتر وہی باتین ہین جنکا جواب تحریر اول کے جواب مین گزر چکا فقط کہ
ہان چند امور جو ہرچند تبعاً مذکور ہوئے ہین مگر اونکی ایضاح کی مستقلاً ضرورت معلوم ہوتی
ہے بنابران اونکے جوابات یہان لکھے جاتے ہین **قول** ص ۳۶ اسمین حافظجی نے
اس جملہ پر اعتراض کیا ہے کہ (حکم رسول کا نام حدیث ہے) اور آپ فرماتے ہین کہ
(جمیع علمائے حدیث کے خلاف یہ تعریف حدیث کی بیان کی ہے) ذرا ناظرین حافظجی
کے عقل و فہم کو ملاحظہ فرمائین یہ جملہ جسکا حاصل (حکم الرسول یطلق علیہ الحدیث) یا (حکم
الرسول یسمی بالحدیث) ہے اسکو تعریف حدیث سمجھنا کیسی حماقت ہے اتنا بھی نہین
سمجھا کہ اس جملہ مین لفظ حدیث محمول واقع ہے بھلا جس شخص کو اتنی تمیز بھی نہو کہ جملہ
کون قضیہ ہے اور موضوع کون ہے اور محمول کون وہ تصنیف کرنے بیٹھا ہے
اور اہل علم پر اعتراض کرتا ہے ؎ با من از جہل مقابل شدہ نا منفعلے ۔ تو کہ گر ش
ہجو کنم میشود ش مدح عظیم ۔ ثانیاً آپنے جو تعریف حدیث کی کی ہے اور کہا ہے کہ (امام
ابو حنیفہ کا قول بھی حدیث ہے) بنابراسکے آپکے مذہب مین ادلہ شرعیہ کے چار قسم
قرآن و حدیث اجماع قیاس نہین ٹہرتے کیونکہ جب قول و فعل صحابی و تابعی و مجتہد
بقول آپکے داخل حدیث ہین تو اجماع و قیاس حدیث کی قسیم نرہی کیونکہ قسیمین مین
نسبت تباین کی ہوتی ہے پس آپکا اعتراض اولاً اپنے مذہب پر ہونا چاہیئے کہ
ادلہ شرعیہ کی چار قسم کیون کیا ۔ ثالثاً آپ فرماتے ہین کہ (صرف حکم رسول کو حدیث
کہنا جمیع علما کے خلاف ہے) اور نور الانوار مطبوعہ مطبع مصطفائی کی ص ۱۴۷ مین حدیث
کی تعریف بھی لکھی ہے والحدیث یطلق علی قول الرسول خاصۃً یعنے حدیث کا

حضرت ناظرہ کہتے ہین کہ (یہ جہوٹ ہے) مینے اسیواسطے صفحہ تک کا نشان دیدیا ہے
کہ لوگ دیکہکر فرمائین کہ یہ شخص کیسا سچا ہے ـ اب مین شامی کا اعتراض جو بیان
پر ہے جسکو حافظجی پوچہتے ہین کہ (شامی لنے یہ کسکا جواب دیا ہے) اوسکی حقیقت
لکہتا ہون پس واضح ہو کہ شامی نے پہلے عبارت لکہکر اور علما کا انکار چار مصلی پر بیان
کر کے لکہا ہے لاکن یشکل علیہ ان نحو المسجد المکی والمدنی لیس لہ جماعۃ
معلومون فلا یصدق علیہ انہ مسجد محلۃ بل ھو کمسجد شارع وقد مر انہ
لاکراھۃ فی تکرار الجماعۃ فیہ اجماعاً ترجمہ. لیکن اعتراض وارد ہوتا ہے اوسپر
یہ کہ مکہ مدینہ کی مسجد جیسے یا جماعت معلوم اور معین نہین ہے بلکہ وہ مثل مسجد راہ کی ہے
اور گذرچکا کہ راہ کی مسجد مین تکرار جماعت مکروہ نہین ہے بالاتفاق ـ مین کہتا ہون
کہ لوگ شامی کے اعتراض کو لحاظ فرمائین یہ بیچارہ تیسرہ صدی کا آدمی جماعت
علماے متقدمین پر کیسا خوبصورت اعتراض کرتا ہے کہ (مکہ مدینہ کی مسجد راہ کی
مسجد کی طور پر ہے اور راہ کی مسجد مین تکرار جماعت ناجائز نہین) اولاً اس اعتراض
کو قول علما سے کیا تعلق ہے علمانے تو یہ کہا ہے کہ حرمین کے لوگ جو حرمین کے
مسجد مین یعنی (وہان کے لوگ وہین کی مسجد مین) جو چند جماعتون کے ساتہ ترتیب وار
نماز پڑہتے ہین وہ چارون مذہب کی روسے ناجائز ہے اور شامی کا مقولہ یہ ہے
کہ (راستے کی مسجد مین آنیوالے جانیوالے چند جماعتون سے نماز پڑہ سکتے ہین)
بہلا یہ اعتراض کیونکر ہوسکتا ہے علما تو حرمین کے رہنے والون کو کہہ رہے ہین اور شامی
مسافرون کا حال کہتا ہے یہ کیسا سوال از آسمان وجواب از ریسمان ہے ـ دوسرے
شامی نے معنے اس بات کا اقرار کیا کہ شہر یا گانون کی مسجد مین تکرار جماعت ناجائز ہے

لگاکر پہر یہ کہنا کہ (شامی یہ کسکا جواب لکہا ہے) یہ کیسی حرکت ہے اگر بقول حافظ جی کے
صاحب تحریر کا حوالہ جہوٹ و افترا تہا تو پہر شامی نے جواب کسکا دیا بالجملہ مین پورے
عبارت شامی کی بہ نشان صفحہ نقل کرکے ترجمہ کردیتا ہون اور شامی کے جواب کی
بہی حقیقت کہولتا ہون شامی جلد ا مطبوعہ مصر کے ص۲۷۰ مین ہے ذکر العلامۃ
الشیخ رحمۃ اللہ السندی تلمیذ محقق ابن الھمام فی رسالتہ ان ما یفعلہ
اھل الحرمین من الصلوۃ بائمۃ متعددۃ وجماعات مترتبۃ مکروہ اتفاقا
ونقل عن بعض مشائخنا انکارہ صریحا حین حضر الموسم بمکۃ سنہ ۵۵۱
منھم الشریف الغزنوی وذکر انہ افتی بعض المالکیۃ بعدم جواز
ذلک علی مذھب العلماء الاربعۃ ونقل انکار ذلک ایضا عن جماعۃ من
الحنفیۃ والشافعیۃ والمالکیۃ حضروا الموسم سنہ ۵۵۱ھ واقرہ الرملی فی
حاشیۃ البحر ترجمہ علامہ شیخ رحمۃ اللہ سندی تلمیذ محقق ابن الہمام نے اپنے رسالہ
مین لکہا ہے کہ جو حرمین والے کرتے ہین چند امامون کے ساتہ ترتیب وار جماعت
سے نماز پڑہنا وہ سب کے نزدیک مکروہ ہے اور نقل کیا بعض علماے حنفیہ سے صریح
منکر کہنا اوسکو جب وہ آئے تہے حج کو ۵۵۱ھ مین اون مین سے شریف غزنوی تہے
اور ذکر کیا کہ بعض مالکیہ نے فتوے دیا ناجوازی کا اسکے موافق مذہب علمائے
مذاہب اربعہ کے اور نقل کیا منکر کہنا اسکا جماعت علماے حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ
سے جو آئے تہے حج کو ۵۵۱ھ مین اور لکہا ہے اسکو رملی نے حاشیہ بحر الرائق مین
یہہ عبارت کیا صاف کہہ رہی ہے کہ علما نے چار و مذہب کے رو سے چار مصلی کو
ناجایز فرمایا ہے اور ۵۵۱ھ مین وہین مکہ معظمہ مین جماعت علمانے اسکو منکر کہا او

کی مشابہت کے باعث جب حرمین مین چار مصلی بنگئے تو شبہ بہ مین چار مصلے بدرجہ اولے بننے چاہیئے پس اگر سچے ہو تو بتاؤ کہ کون راہ کی مسجد مین چار مصلے بنے ہوئے ہین کہ اونکی مشابہت کے باعث یہ چار مصلے بن گئے ہین۔ سنا تو مین پوچھتا ہون کہ چار مصلے بنانے مین اور اوسکو حق ماننے مین تم لوگ کسکے مقلد ہو چار اماموں نے تو یہہ کہا نہین ہے پھر بتاؤ کہ چارون کے خلاف کون ہوا بہلا رفع الیدین جو تین امام کے نزدیک سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اوسکا ماننے والا تو لامذہب کہا جاتا ہے تو چار مصلے کا ماننے والا جسکو کسی امام نے سنت کیا معنی جائز تک نہین کہا اور چار امام کیا معنی کسی ایک عالم مشہور معتبر نے اوسکو ثابت نہین کیا ایسے چیز کے ماننے والے سچے پکے مذہب والے ٹھہرے حیف ہے ایسی سمجھ اور عقل پر پس بتاؤ حافظ جی حسب قول تمہارے کہ (جو چار امام کے قول سے باہر ہو وہ بدعتی ہے) تم چار مصلے کو مانکر اپنے مونہ سے بدعتی اور بدمذہب ہوئے یا نہین - اور سنئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب فتح العزیز تفسیر سورہ بقرہ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور کے آخر صفحہ ۱۸۹ سے اول صفحہ ۲۱۹ تک فرماتے ہین (وخدای تعالی بیخبر نیست ازانچہ در زمان آیندہ عمل خواہید کرد وانہ راہ بدعت یک یک جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود و در ترجیح و تفضیل جہت مختارہ خود ہرکس سخنے خواہد آورد مثلا حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد الخ-) دیکھو حافظ جی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اس مصلے کے بانٹ بخرے کو (از راہ بدعت) کہتے ہین اب تم کیا کہوگے ہان تمکو تو اسکا جواب آسان ہے کہدیجیو کہ (جھوٹ ہے واللہ فتح العزیز مین یہ عبارت نہین ہے) اسیواسطے مینے مطبع اور صفحہ تک کا پتہ لکہا ہے - علاوہ ان سب کے ہم کہتے ہین کہ اگر چار مصلے کو تم لوگ مانتے ہو تو تمکو چاہیئے کہ اپنے ہر مسجد مین

اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ مکہ مدینہ شہر ہے وہان لوگ بستے ہین یا ایک راستہ ہے جسکی
کنارے پر مسجد بنی ہوئی ہے مسافرین آنے والے جانے والے اوسمین نماز پڑہتے
ہین بہلا کوئی احمق سے احمق بہی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ مکہ مدینہ کی مسجد ایسی ہے اسواسطے
شامی نے یون نہین کہا کہ (وہ راہ کی مسجد ہے) بلکہ تشبیہہ دی کہ مثل مسجد راہ کی ہے
اور مشابہت کی وجہ یہ نکالی ہے کہ جیسے راہ کی مسجد مین کوئی جماعت معین نہین ہوتی
ہے بلکہ جو مسافر وہان گزرا اوسنے نماز پڑہی ویسے ہی حرمین کی مسجد مین بہی کوئی جماعت
معین نہین ہے حالانکہ یہ محض واہیات حجت ہے کون کہہ سکتا ہے کہ حرمین کی مسجد
مین کوئی جماعت معین نہین ہے کیا وہان کوئی رہتا نہین ہے صرف آنیوالے جانیوالے
مسجد مین نماز پڑہا کرتے ہین بہرنوع شامی کے قول سے یہ بات نکلی کہ اگر حرمین مین
امام معین اور جماعات معینہ کے ساتہ چار جماعتین ہوتی ہین تو ناجائز ہے لمٓ۳ تیسرے
مسجد حرمین کا مثل مسجد راہ کے ہونا ہمیشہ سے ہے یا ۱۵۰۵ھ مین دونون جگہہ کی مسجدین
ایسی ہوگئین اگر ہمیشہ سے ایسے ہی ہین تو صحابہ اور تابعین اور چارون امام کے وقت
مین اوسمین چار مصلے کیون نہین قایم ہوا اور اگر کہو کہ پہلے ایسے نہ تہے ۱۵۰۵ھ مین مثل
مسجد راہ کے ہوگئے تو اسکی دلیل لاؤ کہ سنہ مذکور مین وہان کی جماعتین فوت ہوگئین
صرف آنیوالے جانیوالے نمازی رہگئے اسلیئے چار مصلی قائم ہوا لمٓ۴ چوتہے اگر حرمین
کی مسجد مثل مسجد راہ کے ہے تو چار کی قید کیسی اور چار مصلی حنفی شافعی مالکی حنبلی
بہ ترتیب مقرر کرنے کی کیا وجہ کیا اوس راہ مین یہ چار گروہ یکے بعد دیگرے ہمیشہ
گزرا کرتے ہے لمٓ۵ پانچوین راہ کی مسجد مین تو تم خود کہتے ہو کہ جماعت معین نہین
ہوتی ہے پہر حرمین کی مسجد مین چار کو معین کرنیکی کیا وجہ لمٓ۶ چہٹے مسجد طریق

ہے ان هذه المذاهب الاربعة المدونة المحررة قد اجمعت الامة او من
يعتد به منها على جواز تقليدها يومنا هذا وفي ذلك من المصالح ما لا يخفى
لا سيما في هذه الايام التي قصرت فيها الهمم جدا واشربت النفوس
الهوى ترجمہ یہ چار ومذہب جو لکھی ہوئی اور جمع کئے ہوئے ہین ہر آئینہ اتفاق کیا
امت نے یا اون لوگون نے جو شمار کے قابل ہین اوپر جایز ہونے تقلید اونکے اس زمانہ
مین اور اسمین مصلحتین ہین جو پوشیدہ نہین خصوصاً آجکل کہ لوگون کی ہمتین بہت گھٹ گئین
اور نفوس مین بری خواہشین بھر گئین۔ مین کہتا ہون کہ اولاً حافظ جی کا اور مقلدونکا
دعوے یہ ہے کہ (تقلید خاص امام کی واجب ہے) اور اس عبارت مین تقلید کو
جائز لکھا ہے جس سے یہ نکلا کہ جو شخص تقلید چھوڑ دے اوسپر کوئی الزام نہین دوسرے
حافظ جی کا دعوی یہ ہے کہ (ایک امام خاص کی تقلید) اور اس عبارت مین چار امام کی
تقلید کا ذکر ہے جس سے تقلید شخصی باطل ہوئی۔ تیسرے اس عبارت مین یہ ہے کہ
بنا بر مصلحتون کے تقلید چار امام کی آجکل جائز ہے جس سے یہ نکلا کہ پہلے جائز نہین
تھی چوتھے اس عبارت مین یہ ہے کہ بنا بر مصلحتون کے آجکل جائز ہے جس سے یہ نکلا
کہ اگر وہ مصلحتین نہون تو جائز نہین پانچوین تقلید کی جائز ہونی کی وجہ یہ بیان کی ہے
کہ لوگون کی ہمتین گھٹ گئین ہین جس سے یہ نکلا کہ اگر لوگ ہمت بڑہا وین اور قرآن و
حدیث کو تدبر کرین تو تقلید جائز نہین چنانچہ مخفی نرہے کہ یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ
کی صـ۱۵۹ مین ہے ایک فصل خاص اس مسئلہ کی قایم کرکے اولا یہ عبارت لکھی ہے
اور شرح اس مضمون کی صـ۱۵۹ سے لیکر صـ۱۶۲ تک لکھا ہے چنانچہ عبارت مذکورہ
کے ساتھ ہی یہ مضمون شروع کیا ہے کہ پھر کون کون تقلید حرام ہے کما قال فهذا هـ

چار مصلے قایم کرو ورنہ جہوٹے او بقول خود چار مصلے کے مخالف ہو لم تقولون ما لا
تفعلون **قول ۳** بہ صہ ۱۲ اسمین حافظ جی نے فتوے شاہ عبدالعزیز نسبت قرارت
فاتحہ خلف الامام کو جہٹلایا ہے کہ (یہ فتوے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب کا لکہا ہوا نہین
ہے) اور آپ پر یہ دلیل قایم کی ہے کہ (فرض اوسکو کہتے ہین جو بدلیل قطعی ثابت ہو اور
قرارت فاتحہ مین دلیل قطعی نہین ہے پس اسکو فرض کہنا فحش غلطے ہے) مین کہتا ہون
کہ قرارت فاتحہ خلف الامام امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بہی فرض ہے دیکہو تمہارے
محدث لکہنوی امام الکلام مع غیث الغمام کے صہ ۱۱ مین لکہتے ہین ان قراءۃ الفاتحۃ
فرض للماموم فی الجہریۃ والسریۃ کلیہما الی ان قال وھذا مذھب الشافعی
وابی ثور علی ماذکرہ ابن عبدالبر وعبداللہ بن عون والاوزاعی واھل الشام
ترجمہ بیشک سورہ فاتحہ پڑہنا مقتدی پر فرض ہے نماز جہری اور سری دونون مین یہان
تک کہ کہا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو ثور کا جیسا کہ کہا ابن عبدالبر نے اور عبداللہ بن عون
کا اور اوزاعی و اہل شام کا پس کہو حافظ جی قرارت فاتحہ خلف الامام کو فرض کہنا تمنے
فحش غلطی کہدیا تو یہ کلمہ بیہودہ تمنے امام شافعی اور امام ابو ثور اور امام اوزاعی وغیرہ
سب کو کہا تو تمہارے برابر بدتمیز بیہودہ اور اماموں کو برا کہنے والا کون ٹہرا اور اپنے محدث
کی زبان سے جہوٹا کون بنا **قول ۴** بہ صہ ۱۲ اسمین حافظ جی نے اسکو جہٹلایا ہے
کہ (ایک امام خاص کی تقلید کے وجوب کو اکثر فقہا نے باطل کیا ہے) آپ فرماتے ہین
کہ یہ محض جہوٹ ہے اور دلیل مین آپنے حجۃ اللہ البالغہ کی عبارت پیش کی ہے اور ترجمہ
نہین کیا مین اوس عبارت کو اونہین کے رسالہ کے صہ ۱۲ سے نقل کرکے ترجمہ کر دیتا
ہون لوگ اوسکو دیکہکر حافظ جی کی فراست اور دیانت دونوں کو لحاظ کرین وہ عبارت

مسائل دریافت کرنا اور عمل کرنا اور دوسرے مذہب کے عالم سے مسئلہ نہ پوچھنا اور اوس پر
نہ چلنا ایسی تقلید حرام ہے پس تقلید شخصی کرنیوالا اجماع کا مخالف ہے اور صحابہ اور تابعین
سے مناقصہ کرنے والا ہے۔ اب بتاؤ حافظ جی اپنی مستند کتاب کی رو سے تم مخالف اجماع
اور صحابہ و تابعین سے لڑنیوالے ٹھہرے یا نہین اور تمتو یہان کئی یہودیون کی چال چلے
ایک سطر عبارت عربی اوپر سے کاٹ کر لکھدیا اور تین ورق کا مضمون بالکل ہضم کر گئے
اور اوس ایک سطر عبارت مین بھی تحریف معنوی سے باز نرہے عبارت مین جا بجا مذہب
کی پیروی کا ذکر تہا اور تمنے تقلید شخصی یعنے ایک امام کی پیروی اوس سے نکالا حالانکہ
خود تم اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۲ مین میزان کی عبارت نقل کرتے ہو لا ینبغی لمقلد ان
یتوقف فی العمل بقول من اقوال ائمۃ المذاهب ترجمہ نہین چاہیے کسی مقلد کو
کہ کسی امام کے قول پر عمل کرنے مین توقف کرے۔ اب تم ہی کہو کہ تم جو تقلید
شخصی کو واجب واجب بکتے ہو اپنے منہہ سے جہوٹے ٹہرے یا نہین اور اجماع
اجماع جو تم لوگ بکا کرتے ہو وہ تمنے دیکہا کہ اپنی کتاب سے تم ہی لوگ تقلید شخصی والے
مخالف اجماع ٹہرے۔ اور سنو اوسی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی صفحہ ۱۶۰ مین ہے فلیعلم
من اخذ بجمیع اقوال ابیحنیفۃ او جمیع اقوال مالک او جمیع اقوال الشافعی
او جمیع اقوال احمد رض ولا ینزل بقول من اتبع منهم او من غیرهم الی قول غیرہ ولم
یعتمد علی ماجاء فی القران والسنۃ غیر صارف ذلک الی قول انسان بعینہ انہ
قد خالف اجماع الامۃ کلها اولها عن اخرها بیقین لا اشکال فیہ ترجمہ جان لے وہ
شخص جسنے پیروی کی سارے اقوال کی ابو حنیفہ کی خواہ مالک کی خواہ شافعی کی خواہ احمد
کی اور نہین چہوڑتا اپنے پیشوا کا قول کہ اختیار کرے دوسرے کا قول اور نہین اعتماد کرتا

الیہ ابن حزم حیث قال ان التقلید حرام ولا یحل الخ جو تقلید حرام ہے اوسکی
تفصیل بیان کی ہے کما قال فیمن ظہر علیہ ظہورا بینا ان النبی صلعم امر بکذا
ونہی عن کذا الخ ترجمہ تقلید حرام ہے اوسکے حق مین جسپر صاف طور پر کہل جاوے
کہ رسول خدا صلعم نے حکم کیا ایسا اور منع کیا اس سے اور پہر لکہا وفیمن یکون عامیا و
یقلد رجلا من الفقہاء بعینہ یری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قالہ
ھو الصواب الیہ الخ ترجمہ۔ اور تقلید حرام ہے اوسکے حق مین جو شخص عامی (جاہل)
ہو اور ایک شخص خاص کی تقلید کرتا ہوا ور سمجہتا ہو کہ ممکن نہین ہے ایسے آدمی سے
خطا ہونا جو اوس شخص نے کہا سب ٹہیک ہے۔ پہر لکہا ہے وفیمن لا یجوز ان یستفتی
الحنفی مثلا فقیہا شافعیا وبا لعکس ولا یجوز ان یقتدی الحنفی باما م
شافعی مثلا فان ھذا قد خالف اجماع القرون الاولی وناقض الصحابۃ
والتابعین ترجمہ اور تقلید حرام ہے اوسکے حق مین جو نہین جائز رکہتا کہ حنفی شافعی
مذہب کے عالم سے فتوے پوچہے اور نہین جائز رکہتا کہ حنفی شافعی کی اقتدا کرے
کیونکہ بیشک اسنے خلاف کیا اگلے زمانون کے اجماع کا اور مناقضہ کیا صحابہ اور تابعین
سے۔ واضح رہے کہ تینون قسم کی تقلید کو صاف طور پر حرام اور تینون قسم کے مقلدون
کے حق مین نہایت کلمات شدیدہ اوس کتاب مین اوسی مقام مین موجود تہے مگر
حافظ جی کو سوائے ایک سطر اوپر کی عبارت کے اور کچہ نہ سوجہا اب مین کہتا ہون کہ شاہ
صاحب کی عبارت سے کیا کیا مضامین نکلے ۱۔ اجسکو حدیث رسول ملجاوے اوسکو
تقلید حرام ہے ۲۔ جو جاہل کسی امام کے ساتہ ایسا اعتقاد رکہتا ہو کہ جو اوہنون نے
کہا ہے سب ٹہیک ہے ایسی تقلید حرام ہے ۳۔ تقلید شخصی یعنی صرف ایک مذہب کے

کہا اون لوگون نے نہین بلکہ ہم پیروی کرین گے اوسکی جسپر پایا اپنے بزرگون کو
اور نہ تھے دلیل یہودیون کے انکار نبوت پر حضرت عیسی اور آنحضرت صلعم کی مگر یہی
کہ اونکی بزرگون نے ان دُونونکو شرائط نبوت پر نہین پایا اور نصارے کے یہان بہت
مسائل توراة وانجیل کے خلاف ہین جن مین اونکی کوئی دلیل سوا اجماع اونکے بزرگون
کے نہین ہے - یہ عبارت کیسا صاف طور پر کہرہی ہے کہ کسی جماعت کے اتفاق کو
بلاسند قرآن وحدیث کی اجماع کہنا دین کو بگاڑنا ہے اور یہ کہ اگر یہ اجماع مان لیا جاوے
تو یہود ونصارے کا دین بہی مان لیا جاوے اور یہ کہ اجماع شرعی وہی ہے جسکی
سند قرآن وحدیث سے ہو پس تقلید بے اگر سچے ہین تو تقلید شخصی کی ثبوت
مین کوئی اجماع مستند بقرآن وحدیث کسی کتاب معتبر سے ثابت کرین علاوہ یہ ممکن
کب ہے جبکہ اسکی خلاف پر اجماع ہم حافظ جی کی کتاب مستند حجۃ اللہ البالغہ سے
ثابت کرچکے ہین - **قول ۵** صـ۲۴ اسمین حافظ جی نے یہ کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ
کا یہ قول (حدیث پاکر میرا قول چھوڑدو) اسکی مخاطب صرف مجتہدین فی المذہب
ہین) اور اسپر میزان کی ایک عبارت دلیل مین پیش کی ہے مین اوس عبارت کو حافظ جی
کے رسالہ ہی کے صـ۲۳ سے نقل کرکے ترجمہ کردیتا ہون ناظرین دیکھین کہ اوس
عبارت کو حافظ جی کے دعوے سے کیا تعلق ہے وہ عبارت یہ ہے قلت وھو
محمول علی من لہ قدرۃ علی استنباط الاحکام من الکتاب والسنۃ ترجمہ
مین کہتا ہون کہ قول اامون کا محمول ہے اوس شخص پر جسکو قرآن وحدیث سے
احکام نکالنے کی طاقت ہے - بہلا اسمین مجتھد فی المذھب کا لفظ کہان ہے
علاوہ عبارت میزان کا حاصل یہی ہے کہ جو قرآن وحدیث سمجھ سکتا ہے

اوسپر جو قرآن وحدیث مین ہے کہ ملا دے اوسکو کسی شخص کے قول سے بیشک وہ مخالف ہے اجماع امت کا سارے اگلے پچھلے کا یقینی طور پر بلا شبہ - اب تقلید یے جو اجماع اجماع بکا کرتے ہین اوسکا حال لکھتا ہون اُسی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے صـ۱۲۷ مین اسباب تحریف کے بیان مین لکھا ہے ومنہا اتباع الاجماع وحقیقتہ ان یتفق قوم من حملۃ الملۃ الذین اعتقد العامۃ فیہم الاصابۃ غالبا ودائما علی شیئ فیظن ان ذلک دلیل قاطع علی ثبوت الحکم وذلک فیما لیس لہا اصل من الکتاب والسنۃ وھذا غیر الاجماع الذی اجمعت الامۃ علیہ فانھم اتفقوا علی القول بالاجماع الذی مستندہ الکتاب والسنۃ او الاستنباط من احدھما ولم یجوزوا القول بالاجماع الذی لیس مستند الی احدھما وھو قولہ تعالی واذا قیل لہم امنوا بما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا الآیۃ وما تمسکت الیھود فی نفی نبوۃ عیسی ومحمد علیہما الصلوۃ والسلام الابان اسلافھم فحصوا عن حالھما فلم یجد وھما علی شرائط الانبیاء والنصاری لھم شرائع کثیرۃ مخالفۃ للتوراۃ والانجیل لیس لھم فیہا متمسک الا اجماع سلفھم انتہیٰ دین کے بگڑنے کے اسباب مین سے ایک اجماع ہے اور حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ کسی بات پر متفق ہوئے ایک قوم حاملین دین کی جنکے بارہ مین عوام اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ ٹھیک کہتے ہین اکثر یا ہمیشہ پس گمان کرتے ہین کہ یہ اتفاق دلیل قطعی ہی اوپر ثبوت اس حکم کے اور یہ اوس مسئلہ مین جسکی قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہین ہے اور یہہ اجماع غیر ہے اوس اجماع کا جسپر امت نے اتفاق کیا ہے اسلئے کہ امت نے اُس اجماع پر اتفاق کیا ہے جسکی سند کتاب وسنت یا اون دونون مین سے کسی کے استنباط سے ہو حالانکہ نہین جائز رکھا ہے علمانے اجماع کہنا مگر اوسکو جسکی سند قرآن وحدیث کے طرف ہے اور ان لوگون کا اجماع وہی ہے جو کہا اللہ تعالے نے کہ جب کہا گیا اونکو کہ ایمان لاؤ اوسپر جو اوتارا اللہ نے

کا مذہب کوئی خاص نہین - اور یہی مضمون حجۃ اللہ وغیرہ سے اور یہ ثابت ہو چکا
ہے اور ظاہر ہے کہ جاہل آدمی ابو حنیفہ یا شافعی کا مذہب کیا جانے اوسنے
کیا شرح وقایہ ہدایہ پڑہی ہے اوسکو تو جو کسی عالم نے کہدیا اوسی پر چلنا
ہے پس جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان صادق رکہتے
ہین وہ علما سے رسول صلعم کا حکم پوچہکر عمل کرتے ہین اور جو ابو حنیفہ پر
ایمان رکہتے ہین وہ ابو حنیفہ کا قول کسی سے پوچہکر عمل کرتے ہین خود تو جاہلون
کو جیسے قرآن و حدیث دیکہنے کی صلاحیت نہین ہے ویسے ہی فقہ کی کتابون
کے دیکہنے کی بہی صلاحیت نہین ہے وہ کیا جانین کہ منیہ مین کیا ہے اور ہدایہ
مین کیا **قول ۲۰** صد ۲۳ اسمین حافظ جی نے حدیث قلتین کی نسبت قابلیت
بگہاری ہے کہ مولوی صدیق حسن نے اسکو ماؤل لکہا ہے ارے میان کسیکے
لکہنے کا الزام تو اہل حدیث پر ہو ہی نہین سکتا کیونکہ یہ لوگ سوا خدا و رسول
کے کسیکو معصوم کہتے ہی نہین ہین اور نہ کسیکا سارا قول واجب القبول جانتے
ہین البتہ تمہاری کمبختی ہے کہ تم اماموں کو مثل پیغمبر کے جانتے ہو پس اسی مسئلہ
قلتین مین تم کیا کروگے تمہارے چہوٹے پیغمبر امام ابو یوسف کا قصہ ردالمحتار
جلد اول مطبوعہ مصر کی صد ۷ مین مذکور ہے کہ اونہون نے حدیث قلتین
پر عمل کیا - اب بتاؤ تم جہوٹے یا تمہارے امام اور تمنے نسبت جواب کتاب
معیار الحق کے کیا گپ اوڑایا ہے کہ (انتصار الحق وغیرہ ہو چکی ہے) اون
سب کا قلع و قمع اہل حدیث نے کس زور شور سے کردیا ہے دیکہو انتصار الحق
بحر زخار - تلخیص الانظار - وغیرہ وغیرہ تقلیدی اماموں کا وہ خاکا اوڑایا گیا

منہ ۱/۸

اوسکے حق مین اماموں کا یہ قول ہے پس مین یہ پوچھتا ہون کہ علما قرآن وحدیث سمجھنے کی طاقت رکھتے ہین یا نہین اگر نہین رکھتے ہین تو قرآن سے وعظ کیونکر بیان کرتے ہین آج تک کسی نے کسی مولوی کے وعظ مین سوا اس کے کہ (اللہ تعالے فرماتا ہے) کبھی یہ سنا ہے کہ امام ابوحنیفہ یون فرماتے ہین اور سوا آیات قرآنی کے کسی مولوی نے وعظ مین منیہ اور قدوری کی عبارت پڑہا ہے ہان حافظ جی نے خود دعا آہستہ کہنے کے بارے مین قرآن کی آیت کیون پیش کیا ہے اور کیون یون کہا کہ مین نے قرآن سے ثابت کر دیا جسکو خود سمجھنے کی طاقت نہین اوس سے کوئی مضمون ثابت کیونکر کرسکے خدا کی شان ثانڈہ کا مومن خان تو قرآن وحدیث سمجہے اور علما نہ سمجہین - بالجملہ عبارت میزان سے یہ ثابت ہوا کہ علما جو قرآن وحدیث کا علم رکھتے ہین انکو حسب اقبال حافظ جی حدیث پاکر امام صاحب کا قول چھوڑ دینا چاہئے باقی رہے عامی اول مین پوچھتا ہون کہ حافظ جی تم عامی ہو یا عالم حسب قول اپنے کہ (تقلید ہم پر واجب ہے) تم عامی ٹھہرے تو تم گویا اقراری جاہل ٹھہرے پھر جاہل ہوکر یہ دلیری کہ کتاب تصنیف کرنے بیٹھے اور قرآن وحدیث کے مطالب بیان کرنے لگے اب عامی کا حال سنو اگر تم سچے ہو تو اپنے مذہب کی کتابون مین یہ نکالو کہ عامی پر ایک امام خاص کی مذہب پر چلنا واجب ہے دیکھو رد المحتار مطبوعہ مصر کی صفحہ مین ہے ذلک لایتاتی فی العامی ترجمہ - یہ بات یعنی مذہب خاص کی پابندی عامی مین نہین ہوسکتی اور اسی کتاب کی جلد ۳ کے صفحہ ۱۹۲ مین ہے العامی لا مذھب لہ یعنی عامی

مصنف کا ترجیع بند

احکام پیمبر سے جو خورسند نہین ہین
جہال ہین سنتے وہ کبھی پند نہین ہین

اسلام کے زمرہ مین وہ ہرچند نہین ہین
پراسپہ بھی تذکیر مین ہم بند نہین ہین

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

اقوال ائمہ کو کہی حق جو سراسر
نادان ہے نادان کرے اسکو جو باور

قرآن واحادیث کو سب کا کہی مصدر
نا ہر قرآن ہے نہ اقوال پیمبر

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہیں زمانہ کے خردمند نہین ہین

ایمان کا دعوے ہے ذرا لاف کو دیکھو
قرآن مین کفار کے اوصاف کو دیکھو

توحید سے بیزار ہین انصاف کو دیکھو
او سوقت میرے اس سخن صاف کو دیکھو

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

مردود جو ہو منکر قول شہ ابرار
دوزخ سے نہونے کی رہائی اُسے زنہار

ملعون ہے معتقد بھی ہے کم بخت کافی النار
اخبار کا انکار ہے قرآن کا انکار

اقوال شہ دین کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

بدنام موحد یہ کرتے ہین سدا جھوٹ

جو ورق گلابی کے ہین مضمون بخدا جھوٹ

کہ سبہون کے دانت کہٹے ہوگئے کسیکا جواب بن نہ پڑا مگر تم لوگ ایسے باحیا
ہوکہ مار کہاتے جاوٗ اور شیخے بگہارتے جاوٗ بالجملہ مضامین تو سب ایسے
ہوگئے ہان بہتانات جو حافظ جی ذات شریف نے بعض شعرون [illegible]
ہین اون سب کا جواب یہی ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) ہان ارے سیان
تو نے یہ کیا کہا کہ (یارون سے نہ چہپا پیگا) ارے تو جاہل
ہوکر علما شرفا کو یون خطاب کرتا ہے تیرا گستاخ کوئی
تیرا سا ہوگا نہ کہ علما یہ بہی آثار قیامت [illegible] جاہل
علما سے یون کلام کرنے لگے اور آپ نے
آخر مین ایک ترجیع بند بہی لکہی ہے
جسکے سرخی (المسدس للمصنف)
ہے اسکا جواب لیجے

....

ہذا آخر
ما ارادہ محمود
بفضل ربہ المعبود

دیگر

کیا تجھسے کہون کیا ہی حدیث شہ ابرار | جنات ہدیٰ جاریۃ تحتہا الانہار
رہتے ہین فدا اسپہ سدا جان سے اخیار | من اعرض عن ذالک فدسیق الی النار

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

ابطال احادیث مین تقلیدیے ملعون | ماذا فعلوا الشر بہ کیف یقومون
سنیون کا حامی ہے خداوند چہ و چون | یعدون علی اہل حدیث ویسبون

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

آمین کو سنکر تھی بہت چڑتے یہودی | فی ذاک علیہم وجبت ذات وقود
ہین دشمن آمین اوسیطرح جمودی | کلا سلکوا مسلک عاد وثمود

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

انکار احادیث ہے انکار پیغمبر | من ینکر ذا یلعنہ الخالق الاکبر
تقلیدیے مردود کی حالت ہے یہ ابتر | لن یغفر لا یشفعہ شافع محشر

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

تقلیدیے مردود بہت بکتے ہین اجماع | کلا علموا ذلک اذ یدعہم الداع

کفار عرب سے بہی ہین بکتی یہ سو جہوٹ | یہہ جہوٹ مجسم ہین ہی انپر سے فدا جہوٹ

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

وہ بند ششم مین تو ہے لکہتا نظر آیا | اور قافیہ مصرعۂ ثانی سے ہے بر آیا
آیا تو ردیف اسکی بہی یہہ کیا ہی بڑہایا | شاعر ہے مگر عیب تک اپنا چہپایا

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

ہان عاشق قرآن خبردار خبردار | دشمن ہین یہ اسلام کے انسے رہو ہشیار
انکو خر دجال سمجہنا ہے سزاوار | دم بازی مین انکی نہ کبہی آئیو زنہار

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

یہہ ہیں ہین ہین صوفی و ملا کے کہاتے | ہر لحظہ یہہ سب پیٹ کے ہین خیر مناتے
قرآن و احادیث کو اولٹا ہین دکہاتے | ہین سید مرسل کو اماموں سے گہٹاتے

اقوال شہ دیں کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

خامہ مین معلد کے ہو کس طرح روانی | دیکہا ہے کہین کاٹہہ کے تلوا مین پانی
تخریب احادیث مین کیا خاک تہی چہانی | پر کون سنے انکی بہلا رام کہانی

اقوال شہ دین کے جو پابند نہین ہین
احمق ہین زمانہ کے خردمند نہین ہین

پوچھو تو ذرا ان سے کیا کسنے یہ اجماع	لم یات لشیٔ ویقولون لقد شاع

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

بد مذہب امامیہ ہے سنی نہیں نہار	لا یعمل بالسنۃ بل جار بالانکار
سب سے سدا جلتے ہی رہتے ہیں یہ اشرار	من یعمل بالسنۃ یوذون بالاسرار

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

کیا دل میں ترے کچھ بھی نہیں خوف الٰہی	عادیت احادیث رسول عربی
اے دشمن دین چھوڑ دے تقلید ہو سنی	لیشقے رجل یتبع غیر نبی

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

نادان اگر تو نے نہ تقلید کو چھوڑا	اعرضت عن السنۃ واللہ فتشقی
جبتک ترے گردن میں ہو تقلید کا پٹا	ما جئت بہا حالبتہ سعیک ستّی

جو پیروی سنت احمد سے ہے بیزار
سحقا لہ فی النار فسحقا لہ فی النار

قطعہ تاریخ از نتائج جامع فروع و اصول حاوی معقول و منقول جامع الکمالات مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب بقا سلمہ اللہ غازیپوری

چو شد مطبوع این نادر کتابے	پسند خاطر ارباب توحید
بقا کلکم پے تاریخ سالش	رقم بر زد کہ باطل گشت تقلید
	۱۳۰۶ھ